ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم | سبحان الّذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

عام قیمت پیشگی دو روپے
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

قادیان ضلع گورداسپور

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ ۔ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر ایں صد

۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۱ جنوری ۱۹۱۲ء مطابق ۲۸ پوہ ۱۹۶۸

نمبر ۱۵

بھائیو! گر قادیان آؤگے تم | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہٗ | نُورِ دینِ مُصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائطِ بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجاوے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجاویگا اور قرآن کی حکومت کو بکلّی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستورالعمل قرار دے گا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے ۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ [illegible] در اطاعت در معروف باندھ کر [illegible] مرگ [illegible] قائم رہے گا اور اس عقد اخوت [illegible] ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی [illegible] دنیا نہ عالموں میں پائی نہ جاتی ہو ؎

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکرا رمستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکرا [illegible] لعن خدا ست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بجملہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

[illegible] ازاں عالیجناب
نزد ما بہر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر، پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ؎

ایڈیٹوریل

ہمارے نو مسلم سب حمد و ثنا اس سلام کے لئے ہے۔ جس نے ہمیں اسلام عطاء کیا ہے۔ اور صلوٰۃ اور سلام اُس اوّل المسلمین پر ہوں جس کے ذریعہ سے ہمیں اسلام ملا۔ اسلام کیا ہے؟ اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری۔ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ البرکات کو حکم ہوا

اسلم - قال اسلمت لرب العالمین

مسلمان ہونے کے واسطے کوئی رسم و رسوم کی پابندی ضروری نہیں اسلام قبول کرنے کے لئے نہ فرضی یا نقلی بردن میں غوطے لگانے کی حاجت ہے نہ سر پر پانی چھڑکنے کی ضرورت اور نہ پوہل لینے کی حاجت اور گنگا جلی پینا لازم۔ سچے دل سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت۔ اسکے فرشتے۔ رُسل۔ کتب۔ آخرۃ۔ اندازۂ خیر و شر پر ایمان لاؤ اس ایمان کے مطابق اعمال صالح میں سعی کرو۔ بس تم مسلمان ہو۔ کسی مولوی مُلّاں کی حاجت نہیں کہ وہ تم کو مسلمان کرے اور نہ وہ کر سکتا ہے۔ ہاں صلحاء کی صحبت انسان کو صالح بناتی ہے اور متقی کے ساتھ تعلق آدمی کو متقی بنا دیتا ہے انسان جب مسلمان ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور کفار سے ان کے کفر و شرک کی بیزاری کا اظہار ان پر کر دے تاکہ یہ انہیں سے نہ سمجھا جاوے اسی لئے نو مسلم کے واسطے نیا اسلامی نام تجویز کیا جاتا ہے گو اس کا پہلا خاندانی نام بھی رہے تو ہرج نہیں بشرطیکہ وہ کوئی مشرکانہ معنے نہ رکھتا ہو۔ ایک بنگالی جناب خلیفہ رشید الدین صاحب کی چند ساعت ریل کی صحبت پا کر مشرف با اسلام ہوا حضرۃ خلیفۃ المسیح نے اس کا نام احمد چیٹرجی رکھا۔ چیٹرجی اُس کا پہلا خاندانی نام تھا۔

نو مسلم ایک بہت ہی قابل قدر وجود ہے کیونکہ وُہ بہت بڑے مشکلات کو برداشت کر کے اسلام قبول کرتا ہے اور اس معاملہ میں ایک گونہ صحابہ اولین کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے کیونکہ جیسا اس وقت اصحاب رسول کو دُکھ دیا جاتا تھا ایسا ہی اکثر یہ بھی دُکھ دئے جاتے ہیں ہماری جماعت کے مکرم نو مسلم دوست اس کا نمونہ ہیں۔ شیخ عبدالرحیم [illegible] شیخ عبدالرحمان قادیانی قید کئے گئے۔ شیخ فضل الٰہی گھر میں قید رہے۔ شیخ محمد یوسف کو ایسا سخت مارا گیا کہ بچنے کی امید نہ رہی شیخ عبداللہ کو مارا بھی گیا اور نوکری سے موقوف کرایا گیا ایسا ہی نو مسلموں کی جماعت جو ہمارے سلسلہ میں داخل ہوئی ہے وہ سب اپنے وجود میں ایک نشان ہیں اور اسلام کے لحاظ سے لطیف تکالیف کے برداشت کرنے میں صحابہ کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں ہندو اور سکھوں میں سے جو اسلام قبول کرتے ہیں وُہ خویش و اقارب سے دُکھ پاتے ہیں اپنی جدّی جائداد سے محروم رکھے جاتے ہیں بہن بھائی ماں باپ تمام رشتہ داروں سے جُدا ہوتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ صرف خدا کی خاطر ہے وہی جانتا ہے جس پر یہ وارد ہوتی ہے دوسرے کو کیا خبر۔ اہل اسلام کو چاہیئے کہ ان معززین کی قدر کریں اور انکی عزّت افزائی کریں اور انکو دنیوی حیثیت میں بھی اچھی راہ پر لگا دیں یہ بہت بیہودہ بات ہے جو بعض نو مسلموں کو قبول اسلام کرنے کے بعد یہ عادت ڈالدی جاتی ہے کہ وہ کسی مسجد کے مولوی سے ایک کاغذ قبول اسلام کی تصدیق میں لکھوالیں اور جگہ بجگہ لئے پھریں اور سوال کرتے ہوئے جو کچھ ملے اسپر گزارہ کریں۔ اس طریق نے ہمارے ملک کے نو مسلمون کو بے عزت بنا دیا ہے مجھے یاد ہے میں چھوٹا سا تھا میرے شہر کے بزرگ لوگ ایک جگہ جمع تھے وہاں تبدیلی مذہب کے متعلق کچھ تذکرہ تھا ایک صاحب جو قاضی کہلاتے تھے اور شہر کے مشہور مُلّان اور اکثر جنازون کے پیش امام ہوا کرتے تھے۔ فرمانے لگے۔ تبدیل مذہب ایک بے عزتی کی بات ہے۔ دیکھو۔ ہندو جو مسلمان ہوتے ہیں اور دیندار ہوتے وہ کیسے بے عزت ہوتے ہیں اُن کی ساری عمر بھیک مانگتے گزرتی ہے جب یہ خیال ہمارے علماء کہلانے والون کا ہے تو پھر کس طرح اشاعت اسلام ہو سکتی ہے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ جس قدر برادران نو مسلم سلسلہ احمدیہ کی تحریک سے ہوئے ہیں وہ سب باہمت جوان ہیں جو اپنے گزارے کے واسطے خود ساعی ہوتے ہیں بلکہ دینی خدمات میں بھی معتد بہ حصّہ لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے اور انکے نیک ارادون میں روز افزون ترقی اور استقامت عطاء کرے۔ آمین حضرۃ خلیفۃ المسیح نو مسلمون کا بہت خیال رکھتے ہیں اور صدر انجمن احمدیہ نو مسلمون کی امداد میں احتیاط کے ساتھ ایک معقول رقم ہر سال خرچ کرتی ہے اس معاملہ میں پوری احتیاط کی بضرورت اسواسطے بھی ہے۔ کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ [illegible] ن کچھ کے ناکارہ اور سست لوگون کا ایک مجمع ہمارے پاس ہ[illegible] [illegible]ین کی جماعت [illegible]بنانا چاہتے ہیں اور خدا [illegible] [illegible]اعت ہمارے [illegible] پاس ہے۔ جو خود [illegible]ستون کو [illegible] کر رہے ہیں مبر[illegible] [illegible]ن احمدیہ کے ارکین مناسب جانیں تو ان [illegible] یہ بجٹ [illegible]ن نو مسلمون کی مد جُدا ہونی چاہیئے ممکن ہو کہ بعض احباب اس میں خصوصیت کے ساتھ دلچسپی لیں یُون تو [illegible]ب نو[illegible] زرہ [illegible] کے ہاتھ پر توبہ کر کر مُنی اسلامی زندگی میں داخل ہوتے ہیں مگر میری مراد اس جگہ نو مسلمون سے وہی احباب ہیں جو مثلاً ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ مذاہب کو چھوڑ کر اسلام قبول کرتے ہیں تو مسلمون کا ذکر آیا ہے۔ تو اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ غیر مذاہب بالخصوص سکھون کے مسلمان بنانے میں نہائت جوش اور کوشش کے ساتھ ماسٹر عبدالرحمان صاحب مصروف رہتے ہیں انکی خدمات اس معاملہ میں قابل قدر ہیں آئے دن وہ ایک نہ ایک آدمی کو راہ ہدایت پر لانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالےٰ انکا حامی و ناصر ہو۔

ڈاک ولائیت

جنگ طرابلس انگلستان کے مشہور اخبار نویس مسٹر اسٹڈ اپنے ماہواری رسالہ ریویو آف ریویوز بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۱ء میں ایک چھٹی اپنے تمام دوستون اور نامہ نگارون کے نام شائع کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اٹلی نے جو غاصبانہ حملہ طرابلس پر کیا ہے اس کے برخلاف سارے یوروپ کو مکر آواز اُٹھانی چاہیئے وہ لکھتے ہیں کہ یوروپ کی سلطنتون کی یہ خاموشی ایسی ہے جیسا کہ لنڈن کی پولیس اور اس کے جج چورون اور لیٹرون کو روکنے اور گرفتار کرنے اور سزا دینے سے انکار کر دیوے مسٹر اسٹڈ نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جسمین انہون نے دکھایا ہے کہ جنگ طرابلس نے یوروپ کے صلحنامون کو توڑ دیا ہے اور یہ بہت خوفناک بات ہے وہ لکھتے ہیں کہ کرمس کے بڑے دن گانے بجانے میں نہین گزار دینے چاہئین بلکہ دنیا میں امن پھیلانے والے وعظون کے کرنے میں صرف کرنے چاہئین ٭

مسیح نے کیا سبق دیا امریکہ کی مشہور عالمہ لیڈی ولکاکس اس ملک کے ماہواری رسالہ نارتھ امریکن ریویو ماہ نومبر میں لکھتی ہے کہ مسیحی حکمت اخلاق کو سمجھا نہیں گیا اس سے مطلب شخصی نجات کا نہیں بلکہ وہ ایک نمونہ ہے اس بات کا کہ ہر شخص اعلیٰ مقاصد کے حصول کے واسطے ادنےٰ اغراض کو قربان کرے یسوع نے بھی دراصل یہی فرمایا ہے کہ ہر شخص کو اپنی صلیب آپ اُٹھانی چاہیئے معلوم نہیں نادان لوگون نے یہ مسئلہ کہاں سے گھڑ لیا ہے کہ ہماری صلیب بھی اُسنے اُٹھالی ہے وہ تو غریب ساری عمر ہی منادی کرتا گیا کہ [illegible] اپنی صلیب آپ اُٹھاؤ۔

سچی انجیل ولایت کا ایک میگزین ایسے [illegible] ریویو ویسٹ ماہ نومبر کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ سچی انجیل یہ ہے کہ ہمارے روحون کی نجات اپنے اخلاق کی تکمیل سے حاصل ہو سکتی ہے شائد

اسی لئے قرآن شریف جو ہر قسم و ہر طبیعت کے لوگوں کے لئے ہدایت سکھانے آیا ہے۔ دونو طریقوں سے کام لیتا ہے۔ احسان بھی جتاتا ہے۔ اور خوف بھی۔ یعنی اگر احسان نہ مانوگے۔ تو اللہ دکھوں میں بھی ڈال سکتا ہے اگر مانوگے تو انعام پاؤگے۔ لوگ کہتے ہیں کہ خدا رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ پھر ایسا کیوں کرتا ہے۔ طاعون کیوں بھیجا۔ ایسی لوگ احمق ہیں۔ وہ طبائع کا علم نہیں رکھتے۔ اگر بچہ پیسہ لے کر اپنی تعلیم کی تکمیل کے لئے مدرسے میں نہیں جاتا۔ تو اب اسے مار کر بھیجنا باپ کا ظلم نہیں۔ اگر کوئی شخص کنوئیں میں چھلانگ مارنے لگے اور ایک دوسرا آدمی اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دے۔ تو وہ ظالم نہیں بلکہ رحیم ہے۔ جب دونو قسم کی طبیعتیں ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے کلام میں نافرمانی کرنے والوں کو ڈر نہ دلائے۔ اگر دس آدمی جنت میں جائینگے تو غالباً پانچ ایسے ہونگے جو خوف الٰہی کی وجہ سے نیک ہوئے اور اس لئے دوزخ سے بچ گئے پس اگر تخویف کا پہلا درجہ ترک کر دیا جاتا تو شاید نصف جنتی جنت حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے۔ رسول کریم کے بارے میں لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ آیا ہے۔ مگر میں تو کہا کرتا ہوں۔ کہ کاش رسول اللہ ہم پر داروغہ ہوتے تو لوگوں کا اکثر حصہ جہنم میں پڑ جانے سے بچ جاتا +

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اس قدر تمہید کے بعد میں ان آیات کے معنے کرتا ہوں۔ کہ قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ اے میرے پیارے رسول کہدو۔ اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو۔ يٰعِبَادِ کہنے میں جو لطف ہے۔ اسپر میں زور دیتا ہوں۔ کیونکہ شاید سب لوگ نہ سمجھیں۔ لیکن چونکہ مجھے بچپن سے شاعرانہ مذاق رہا ہے۔ اس لئے میں اس کا خوب مزا حاصل کرتا ہوں۔ جن میں ذرا بھی محبت کا مادہ ہے۔ وہ اس طرز خطاب کی لذت سے خوب آشنا ہیں۔ اس دنیا کے فانی محبوبوں کی طرف سے عشاق آرزو کیا کرتے ہیں کہ کاش وہ ہمیں اپنی گلی کا کتا ہی کہدے کوئی گالی ہی دیدے۔ تو اس محبوب حقیقی سے جو حسن و احسان کا سرچشمہ ہے۔ یا عباد میں جو محبت کی چاشنی ملی ہوئی ہے۔ اسے کچھ وہی دل سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس کوچے سے آشنا ہیں +

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پھر صرف یا عباد ہی نہیں کہا بلکہ فرمایا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ یعنے اے وہ بندو جو کہ اس بات کے مدعی ہو کہ مجھ پر ایمان رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ صرف دعویٰ کوئی چیز نہیں۔ پس ایمان ایک دعوےٰ ہے اس کے عمل بھی چاہیئے۔ اور جو زبانی دعوےٰ کرتا ہے اور عمل نہیں کرتا۔ اس میں اور پاگل میں کچھ فرق نہیں۔ آپ ایک پاگل خانہ میں جاکر دیکھیں۔ وہاں بھی وہی نظارا نظر آئے گا۔ میں گیا۔ تو ایک پاگل کھڑا ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں بادشاہ ہوں۔ مہدی ہوں۔ میں ساری دنیا کو فتح کرلونگا۔ پھر ایک اور پاگل جسے خلیفۃ المسیح نے دیکھا کہ کنکروں کا ڈھیر آگے لگا کر بیٹھا ہے اور اپنے تئیں خزانوں کا مالک سمجھ کر کہہ رہا ہے کہ تم لاکھ لے جاؤ۔ تم دس لاکھ لے جاؤ۔ اب ان پاگلوں اور اس شخص میں کیا فرق ہے جو مومن ہونے کا مدعی ہے مگر عمل مومنوں والے نہیں کرتا۔ غرض جو زبانی باتیں کہنے والا ہے وہ پاگل ہے۔ جس طرح پاگل کہتا ہے میں بادشاہ ہوں حکیم ہوں۔ طبیب ہوں۔ مہندس ہوں۔ سلطان ہوں۔ اور اس سے وہ سچ مچ بن نہیں جاتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص محض زبان سے کہتا ہے میں مومن ہوں اور اس کے مطابق اس کے اعمال نہیں۔ تو وہ ان انعامات کا وارث نہیں ہوسکتا جو مومن کے لئے مقرر ہیں۔ پس میرے دوستو۔ تمہیں پاگل خانہ دیکھنے کے لئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ خود تمہارے گھر میں پاگل خانہ کا نظارہ موجود ہے جو شخص کہتا ہے کہ میں مومن ہوں اور عمل ویسے نہیں کرتا وہ پاگل کی طرح ہی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے آپ کو ایک ایسا درجہ دیتا ہے جس کا حقیقتاً وارث نہیں +

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ

اپنے رب کا تقوےٰ اختیار کرو۔ یہاں احسان و خوف دونو یاد دلا دیئے ہیں۔ کس کا تقویٰ کرو۔ اپنے رب کا۔ زمین جس پر سوتے ہو وہ کس کی ہے؟ اسی رب کی۔ آسمان کو کس نے بنایا۔ خدا نے۔ آنکھوں میں نور کس نے بخشا۔ خدا نے۔ جس کے ذریعے ایک دوسرے کو پہچانتے۔ رستہ دیکھتے اور کتابیں پڑھتے ہو۔ پھر ہاتھ پیر۔ دماغ۔ دل بھی اسی نے بخشے جن چیزوں کا ہم استعمال کرتے ہیں۔ جن قوتوں سے ان کو استعمال میں لاتے ہیں۔ وہ سب اسی رب کی دی ہوئی ہیں۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس کے فرمانبردار رہیں۔ کہتے ہیں چور جس کے گھر پر کھانا کھالے وہاں چوری نہیں کرتا۔ حالانکہ چور ایسا ذلیل [illegible] شریف آدمی اس کے ساتھ بیٹھنا گوارا نہیں [illegible] کا تم روز کھاتے ہو۔ اسی کی نمک [illegible] کرو [illegible] تر [illegible] یا نہیں + آنکھیں۔ کان۔ حلق زبان۔ منہ۔ پانی سب کچھ خدا کا دیا ہوا۔ مگر محبت کریں [illegible] اور اپنے حقیقی محسن کو بھول جائیں۔ کس قدر شرم اور افسوس کی بات ہے۔ کیا لطیف نکتہ معرفت ہے اس حکایت میں جو میں نے پچھلے دنوں پڑھی۔ کہ ابراہیم ادہم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہا کہ مجھ سے گناہ نہیں چھوٹ سکتے۔ آپ نے فرمایا! چھ باتیں بتاتا ہوں ان پر عمل کرو۔ پھر بے شک گناہ کیا کرو۔ (۱) جب تو خدا کا گناہ کرے تو خدا کا بنایا ہوا رزق نہ کھائیو۔ (۲) دوسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے۔ تو خدا کی ملک میں نہ رہیو۔ (۳) تیسرا یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو خدا سے چھپ کر کیجیو۔ (۴) چہارم یہ کہ اگر خدا کا گناہ کرتا ہے تو ملک الموت جب آوے تو کہنا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں توبہ کرلوں۔ (۵) پنجم یہ کہ اگر وہ نہ مانے تو پھر منکر نکیر جب سوال کریں۔ تو اُن سے انکار کر دینا کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب نہیں دیتا۔ (۶) ششم یہ کہ جب تجھے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا کہ میں تو یہاں نہیں جاتا۔ اس نے عرض کیا کہ حضور یہ تو نہیں ہوسکتا۔ فرمایا۔ پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے کہ تو اسی کا رزق کھاتا ہے اسی کی زمین پر رہتا ہے پھر موت کا مالک نہیں اور پھر اس کے سامنے اس کے احکام کو ٹالتا ہے +

یاد رکھو۔ کہ بڑی بڑی مشکلوں اور مصیبتوں میں صرف ایک رب ہی ہے جو کام آتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں انسان کو کون رزق دیتا ہے۔ جب پیٹ سے باہر آتا ہے تو ہوا کھانے کو کس نے مہیا کی۔ روشنی کے لئے سورج چاند کس نے بنائے۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ماں باپ کے دل میں وہ محبت جو تیری پرورش کا موجب ہوئی کس نے پیدا کی۔ اگر بجائے محبت کے نفرت ڈالدیتا۔ تو تیرا کیا بس چلتا۔ اور کیا حال ہوتا۔ باوجود اس احسان اس شفقت اس پیار کے پھر بھی انسان ہیں۔ کہ اس سے بےتعلقی

کرتے ہیں۔ وہ چوروں سے بدتر ہیں۔ یہ تو احسان ہے جس کیطرف اللہ نے متوجہ کیا۔ لیکن جو محبت سے نہیں مانتے۔ ان کے لئے دوسرے معنے خوف کے بھی بیان کئے ہیں ÷

خداتعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ ستارے یہ زمین یہ بیوی بچے یہ طاقتیں یہ قویٰ یہ مال یہ دولت یہ چاند یہ سورج یہ تجارت یہ حرفت کے اسباب ہمارے بنائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم اپنی ربوبیت کا تعلق قطع کرلیں۔ تو بتاؤ کون ہے جو ربوبیت کرے۔ اگر ہم اندھا کردیں۔ تو کون ہے جو آنکھیں دے۔ اگر ہم ہاتھ توڑ دیں۔ تو کون ہے جو ہاتھ دے پھر زبان دی۔ اگر گونگا کردیں۔ تو کون ہے جو گویا کرے ہم نے کان دیئے۔ اگر بہرہ کردیں۔ تو کون ہے جو کان دے۔ احسان سے نہ مانو گے۔ تو ہم اپنے قہر سے منوائینگے کیونکہ سب خزانے ہمارے قبضۂ اقتدار میں ہیں ÷

اسی کے آثار میں سے طاعون۔ زلزلے اور وبائی بیماریاں ہیں لیکن لوگ ہیں کہ باوجود اس تباہی کے نہیں مانتے۔ تعجب کی بات ہے کہ نمبردار تحصیلدار دھمکا دے۔ تو زمیندار کی جان نکلتی ہے۔ ہوش اڑ جاتے ہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے مامور آکر سناتے ہیں کہ فرمانبرداری کروگے تو انعام پاؤگے۔ اور اگر نافرمانی کروگے تو نقصان اُٹھاؤگے۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ ایک تحصیل کے چپڑاسی کا رعب تو ہے لیکن خدا کے فرستادوں۔ اور پھر حضرت موسےٰ۔ حضرت عیسےٰ۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم جیسے فرستادوں کا رعب نہیں۔ یہ بے ایمانی کا نشان ہے۔ طاعون سے گھروں کے گھر ویران ہوگئے۔ اگر اب بھی نہیں جاگوگے۔ تو پھر کونسی آفت ہے جو تمہیں جگائے گی کیا خداتعالےٰ اپنی بات کو چھوڑ دے گا۔ بال ہٹ تریا ہٹ۔ راج ہٹ۔ یہ تین ہٹیں بہت مشہور ہیں مگر خدا کی ہٹ کے مقابلہ میں یہ کیا چیز ہیں۔ اگر طاعون اور زلزلوں سے لوگ نہیں مانیں گے۔ تو وہ اپنی اور آفتیں نازل کردے گا۔ کیا اس کے خزانوں میں عذابوں کی کچھ کمی ہے وہ سب کو ایک دم میں کیڑا کوڑا گرگٹ بنا سکتا ہے ÷ وہ بچہ جو اپنے آپ کو سنبھال ہی نہیں سکتا۔ وہ تو اپنی ہٹ نہیں چھوڑتا۔ وہ عورت جو خاوند کی محکوم ہے وہ اپنی ہٹ نہیں چھوڑتی۔ وہ راجہ جو مخلوق کا بنایا ہوا راجہ ہے۔ وہ بھی جب بول اُٹھتا ہے کہ میں یہ کام کر کے رہتا ہے۔ تو پھر وہ جو ان سب کا رب ہے۔ کیا اسکے آگے ہماری ہٹ چل سکتی ہے۔ پس سُن رکھو کہ جو نافرمانیوں اور خدا کے ماموروں سے شوخیاں کرنے سے باز نہیں آتے ان کو منوایا جائے گا۔ دیکھو عرب کے لوگوں نے کم ہٹیں نہیں کیں۔ مگر رسول اللہ کے مقابلہ میں ان کی کچھ پیش نہ گئی۔ وہی لوگ جو باعزت کہلاتے تھے۔ آخر ذلیل و حقیر ہوئے اور ایسے کاٹ دیئے گئے کہ بے نام و نشان رہ گئے۔ ابوجہل سیدالعرب تھا۔ محمد رسول اللہ کے مقابلہ میں کیا وہ اڑ سکا۔ پھر یہاں تک خدا کے پاک بندے کو کامیابی ہوئی۔ کہ ہر ایک بستی میں سید کہلانے والا کوئی نہ کوئی موجود ہے۔ مگر ابوجہل کی نسل سے کوئی نہیں بنتا۔ باوجودیکہ نسل اس کی موجود ہے۔ مگر اس کی طرف منسوب ہونا عار کا موجب سمجھا جاتا ہے۔ سید کیا ہیں۔ رسول اللہ کے لڑکے کی نہیں بلکہ لڑکی کی اولاد ہیں۔ مگر لوگ کہتے ہیں کچھ بھی ہو کسی طرح رسول اللہ صلعم سے ہمارا تعلق تو بنا رہے۔ گو قرآن مجید میں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم آیا ہے اور ابوجہل کی اولاد ہونا کوئی بری بات نہیں۔ مگر پھر بھی لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا کے مامور کا مقابلہ کیا۔ پس وہ ذلیل و حقیر ہوا ÷

اب میں بتاتا ہوں کہ وہ تقویٰ کیا ہے۔ جس کے حصول کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ تقوےٰ کے تین مراتب ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے مجھے سمجھائے (اور بھی ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے اس وقت بیان کرنے کے لئے یہی دل میں ڈالے ہیں) اور میں انہیں ایسی طرز میں سنانے کی کوشش کروں گا کہ زمیندار بھی سمجھ جائیں۔ لیکن انکے بیان کرنے سے پہلے میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ تقویٰ ایک ایسی نعمت ہے کہ جس شخص کو حاصل ہو پھر وہ اس کے مقابل میں دنیا کی کسی چیز کی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ ایک بات حضرت اقدس کی مجھے یاد آگئی۔ آپ لوگوں کا حق ہے کہ آپ کو سنائی جائے۔ کیونکہ اگرچہ میرا حضرت سے دُہرا یعنی جسمانی و رُوحانی تعلق ہے۔ مگر رُوحانی لحاظ سے آپ بھی انہی کے بیٹے ہیں۔ آپ کی نوٹ بُک میں نے دیکھی۔ آپ کا معمول تھا کہ جب کوئی پاک خیال پاک جذبہ دل میں آتا۔ تو آپ لکھ لیتے۔ اس نوٹ بُک میں خدا کو مخاطب کرکے لکھا ہے۔ اُس سے ۔ میرے پیارے مالک میرے محبوب [illegible] خدا۔ دُنیا کہتی ہے تُو کافر ہے مگر کیا [illegible] اب مجھے کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اسکی خاطر تجھے چھوڑ دُوں۔ لیکن میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ جب لوگ دُنیا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حال میں ہوں۔ اس وقت تو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولےٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے پھر میں تجھے چھوڑ دوں ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ لیکن تقوےٰ ایک دم میں حاصل نہیں ہوتا۔ یہ نہ سمجھو کہ ایک دم میں تم کو اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج مل جائیں۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اِدھر بیعت کی اور اُدھر علم رُوحانی کے دروازہ کھل جائیں لیکن اللہ تعالےٰ کے سب کام وقت پر ہوتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں اس بات کو عجیب طور سے بیان کیا ہے لیکن چونکہ اکثر لوگ آیات قرآنی کے ربط کی طرف توجہ نہیں کرتے اس لئے ناواقف رہتے ہیں چنانچہ فرمایا ہے۔ ولقد خلقنا السموات والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب فاصبر علےٰ ما یقولون بظاہر خلق السموات والارض اور پھر فاصبر علےٰ ما یقولون۔ میں کچھ ربط نہیں معلوم ہوتا ہے مگر تدبر کرنے سے صاف کھلتا ہے۔ کہ خداتعالےٰ فرماتا ہے میں نے خدا ہو کر زمین و آسمان کو چھ دن میں پیدا کیا۔ اور اس عرصہ کی وجہ سے میں تھکا نہیں۔ تو تم نے اے نبی خدا کا بندہ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے نہ خدا ہونے کا۔ پس تم کیوں گھبرا تے ہو۔ خداتعالےٰ کے سارے کام صبر کے ساتھ ہوتے ہیں۔ ۹۔ ماہ میں نطفہ سے بچہ بنتا ہے پھر بچہ سے جوان اور جوان سے بوڑھا ہوتا ہے۔ اب تمہارے ساتھ جو وعدے ہیں وہ بھی ضرور پورے ہونگے تم تسبیح میں لگے رہو۔ یعنی خداتعالےٰ کی قدوسیت اور اپنی احتیاج کا اقرار اور وعظ کرتے رہو۔ کامیاب ہو جاؤگے اجی سوچنے کی بات ہے کہ جب خداتعالےٰ تمام نقصوں اور عیبوں سے پاک ہے۔ جب وہ اپنے کام آہستہ آہستہ کرتا ہے تو تم جو پاک نہیں۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ اکثر لوگوں کو میں دیکھتا ہوں کہ اسی جلدبازی کی وجہ سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ کہ آتے ہی کہدیا۔ ہم نے بیعت تو کرلی۔ مگر ہمیں رسول کی زیارت کیوں نہیں ہوئی۔ ہم کو اولیاء کے مدارج کیوں نہیں مل گئے۔ ہمیں تجارت میں کیوں گھاٹا ہُوا۔ یہ سب فاسد خیالات ہیں۔ خداتعالےٰ نے جب نبی کریم صلعم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

"مدارج تقویٰ"

تقریر حضرت صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ الاحد

(مرتبہ اکمل صاحب آف تشحیذ)

قادیان کے جلسہ کی تقریروں کے رپورٹر کے لئے چند ایک مشکلات ہیں۔ جنہے باہر کے لوگ نہیں سمجھ سکتے +

لیکچرار یا تو اپنی تقریروں کو پہلے لکھ لیتے ہیں۔ اور لیکچر سنانے سے پہلے وہ اخبار والوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا اپنی تقریر کے نوٹ کرلاتے ہیں جس سے ایک رپورٹر کو خوب مدد مل سکتی ہے۔ یا بعد میں خود اپنی تقریروں کو قلم بند کر دیتے ہیں۔ یا رپورٹر مختصر نوٹ کر لیتا ہے اور بعض اوقات اپنے الفاظ میں انہیں بیان کر دیتا ہے۔ مگر قادیان میں بالخصوص حضرت امیر المومنین و حضرت صاحبزادہ صاحب جنکی تقریریں ایک خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ اپنی تقریروں کو نہ تو پہلے لکھ لاتے ہیں۔ نہ بعد میں لکھ کر دینے کی پروا رکھتے ہیں۔ نہ نوٹ کرلاتے ہیں۔ بلکہ میں تو یہاں تک بھی کہہ سکتا ہوں کہ وہ پہلے خصوصیت سے سوچکر بھی نہیں لاتے۔ کیونکہ اہل اللہ ایسے تکلفات سے مستغنی ہوتے ہیں۔ اس لئے بعد میں خود ان کو بھی پورا یاد نہیں رہتا کہ ہم نے کیا کچھ کہا تھا۔ ادھر رپورٹر بیچارہ ہے کہ تین گھنٹے برابر لکھے جاتا ہے اپنے قلم کی حرکت کو اس زبان گوہر افشاں کی حرکت کے ساتھ ملانا پڑتا ہے۔ اور اب اس بات سے بھی مانع ہے کہ کوئی لفظ اپنی طرف سے ملائے۔ حتی الوسع یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہی الفاظ ہوں جو مبارک منہ سے نکلے۔ باوجود پوری کوشش کے پھر بھی بیان کمزور ہے۔ اس لئے قابل معافی ہے +

اس کے علاوہ میں یہ کہنے کی بھی جرأت کرتا ہوں کہ اور زبان کا مقابلہ قلم سے شاید ہو سکے۔ مگر محمودؓ کی زبان میں جو طلاقت ہے اور بیان میں جو شوکت و آمد ہے۔ وہ ایک خاص شان رکھتی ہے اس لئے رپورٹر کو اپنی کم استطاعتی کا عذر پیش کرنا پڑتا ہے۔

قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃٌ ؕ وَاَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ○ (الزمر رکوع ۱۶۔ پارہ ۲۳) +

(درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے)

حضرت مسیح ناصری فرماتے ہیں۔ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا بے نظیر اور ایسا پاک کلمہ ہے کہ اس میں زمانے کے تغیرات۔ ملکوں، حکومتوں، علموں اور سائینسوں کے تغیرات نے ذرا بھی تبدیلی نہیں پیدا کی۔ ۱۹۰۰ برس گذر گئے۔ لیکن اب بھی ہم دیکھتے ہیں کہ یہ فقرہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے" بالکل صحیح ہے +

جب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو اسی جملہ میں مرکوز دیکھتا ہوں۔ تو یہ فقرہ مجھے بڑا مزا دیتا ہے۔ واقعی درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے +

دیکھو۔ آم کا درخت ہے اس میں اگر ایسے پھل نہیں لگتے جس سے لوگ نفع اُٹھائیں تو وہ آم کس کام کا۔ اگر وہ شیریں پھل دیتا ہے تو آم ہے ورنہ ایک لکڑی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ اسی طرح اگر انگور کی بیل میں انگور عمدہ لگتے ہیں تو وہ انگور ہے ورنہ محض ایک گھاس ہے +

(رسول کریم کی پاک زندگی کا معیار)

ہمارے رسول اللہ صلعم کی ذات پر بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں اور بعض بے باک شریر آپ کو بدیوں میں ملوث بتا کر اس سورج پر اندھیری چھانا چاہتے ہیں جس سے تمام جہان روشن ہے میں دیکھتا ہوں۔ کہ یہی فقرہ۔ آپ کے چال چلن کی برّیت کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ انسان جس قسم کا ہو اسی قسم کی باتیں کرتا ہے اس کے متعلق مجھے ایک قصہ یاد آیا ہے۔ رابعہ بصری مشہور بزرگ عورت گزری ہے۔ ان کے سامنے چند آدمیوں نے مسجد میں دنیا کی مذمت کی۔ اور اس قدر مذمت کی کہ عصر کا وقت آگیا۔ عصر کے بعد پھر اس طائفہ نے دنیا کی مذمت شروع کر دی۔ آپ نے غضبناک ہو کر کہا۔ کہ یقیناً تم دنیا کے طالب ہو اسی لئے۔ دنیا کا ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ انسان کو جو چیز پسند ہو اسی کا ذکر کرتا ہے۔ بعض اوقات محبوب کے شکوہ میں وہ مزا آتا ہے جو [illegible] تعریف [illegible] ں آیا کرتا ہے۔ غرض انسان [illegible] ہوا [illegible] اکثر ذکر کرتا ہے۔ اسی [illegible] اصل [illegible] کریم صلعم کی زندگی کو پاک ثابت [illegible] یہ قرآن مجید کا [illegible] ہے

یُوں تو عیسائیوں نے آپ کے خلاف کتابیں لکھی ہیں اور مسلمانوں نے محامد النبی میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت ہی زیادہ ہے لیکن ایک معترض کہے گا۔ یہ دونو صورتیں ناقابل اعتبار ہیں ایک مسلمان نے خوش عقیدگی سے کہنا ہی ہُوا کہ آپ کی توجہ ہر وقت خدا کی طرف لگی رہتی تھی۔ اور ایک عیسائی کا مذہبی فرض ہے کہ اسکے خلاف کہے۔ پس تاریخ معیار نہیں ہاں قرآن شریف ضرور ہے جو تبدیل نہیں ہُوا۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے خیال میں نبی کریم صلعم کا اپنا بنایا ہُوا ہو۔ اور ایک مسلمان کے نزدیک خدا کا کلام۔ دونو صورتوں میں نبی کریم صلعم کی زندگی پاک اور مطہّر ثابت ہوتی ہے کیونکہ ان پاک خیالات کا منبع وہی قلب ہو سکتا ہے جو ہر قسم کی آلائشوں سے پاک ہو۔ اگر کوئی قلب اس قسم کے پاک و جامع کلام کا اہل ہوتا تو آدمؑ سے لیکر آپ کے زمانہ تک کسی اور نبی پر یہ القا ہوتا ابراہیمؑ بھی خدا کو بہت پیارا تھا۔ موسیٰؑ بھی بہت پیارا تھا عیسےٰؑ بھی۔ مگر ان پیاروں میں سے کسی کو وہ کلام نہ دیا بلکہ اپنے پیارے نبیؐ کو دیا۔ انسان کی فطرت میں بھی یہ امر ہے۔ کہ وہ اعلےٰ سے اعلےٰ۔ عمدہ سے عمدہ چیز اپنے پیارے بچے کے لئے رکھتا ہے پس خدا نے بھی اپنا لاثانی کلام اپنے اسی بندے کو دینا تھا۔ جو سب پیاروں سے زیادہ پیارا تھا۔ نہ کہ کسی گندوں سے بھرے ہوئے انسان کو۔ جیسا کہ نعوذ باللہ مخالفین کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گمان ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ قرآن مجید کا کوئی رکوع بلکہ کوئی آیت عظمت و جبروت الٰہی کے ذکر سے خالی نہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم کو کس قدر تعلق و اخلاص اللہ تعالےٰ سے تھا۔ پھر مختلف حالات و اوقات کے متعلق جو احکام ہیں ان پر غور کریں تو بھی آپ کی پاک و مطہر زندگی کا ثبوت ملتا ہے۔ جب ہم کھانا کھانے بیٹھتے ہیں۔ تو ارشاد ہوتا ہے۔ دیکھو کیا کرنے لگے ہو۔ پہلے بسم اللہ کر لو۔ جب کھانا کھا چکتے ہیں۔ تو حکم ہوتا ہے۔ الحمد للہ کہ لو۔ ورنہ ناشکری ہوگی اس ذات کا شکر ضروری ہے جس نے رزق بخشا۔ [illegible] بخشی معدہ دیا۔ دانت دیئے۔ اسی طرح جب ہم کوئی کام شروع کرنے لگتے ہیں۔ تو وہ خ[illegible] داہ ہمیں ہدایت کرتا ہے کہ تمہارا علم ناقص ہے۔ تمہاری قوت میں کمزوری ہے پس اس پاک و قدوس قادر و مقتدر سے مدد مانگ کر شروع کرو۔ [illegible] نکاح کے لئے۔ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم سنا کر۔ خدا کا ڈر یاد دلا دیا۔ اسی طرح جب

ہم صبح کے وقت نیند سے اُٹھتے ہیں۔ تو ہم کو حکم ہوتا ہے کہ کام شروع کرنے سے پہلے خدا کی تسبیح و تحمید و تقدیس کر لو۔ پھر جب سورج ڈھلنے لگتا ہے تو یاد خدا کا حکم ہوتا ہے تاکہ تمہاری روحانیت کا آفتاب اسی طرح زائل نہ ہو جائے پھر عصر کے وقت جب آفتاب کی حدت بہت کچھ کم ہو جاتی ہے تو پھر خدا کے حضور گڑگڑانے کا حکم دیا۔ پھر جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ تو اُس وقت بھی دُعا کا حکم ہے کہ الٰہی جس طرح یہ جسمانی سُورج ڈوب گیا ہے۔ رُوحانی سورج نہ ڈوب جائے اور ہم انوار خداوندی سے محروم نہ رہ جائیں۔ پھر جب بالکل اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ تو پھر اس نور السمٰوات والارض کے حضور کھڑا ہونے کا حکم دیتا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ تا ہم طرح طرح کی ظلمات میں رہکر تباہ ہو جائیں۔ یہ تعلیم۔ یہ پاک تعلیم کیا کسی گندے انسان کے دل سے نکل سکتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اسی شخص کے پاک قلب سے نکل سکتی ہے۔ جس کی زندگی نہایت مطہر اور سارے جہان کے لئے نمونہ ہو۔ یاد رکھو۔ جو شخص دنیا کو جسقدر دین کی طرف متوجہ کرتا ہے یقیناً وہ اسی قدر خدا کا دالہٗ و شیدا ہے +

پس یہ تعلیم کہ اُٹھتے بیٹھتے۔ کھاتے پیتے چلتے پھرتے ہر وقت خدا کو یاد رکھو۔ اس اخلاص اس محبت اس عشق اس پیار اس متوالگی کا پتہ دیتے ہیں جو نبی کریم صلعم کو خدا سے تھی۔ پھر اسی تعلیم کا اثر دیکھو۔ کہ مسلمانوں کے بچے۔ بوڑھے۔ جوان۔ عورتیں۔ اسی رنگ میں رنگیں ہیں کوئی بچہ گرتا ہے۔ تو فوراً مُنہ سے نکلتا ہے حسبک اللہ جب کوئی خوشی ہوتی ہے تو زبانیں پکار اُٹھتی ہیں۔ الحمد للہ آخر یہ بات کس نے ان کے دل میں ڈالی۔ رسول کریم صلعم نے۔ انسان اپنے پیارے کا نام کسی نہ کسی [illegible] سے ضرور سُننا چاہتا ہے۔ پس نبی کریم صلعم کا پیارا تو خدا تھا۔ آپ نے ہر حرکت و سکون قول و فعل سے پہلے اپنے پیارے کا نام بتا دیا۔ سب سے نازک و خطرناک موقعہ تو انسان کے لئے وہ ہے جب شہوت کا بھوت اس کے سر پر سوار ہو جس وقت انسان سب کچھ بھول کر صرف اسی خیال میں محو ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ [illegible] ور دنیا کے پیاروں سے الگ ہو کر ایک پیارے میں [illegible] رہ جاتا ہے تو ایسے جوش کے وقت بھی نبی کریمؐ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اللھم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطان ما [illegible] پڑھ لیا کرو + غرض کسی دلیل کی ضرورت نہیں [illegible] شہادت کی حاجت نہیں۔ صرف قرآن مجید ثابت کرتا ہے کہ نبی کریم صلعم کا قول و فعل خدا کے لئے تھا۔ اور آپ کی زندگی پاک و مطہر تھی +

لوگ مذاہب بناتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ گدی بنجائے کسی کو حکومت کا شوق ہوتا ہے کسی کو دولت جمع کرنے کا خیال۔ غرض مختلف وجوہات ہیں جن سے لوگ دین اختیار کرتے ہونگے۔ کوئی عیسائی بنتا ہے تو اسے یہ خیال بھی آتا ہو گا کہ میرے ضلع کے ڈپٹی یا میرے صوبہ کے لفٹنٹ گورنر یا میرے ملک کے ویسرائے خوش ہو جائینگے۔ مگر محمدؐ رسول اللہ وہی تعلیم دیتا ہے جس سے خدا کا قرب خدا کی خوشنودی حاصل ہو۔ وہ اپنے پیروؤں کو تعلیم دیتے وقت ارشاد فرماتا ہے کہ شاید تمہارے دل میں کوئی وسوسہ آ جائے۔ اس لئے اعوذ اور بسم اللہ پڑھ لینی چاہیئے۔ جن کو محض اپنا مذہب پھیلانے کا شوق ہوتا ہے وہ تو کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب میں داخل ہو خواہ کسی طرح۔ مگر یہاں خدا سے ارشاد ہے کہ یہ دروازہ عشق الٰہی کا ہے۔ اس میں شیطانی ملونی سے نہ آؤ۔ بلکہ شیطان پر لعنت بھیجکر۔ اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگ کر۔ پھر یہ اعوذ نہ صرف ابتداء میں ہے بلکہ انتہاً میں بھی یہی ارشاد ہوتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس پڑھ لو۔ جس سے یہ مراد ہے کہ الٰہی میں نے تیری کتاب کو پڑھا ہے۔ ممکن ہے کہ کئی قسم کے قصور سرزد ہوئے۔ اپنی عظمت کا خیال آ گیا ہو کہ میں صوفی بنجاؤں۔ لوگ مجھے بزرگ کہیں۔ میرے پاؤں کو چومیں۔ پس اپنے رب کی پناہ میں آکر عرض کرتا ہوں۔ کہ محض اسی کی محبت ہو جس کی خاطر میں لوگوں کو اس کی تلقین کروں +

قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ

یُوں تو سارا قرآن مجید تقوےٰ کی تعلیم سے لبریز ہے مگر یہ رکوع جو میں نے آپ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سُنایا ہے۔ اس میں بھی ایک خاص رنگ میں تقوےٰ کی تعلیم دی ہے۔ جس سے اس بات کا ثبوت مل سکتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم کی زندگی کیسی پاک اور تقوےٰ سے لبریز تھی۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ قرآن شریف رسول کریمؐ کا کلام ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ پاک تعلیم اسی [illegible] مل سکتی تھی کہ جو خود تقوےٰ سے معمور ہو۔ اس لئے اس کتاب [illegible] قلبی [illegible] کیفیت ہم معلوم کر سکتے ہیں [illegible] وہ لوگ جنھوں نے یہ [illegible] ہم سے [illegible]

منہ سے سُنا۔ دیکھو دہلی میں دربار ہُوا۔ بادشاہ نے جو کچھ فرمایا وہ اخباروں کے ذریعے کئی کانوں تک پہنچ گیا مگر جو لذت اُن لوگوں کو آئی جنھوں نے خود بادشاہ کے منہ سُنا۔ وہ اُن لوگوں کو نہیں آ سکتی۔ جنھوں نے اخبارو[ں] میں پڑھا۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ قرآن مجید ایسا پاک اور مؤثر کلام ہے کہ تیرہ سو برس گزر جانے پر بھی اپنے اندر ایک ایسی لذت رکھتا ہے کہ پاک دل مومن تو متوالے ہو جاتے ہیں +

قرآن مجید کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں تین باتوں پر بہت زور ہے۔ اوّل تو یہ کہ اللہ ایک جامع جمیع صفات کاملہ۔ کل عیبوں و نقصوں سے منزّہ ہستی ہے اور وہی وہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ (۲) اس کے مقابلہ میں تمام مخلوقات اور اشرف المخلوقات انسان ہیچ ہے اور ناکارہ۔ اور حاجتمند۔ اسی کی مہربانیوں کا محتاج ہے پس انسان کو چاہیئے کہ اسی کا ہو کر رہے۔ اسی سے پیار اسی سے محبت رکھے۔ (۳) چونکہ سب ایک ہی خدا کی مخلوق ہو۔ اس لئے آپس میں محبت کرو۔ جن چیزوں میں ذرا بھی مشابہت یا مناسبت ہو۔ ان کی آپس میں الفت ہو جاتی ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے دیکھا کہ ایک کوّا اور کبوتر اکٹھے بیٹھے ہیں۔ وہ حیران ہوئے کہ ان کا کیا جوڑ ہے۔ کوئی ہم سے ہوتا تو یہ خیال بھی نہ آتا۔ اور آتا بھی تو یہ کہتے ہوئے آگے گزر جاتا کہ کون اپنا وقت ضائع کرے مگر وہ بھی اپنی نظیر آپ تھے وہیں ٹھہر گئے اور دیکھتے رہے آخر معلوم ہُوا کہ ان دونو کے پر ٹوٹے ہوئے اور اس مناسبت سے اکٹھے بیٹھے ہیں۔ پس ہم لوگ بھی جب سب خدا کے ہیں۔ تو کیوں لڑیں جھگڑیں۔ کیوں نہ آپس میں محبت رکھیں۔ ایک ہی بادشاہ کی رعایا ہو کر لڑائی کیسی +

اللہ کی عظمت۔ جلال۔ جبروت اور تعلق ہو۔ اپنے نفس کی اصلاح۔ آپس میں بنی نوع انسان کا محبت و پیار نچوڑ ہے تعلیم قرآنی کا۔ اور اسی کو اعلےٰ سے اعلےٰ مختلف پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے +

ہدایت کے دو طریق یعنی احسان یا عتاب

اور اس نصیحت و ہدایت پر عمل کرانے کے لئے دو طریق ہیں۔ انعام و عتاب۔ باپ اپنے [بچے] کو پہلے تو کہتا ہے کہ لو یہ پیسہ لو اور مدرسے [جاؤ] لیکن اگر پیسہ لیکر نہیں جاتا۔ تو پھر اسے باوجود پیار کے تھپڑ مارتا ہے۔ یہ دو طریق اس لئے ہیں کہ بعض طبائع احسان سے مانتی ہیں اور بعض خوف سے

کی خاطر اپنے قواعد نہیں توڑتا۔ تو تم کہاں کے تیس مارخان ہو۔ کہ تم جو کہو۔ وہ فوراً ہو جائے۔ غرض ہر بات صبر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے۔ ایک مفسر نے تقوے کی تعریف کی ہے جو مجھے بہت پسند ہے مگر مفسر سے میری مراد کشاف۔ خازن۔ کبیر۔ جلالین کے مفسر نہیں۔ بلکہ وہ جو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ تقوے کی یہ مثال ہے کہ ایک تنگ رستہ جس کے ارد گرد کانٹے دار جھاڑیاں ہوں جنکی شاخیں راستہ کے ارد گرد پھیلی ہوئی ہوں۔ اور اس میں کسی ایسے انسان کو گزرنا پڑے۔ جس نے بڑا کھلا چغہ پہنا ہوا ہو۔ تو جس طرح یہ آدمی اپنے کپڑے سنبھال کر گزرتا ہے اور چاروں طرف احتیاط کی نگاہ ڈالتا جاتا ہے۔ اسی طرح چاہیئے کہ انسان اپنے نفس کو دنیا کی آلائشوں سے جو اسے کئی کئی طریقوں سے اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہیں بچاتا جائے تب وہ متقی ہو سکتا ہے۔ غرضکہ تقوے کا پہلا درجہ صبر ہے ٭

مگر صبر کے یہ معنے نہیں کہ کوئی مر گیا تو خموش رہیں بلکہ صبر کے تین معنے ہیں (۱) انسان جزع فزع سے پرہیز کرے مصیبت پڑے تو کہے مولیٰ کی چیز تھی لے گیا۔ (۲) بدیوں سے پرہیز کرے۔ نفس کو لگام چڑھائے رکھے۔ ایسے متقی کی مثال یہ ہے۔ کہ کوئی سوار ہو اور اس کا گھوڑا بھوکا ہو۔ اور جس راستہ پر وہ چل رہا ہو۔ اس کے اردگرد کھیت ہوں۔ اور گھوڑا ان میں منہ ڈالنا چاہے۔ اور وہ سوار اس کی لگام کھینچے رکھے تا ایسا نہ ہو کہ غیر کی کھیت کا نقصان ہو کر اس کے لئے مصیبت کا باعث ہو۔ اسی طرح اس درجہ کے متقی کا کام ہے کہ نفس کے سرکش گھوڑے کو لگام دیئے رکھے اور اسے محارم میں پڑنے سے بچائے رکھے۔ (۳) پھر صبر کے معنے قناعت کے ہیں یعنی جو احسانات اور انعامات اللہ تعالےٰ کے انسان پر ہوں تو اس سے بڑھ کر کوئی حرص نہ کرے ٭

ہر قسم کی بدیوں سے رُکنے والے کا نام صابر متقی ہے اور یہ سب سے گھٹیا درجہ ہے۔ اسکی مثال یوں ہے کہ کسی کے ہاں کوئی مہمان جائے تو اب جو کچھ میزبان دے وہی لیتا ہے۔ اسی طرح ہم اللہ کے مہمان ہیں۔ جن چیزوں کے استعمال کی اجازت دی ہے وہی استعمال کرنیکے ہم حقدار ہیں۔ یہ درجہ کوئی اتنا بڑا نہیں۔ جب ایک معمولی شریف مہمان کے گھر سے خود کھانا نہیں اُٹھا لاتا۔ اور نہ اسکی کوئی چیز لے کر چمپت ہوتا ہے تو پھر ایک مومن کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ خدا کا مہمان ہو کر بغیر اسکی اجازت کے اسکے حکم کے خلاف اسکی چیزوں میں دست اندازی کرے۔ اگر میزبان اپنے مہمان کے سامنے کوئی کھانا لا رکھے اور مہمان کہے کہ نہیں مجھے پلاؤ لا دو۔ فلاں مٹھائی مجھے لادو۔ یا میزبان اپنے مہمان کے آگے کوئی چیز رکھ کر پھر کسی مصلحت سے اُٹھا لے اور مہمان چیخنا شروع کر دے تو وہ مہمان بہت بُرا سمجھا جائیگا۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ کوئی نعمت دیکر پھر کسی اپنی حکمت سے واپس لے لے۔ تو جزع فزع نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ جزع فزع محض بیوقوفی ہے۔ پس تقوے کا پہلا درجہ تو حبس نفس ہے یعنی نفس کو نافرمانی حضرت رب العزت سے روکے رکھے اور اگر وہ اپنی حکمت سے اس کا کوئی بیٹا مار دے، تو جزع فزع نہ کرے۔ ایسے متقی کے بارے میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذی اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون یعنی ہم تم کو آزمائینگے کچھ ڈرائینگے کچھ بھوکا رکھینگے پھر مال کا نقصان ہوگا۔ پھر جان کا نقصان۔ پھر پیداوار کا نقصان۔ جو ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہے گا۔ تو اسے بشارت ہو۔ کہ وہ صابر کا درجہ پا گیا۔ کیونکہ جب اس پر کوئی مصیبت آئی۔ مثلاً بیٹا مر گیا۔ تو اس نے کہا کہ میرا کیا ہے یہ تو خدا ہی کا تھا خدا نے ہی اپنے پاس بُلا لیا۔ اور میں کیوں گھبراؤں میں بھی تو اُسی کا ہوں اور اُسی کیطرف لوٹ کر جانے والا ہوں (یہ صابر متقی کے نقطۂ خیال سے اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کے معنے ہیں) گھبراہٹ تو تب ہوتی کہ کوئی چیز کھوئی جاتی۔ جب انسان سمجھے کہ میں بھی وہیں جا رہا ہوں جہاں وہ بلایا گیا ہے تو کیوں گھبراؤں اور کیوں جزع فزع کروں۔ دیکھو کسی قادیان آنے والے کا اسباب ہو۔ اور وہ بٹالہ کے سٹیشن پر چھکڑے پر رکھ دیا جائے اور اس سے پہلے روانہ کر دیا جائے تو وہ مہمان بہت بیوقوف ہوگا اگر جزع فزع شروع کر دے کیونکہ آخر اُس نے بھی وہیں جانا ہے جہاں وہ اسباب پہنچے گا ٭

صبر کے دوسرے معنے اس آیت سے حل ہوتے ہیں۔ جو یہودیوں کے بارے میں ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا۔ یا موسیٰ لن نصبر علے طعام واحد الآیۃ۔ دیکھئے انہوں نے خدا کے دیئے پر قناعت نہ کی۔ یہ خلاف صبر کیا پھر صبر نام ہے بدیوں سے بچنے اور عمل صالح پر قائم رہنے کا۔ یہ معنے سورہ والعصر سے حل ہوتے ہیں۔ جہاں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کے مقابلہ میں وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ رکھا گیا ہے جس میں حق ایمان کے مقابلہ میں رکھا گیا ہے اور صبر عملوا الصالحات کے مقابلہ میں پس صبر کے معنے قرآن شریف نے بھی عمل صالح کے کئے ہیں ٭

دوسرا درجہ تقوے کا شکر ہے۔ اس درجے کا متقی شاکر کہلاتا ہے۔ قرآن شریف میں صبار شکور آیا ہے۔ شاکر اور صابر میں یہ فرق ہے کہ شاکر انسان پر جب دُکھ آتا ہے تو وہ صابر کیطرح صرف اتنا ہی نہیں کہتا۔ کہ خدا کا مال تھا وہ لے گیا۔ بلکہ وہ ایک قدم اور آگے بڑھاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ کچھ گھبرانے کی بات نہیں۔ ایک چیز وہ لے گیا ہے تو کیا ہوا۔ فلاں فلاں نعمت بھی تو اُسی کی دی ہوئی ہے۔ میرا کیا حق تھا کہ وہ یہ نعمتیں مجھے دیتا۔ پس اس کی جناب میں شکر کا سجدہ بجا لاتا ہے۔ صابر گئی ہوئی چیز کی طرف خیال رکھتا ہے اور صرف اسی کے متعلق اپنا صبر ظاہر کرتا ہے۔ مگر شاکر کہتا ہے۔ جو اب میرے پاس ہے وہ بھی تو میرا حق نہیں۔ شاکر بھی اِنّا لِلّٰہ پڑھتا ہے مگر وہ اس کے اور معنے لے لیتا ہے یعنی وہ صرف یہ نہیں کہتا کہ جہاں وہ چیز گئی ہے میں بھی وہیں جانے والا ہوں بلکہ وہ کہتا ہے کہ یہ سب چیزیں جو میرے پاس موجود ہیں یہ سب بھی تو خدا ہی کی ہیں ٭ تقوے ایک پہاڑی ہے۔ ایک شخص وہ ہے جو اس پر چڑھتے ہوئے آنے والی مصیبتوں بلاؤں چیتوں بھیڑیوں کا مقابلہ کرتا ہے اور پیچھے نہیں ہٹتا۔ اسے صابر کہینگے۔ اور ایک وہ جو نہ صرف ان کا مقابلہ کرتا ہے بلکہ ہر مصیبت پر ایک قدم آگے بڑھتا ہے۔ یہ شاکر ہے شاکر کا جب کوئی مال نقصان ہوتا ہے تو اسے ضائع شدہ کی فکر نہیں ہوتی بلکہ موجود پر شکر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ بھی میرا حق نہ تھا۔ محض خدا کا فضل ہے اور اس طرح پر وہ محبت الٰہی میں بڑھ جاتا ہے۔ صابر نماز پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ایک حکم تھا جو میں نے ادا کر دیا۔ مگر شاکر نماز کے بعد پھر سجدے میں گرتا ہے کہ میرے مولیٰ تیرا احسان تیرا فضل تیرا انعام ہے کہ تو نے مجھے توفیق دی کہ میں تیری عبادت بجا لایا۔ صابر تو صرف صدقہ [illegible] شاکر کہتا ہے شکر ہے کہ میرے مولےٰ نے مجھ سے [illegible] لی۔ صابر فرض کے ادا کرنے کو اپنا کمال سمجھتا ہے شاکر شکر کرتا ہے کہ کروڑوں ہیں جو تیری درگاہ سے دُور ہیں۔ تیرا فضل ہوا کہ میں حکم بجا لانے کے قابل ہوا۔ صابر کسی نقصان جان پر سمجھتا ہے کہ خدا

کی چیز بھی لے گیا۔ شاکر کہتا ہے کہ الٰہی لاکھوں ہیں جن کی بیوی نہیں۔ بچہ نہیں۔ بھائی نہیں۔ بہن نہیں۔ اور مجھے تو نے یہ سب کچھ بخشا ہے۔ تیرے احسانوں کا کہاں تک شکریہ ادا کروں۔ پس وہ کسی مصیبت کے وقت کسی جان و مال کے نقصان کے وقت اور بھی آستانہ الوہیت پر گرتا اور اپنے مولیٰ کے احسانوں پر فدا ہوتا ہے +

دو مثالیں

دو مثالیں صابر اور شاکر کے فرق کو ظاہر کرنیکے لئے سُناتا ہوں۔ ایک تو قصہ اسلام کے پہلے کا ہے جو مثنوی میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا روم کا معمول ہے کہ حق سکھانے کیلئے کوئی نہ کوئی تمثیل ضرور پیش کر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ حضرت لقمان ایک شخص کے ملازم تھے۔ آقا بوجہ ان کی مخلصانہ خدمات کے ان سے بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس کے پاس خربوزہ آیا جو بے بہا کا تھا۔ اس نے عجوبہ چیز سمجھ کر اسکی ایک پھانک ازراہِ محبت لقمان کو دی۔ آپ نے اسے چٹخارے لے لیکر کھانا شروع کیا۔ حالانکہ دراصل وہ خربوزہ بہت تلخ اور بدمزہ تھا۔ آقا نے اپنے وفادار مخلص غلام کو چٹخارے لیتے دیکھ کر ایک پھانک اور دیدی۔ جو آپ نے بڑے مزے سے کھائی۔ یہ حالت دیکھکر آقا کو شوق آیا کہ میں بھی خربوزہ کھاؤں۔ کیونکہ بڑا مزیدار معلوم ہوتا ہے جب اس نے چکھا تو معلوم ہوا سخت کڑوا اور بدمزہ ہے۔ اس نے حضرت لقمان سے پوچھا کہ یہ خربوزہ تو سخت کڑوا ہے۔ آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔ میں اس خیال سے کہ آپ کو پسند ہے بار بار پھانکیں دیتا رہا۔ حضرت لقمان نے جواب دیا۔ کہ اتنی مدت آپ کے ہاتھ سے میٹھی اور خوشگوار چیزیں کھاتا رہا ہوں میں بڑا ہی ناشکر گذار ہوتا۔ کہ جس ہاتھ سے اس قدر میٹھی چیزیں کھائیں اس سے ایک کڑوی ملنے پر ناک بھوں چڑھاتا۔ پس اسی طرح شاکر متقی کہتا ہے۔ اللہ کے مجھ پر ہزاروں احسان ہیں۔ اگر ایک مصیبت بھی آگئی تو کیا ہوا۔ یہ بھی شکریہ کا مقام ہے۔ گویا شاکر کو تکلیف کے وقت اللہ کے احسان یاد آنے لگتے ہیں +

دوسرا قصہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کا ہے۔ اُحد کی لڑائی میں یہ خبر اڑ گئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلعم شہید ہوگئے۔ میدان جنگ میں تو اس غلط فہمی کی تردید ہوگئی۔ لیکن دوسرے لوگوں میں یہ خبر ابھی پھیل رہی تھی جب لشکر اسلام واپس لوٹا تو ایک صحابیہ دیوانہ وار بڑھی اور پوچھا۔ کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے جس شخص سے سوال کیا وہ چونکہ جانتا تھا کہ آپ بفضل الٰہی بخیریت ہیں اس لئے اُسے تو کچھ فکر نہ تھی۔ اس نے اس سوال کی طرف توجہ نہ کی اور جواب میں اس عورت کو کہا کہ تمہارا خاوند مارا گیا۔ مگر نبی کی محبت میں متوالی ہو رہی تھی۔ اس نے پھر یہ سوال کیا۔ رسول اللہ کا کیا حال ہے۔ جواب ملا۔ تیرا باپ مارا گیا۔ اس نے کہا۔ مجھے بتاؤ کہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت ہیں۔ جواب ملا۔ تیرا بھائی بھی مارا گیا۔ اسپر پھر وہ بولی کہ مجھے رسول اللہ کا حال بتاؤ۔ جواب دینے والے نے کہا کہ وہ ہر طرح سلامت ہیں مگر اسے اس پر بھی تسلی نہ ہوئی اور اس نے کہا کہ مجھے دکھاؤ۔ وہ کہاں ہیں اتنے میں رسول اللہ صلعم بھی آگئے۔ اس نے کہا کہ جب تو زندہ ہے تو ہر مصیبت میرے لئے آسان ہے۔ میرے دوستو یہ شاکر صحابیہ تھی۔ دیکھو رسول اللہ کے مقابلہ میں باپ بیٹا اسکی نگاہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ کیا اس زمانے میں بھی کوئی ایسی مومنہ عورت ہے۔ عورت تو درکنار۔ کوئی ایسا مرد بھی تم میں موجود ہے؟ غرض شاکر وہ ہے جو فرض ادا کرنے پر پھولتا نہیں بلکہ وہ خدا کے حضور سجدہ میں گر جاتا ہے۔ چندہ دینے والوں میں سے بعض تو ایسے ہیں جو چندہ دیکر صدر انجمن یا خلیفۃ المسیح پر احسان کرتے ہیں بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں فرض ادا ہوگیا۔ مگر ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں۔ ہم پر خدا کا احسان ہے کہ اس نے ہم سے یہ خدمت لی مجھے اس زمانے کا ایک واقعہ یاد ہے کہ منی آرڈروں کے سے جو حضرت صاحب کے نام آئے ایک کوپن پر لکھا تھا کہ یہ ۵۰ روپیہ ارسال ہیں۔ ایک روپیہ لنگر کیلئے۔ اور باقی آپ خدا کیلئے اپنے نفس پر خرچ کریں اور مجھ پر احسان فرمائیں +

پھر جب زلزلہ آیا اور حضرت اقدس باہر باغ میں تشریف لے گئے اور مہمانوں کی زیادہ آمد و رفت وغیر ذالک وجوہات سے لنگر کا خرچ بڑھ گیا۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ قرض لے لیں فرماتے ہیں میں اسی خیال میں آ رہا تھا کہ ایک شخص ملا جس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اور اس نے ایک پوٹلی میرے ہاتھ میں دیدی اور پھر الگ ہوگیا۔ اس کی حالت سے میں ہرگز نہ سمجھ سکا۔ کہ اس میں کوئی قیمتی چیز ہوگی۔ لیکن جب گھر آکر دیکھا تو دو سو روپیہ تھا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اسکی حالت سے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی ساری عمر کا اندوختہ لے آیا۔ پھر اُس نے اپنے لئے یہ بھی پسند نہیں کیا کہ میں پہچانا جاؤں + یہ شاکر کا مقام ہے +

متقی محسن

ایک اور بندہ ہے۔ اس کا نام محسن ہے وہ شاکر سے ایک درجہ آگے بڑھتا ہے مُحسِن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو معًا اسے خیال آتا ہے کہ میرے اور بھائی بھی ہیں انکو بھی بڑی تکلیف ہوتی ہوگی۔ اور میں بڑا غافل ہوں کہ انکی خبر نہیں لیتا۔ پس وہ جب اِنّا للہ واِنّا الیہ راجعون پڑھتا ہے تو اسکے یہ معنے لیتا ہے کہ ہم سب لوگ خدا کے بندے ہیں یہ مصیبت مجھ ہی پر نہیں آئی بلکہ اور بھی خدا کے بندے ہیں پس وہ انکی ہمدردی کے لئے اُٹھتا ہے اور کمر ہمت چست کرکے ایک ایک کی غمخواری میں کوشش کرتا ہے۔ جب اس کا کوئی عزیز مرتا ہے تو اسے دوسرے لوگوں کی تکلیف کا غایت درجہ احساس ہونے لگتا ہے اور وہ کہتا ہے میرے بھائیوں میں سے جس کا کوئی عزیز مرا ہے اسے بھی بہت دُکھ پہنچا ہوگا پس وہ ہر طرح سے انکی نصرت کیطرف متوجہ ہو جاتا ہے محسن صرف آپ ہی صبر نہیں کرتا اور نہ صرف خدا کے حضور موجود نعمتوں پر شکر بجالاتا ہے بلکہ وہ دوسروں سے ہمدردی کرتا ہے۔ حضرت صاحب کا ایک واقعہ یاد آگیا۔ گو ماموروں اور مرسلوں کا درجہ محسنوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ مگر اس واقعہ سے محسن کا مقام ظاہر ہو جائیگا۔ مبارک احمد جب بیمار پڑا تو آپ کی محویت کا یہ عالم تھا کہ گویا اور کوئی فکر ہی نہیں۔ اپنے ہاتھ سے اس کو دوائی پلاتے اور دن کو آرام تو درکنار کئی راتیں جاگتے گذار دیں۔ مگر جونہی اسکی جان نکلی۔ آپ نے قلم دوات منگوائی اور لوگوں کو خط لکھنے شروع کر دیئے کہ اس ابتلا میں صبر و شکر سے کام لو۔ بجائے اسکے جس کا بیٹا مرا وہ خود صبر کی تلقین کا محتاج ہوتا۔ یا شکر کرنا کافی سمجھتا اسے دوسروں کی فکر پڑ گئی۔ اور اپنا یہ حال ہے کہ خوش ہو رہے ہیں کہ خدا تعالےٰ کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ کیونکہ پہلے ہی خدا نے فرما دیا۔ یہ چھوٹی عمر میں اسکے حضور واپس بُلا لیا جائیگا۔ یہ صبر و شکر آپ کا + بلکہ دوسروں کو صبر و شکر کی تعلیم کوئی سنگدلی کی وجہ سے نہیں تھی۔ نرم دلی کا تو یہ عالم ہے کہ آپ بچہ کی تکلیف دیکھ کر رات کو بھی نہیں سو سکتے۔ یہاں تک کہ اسکی بیماری میں خدمت کرتے خود بیمار ہوگئے۔ مگر جب وہ وفات پاتا ہے تو آپ خوش ہوتے ہیں کہ خدا کی امانت تھی خدا کے پاس پہنچ گئی۔ اور پھر اس سرور کا اثر آپ کے چہرۂ مبارک سے بھی ظاہر ہے اور آپ خط پر خط لکھ رہے ہیں اور تقریر پر تقریر کئے جا رہے ہیں۔ کہ خدا کا بڑا فضل بڑا احسان ہوا۔ تم لوگوں کو بھی شکر بجالانا چاہیئے + آپ کو اپنے بیٹے کی فکر نہیں پڑی بلکہ لوگوں کی فکر پڑی کہ شاید اسی راہ سے میرے مولیٰ کا جلال دُنیا پر ظاہر ہو + یہ درجہ محسن کا ہے +

ان تینوں مرتبوں کا ذکر اس آیت میں ہے :- لیس علی الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا۔ واٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت ثم اتقوا واحسنوا واللہ یحب المحسنین + پہلا درجہ اتقاء کا تو ایمان و عمل صالح ہے جو صابر متقی کی شان ہے۔ پھر تقوےٰ کریں۔ اور ایمان پر ثابت قدم ہوں۔ یہ شاکر متقی کا ذکر ہے۔ پھر تقوےٰ کریں اور احسان میں بڑھیں۔ یہ محسن متقی کی شان ہے اور اللہ محسنوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ اس جگہ پہلے دو درجوں کا نام نہیں۔ لیکن قرآن شریف کے دوسرے مقاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ محسن سے پہلے صابر و شاکر ہی کا درجہ ہے +

خدا تعالےٰ آپ لوگوں کو تینوں درجوں کا متقی بنائے۔ تقوےٰ کوئی آسان بات نہیں۔ کہنا تو آسان ہے پر کرنا مشکل۔ دیکھو تم وعدہ کر چکے ہو۔ دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ضروری ہے کہ اس پر ثابت قدم رہو۔ اور اعمال صالح میں ترقی کرو +

(باقی آیندہ)

لِلّٰہ الحمد ٹھکانے لگی محنت مری

اس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا موقعہ خوشی کا ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پہلے ردّ افترا اور بعد میں بنگال کی دلجوئی کو از حد پسند فرمایا۔ اور اپنی خاص دُعاؤں میں مجھے یاد کیا۔ اس کا اجر جزیل خدا تعالےٰ ہی انہیں عطا کرے۔ حضرت والا نے مجھے ارشاد کیا ہے کہ بالضرور انگریزی اور بنگلہ ترجمہ بنگال کی دلجوئی کا شائع کیا جاوے۔ اور اس میں اشد تاکید فرمائی انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے۔ بنگالی کا انتظام کر رہا ہوں۔ جو جلد نکل جاوے گا۔ میں نے یہ رسالہ دو ہزار چھاپا تھا۔ اس میں سے کوئی سولہ صد کے قریب مختلف شہروں میں بغرض تقسیم مفت جا چکا ہے۔ اب پانچ ہزار اردو کا آرڈر اور دیدیا ہے انگریزی اور بنگالی بھی اسی قدر شائع ہوگا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اس کار ثواب میں میرے ساتھ اور بھی شریک ہوں لیکن نشاط خاطر سے مجھے اطلاع دیں اور روپیہ برائے تقسیم مفت جو چاہے۔ مجھے محصولڈاک بھیجکر منگوا لے۔ ردّ افترا ابھی محصولڈاک بھیجنے پر بغرض تقسیم روانہ ہو سکتا ہے سخت ضرورت ہے کہ عیسائی سرکل میں ردّ افترا شائع کیا جاوے +

خواجہ کمال الدین وکیل۔ احمدیہ بلڈنگس۔ نولکھا لاہور

ادعیۃ الاحادیث

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے جناب قاضی اکمل صاحب کو کہ وہ ہمیشہ نہایت مفید رسالے تالیف کر کے شائع کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے اُن دُعاؤں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ جو احادیث میں آئی ہیں۔ ساتھ ہی ان کا اُردو میں ترجمہ بھی کر دیا ہے۔ یہ کتاب نہایت عجیب نعمت ہے ہر مسلمان کو چاہیئے اسے خرید کرے۔ دعاؤں کو یاد کرے اور کتاب کسی اور کو دیدے۔ یہ کتاب دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہے اور اس کی قیمت ۱/ ہے +

شیخ سنوسی اور ظہور حضرت امام مہدی آخر الزمان

یہ رسالہ ہندوستان کے مشہور لٹریری صوفی خواجہ حسن نظامی صاحب کی تازہ تصنیف ہے۔ اس میں جناب خواجہ صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ شاہ انگلستان بمعہ قوم انگریز مسلمان ہونے والے ہیں۔ اور مہدی کا ظہور جلد ہونے والا ہے اور خبر کی بناء اُن بزرگ صوفیاء کے اقوال پر ہے۔ جو انہیں سفر بلاد اسلامی کے دوران میں ملی + قیمت رسالہ ۴/ علاوہ محصولڈاک ہے۔ اور ملنے کا پتہ دفتر رسالہ نظام المشائخ دہلی ہے + مہدی تو آچکا ہے۔ مگر ممکن ہو ظہور سے مراد کچھ اور ہو۔ اس پر مفصل انشاء اللہ پھر کبھی بدر میں لکھا جائے گا +

ضروری بات۔ ادعیۃ الاحادیث کی تینوں جلدوں کے واسطے ۳۰/ کے ٹکٹ آنے چاہئیں زائد وی پی منگوائیں +

افغانستان میں احمدیت

افغانستان کے علاقہ سے ہر سال احمدی برادران آتے ہیں۔ ان کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہے جو صاحبان آتے ہیں وہ اَوروں کے نام کی درخواست بیعت لے آتے ہیں۔ جو خود نہیں آسکتے۔ اس سال جو فہرست آئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے +

عبدالرحیم خاں ولد عمرا خاں۔ خواجہ محمد + پیر محمد + محمد عارف عبدالمجید خان ولد ” عبدالغنی + عبدالواحد ثانی + عبدالحکیم خان ” ” میر محبوب + محمد علی + محمد اسحٰق محمد جلال + سید جلال۔ ملاں سید محمد + عبدالرحمٰن + محمد جا[illegible] محمد نادر خان + میر افضل۔ محمد احسن + میراں جان۔ میر بحرالدین سید عرب + عبدالجبار خان حبیب اللہ خاں + محمد نعیم + شمس الدین خاں + عبدالواحد خاں + ثانی عبدالمجید خاں + میر احمد خان + غلام محی الدین + عبدالرحمٰن + عبدالحلیم +

ضرورت ملازم

ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ جو زمینوں کا کام جانتا ہو۔ اور انتظامی معاملات کا خاص تجربہ رکھتا ہو۔ حساب اُردو لکھنے پڑھنے سے واقف ہو۔ جوان۔ محنتی۔ دیانتدار چلنے پھرنے والا ہو + خط و کتابت م۔م معرفت قاضی اکمل صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور +

اصلی سلاجیت گلگتی

یہ مومیائی جو ہمارے ایک معزز متعہد بھائی گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں۔ جسم کی تمام طاقتوں کے واسطے عجیب گُن رکھتی ہے۔ یہ ایک مفرح دوائی ہے۔ بیدک اور طب کی کتابیں اس اکسیر کی تعریف سے بھری پڑی ہیں۔ جریان منی۔ کمی قوت۔ سانس بلغم بواسیر۔ فساد خون۔ درد کمر۔ کثرت پیشاب۔ جوڑوں کے درد۔ پیٹ کے کیڑے سب بیماریوں کو دور کرتی ہے تمام اعضاء کو قوت دیتی ہے۔ آپ خود کتابیں پڑھ کر دیکھ لیں قیمت فی تولہ اصلی ایک روپیہ تا ۳۱ جنوری تک ۱۲/ - بدر ایجنسی - قادیان

ست بچن

الحمد للہ - پھر تصنیف لطیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام یعنی ست بچن چھپکر شائع ہوگیا۔ یہ کتاب تین چار سال سے بالکل ختم ہو چکی ہوئی تھی۔ چونکہ اکثر احباب کو اسکی تڑپ اور انتظار تھی کہ کب چھپکر شائع ہوگی۔ خدا کے فضل سے اب حضرت صاحبزادہ صاحب میرزا میاں محمود احمد صاحب نے چھپوایا ہے۔ جو اسکے طالب ہیں انکو مژدہ ہو۔ جلد منگوا کر مطالعہ فرماویں۔ یہ کتاب خصوصیت سے سکھ مذہب کی حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمایاں کاموں سے ہے۔ کاغذ۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ قیمت ۱۱/ صفحات حجم ۱۷۶ + ملنے کا پتہ محمد یامین تاجر کتب و مہتمم کتبخانہ حضرت اقدس - قادیان - گورداسپور

یک صد روپیہ

ایام جلسہ میں کوئی صاحب دفتر محاسب میں اپنے چندوں کے درمیان ایک نوٹ مبلغ یک صد روپیہ کا دو ٹکڑوں میں دے گئے ہیں۔ کلرک بسبب کثرت کام ہر دو ٹکڑوں کے نمبر ملانے سے [illegible] قاصر رہا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ لہذا احباب اپنی اپنی جگہ غور کریں۔ جو جو صاحب اپنے چندوں کے درمیان سو روپے کے نوٹ کے ٹکڑے دے گئے ہیں۔ وہ اپنے ہاں کے باقی نوٹوں کو بغور دیکھیں۔ ایک ٹکڑے کا

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ؓ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہیں روزانہ درس قرآن شریف ہوتا ہے۔ اہلبیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیریت ہین۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اڑھائی ماہ کی رخصت پر قادیان آگئے ہین حضرۃ میر ناصر نواب صاحب ہمین تشریف فرما ہین اور دور الضعفاء بنانے کی کوشش مین ہین احباب سے کافی چندے کے منتظر ہین مدرسہ تعلیم الاسلام و مدرسہ احمدیہ ۵ جنوری کو کھل گئے ہین طلبائے مدرسہ کی ٹیم ٹورنمنٹ پر گوردا سپور گئی ہے ہمارے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مولوی صدر الدین صاحب کے والد ماجد فوت ہو گئے ہین۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطاء کرے آج ۹ جنوری کو یہان خوب بارش ہو رہی ہے۔ منشی سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہان اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطاء فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؓ نے نام عطاء اللہ رکھا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ مولود مسعود کے لئے صلاحیت۔ تندرستی اور طوالت عمر کی دعا کرین ؛

بٹالہ قادیان روڈ

بٹالہ سے قادیان تک خام سڑک پر جو تکلیف مسافرون کو اٹھانی پڑتی ہے اسکے متعلق بعض احباب کہا کرتے ہین کہ کلکتہ سے بٹالہ تک سفر کی اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی بٹالہ سے قادیان تک ہے اس کے متعلق کئی دفعہ اخبار مین لکھا جا چکا ہے۔ اور حکام کو اسطرف توجہ دیجا چکی ہے۔ مگر حال مین ضلع کے نیک دل اور بیدار مغز حکام بالخصوص میجر ایلیٹ صاحب کو اس طرف توجہ دلانے کے واسطے معزز ہمعصر الحکم نے ایک آرٹیکل لکھا ہے جس کی ہم بڑے زور سے تائید کرتے ہین اور انشاء اللہ اگلے اشیو مین اس تحریک کی پوری نقل کرکے اخبار حکام بالا دست کی خدمت مین ارسال کیا جاویگا ؛

المطلوب ۱۱

مسمی جیون۔ قوم نجار۔ عمر ۲۲ سال۔ شکل شباب۔ عمدہ صحیح و سالم۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے ساکن موضع گھنونکے۔ ڈاکخانہ ستراہ ضلع سیالکوٹ۔ کام سبب خراس۔ معمار۔ نکاح کا خواہان ہے ؛

چٹین ملاحظہ فرماوین

پتون کی چٹین نئی چھاپی گئی ہین۔ سب صاحبان اپنی اپنی چٹ کو بغور ملاحظہ فرماوین اور اگر کوئی غلطی ہو تو مطلع کریں ؛

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کی خبرین بدستور قریباً بند ہین۔ اٹلی سواحل پر قابض ہے اور کچھ اندرونے تک بھی پہونچ چکی ہے لیکن طرابلس کا لینا جیسا آسان اس نے سمجھا تھا ویسا آسان ثابت نہین ہوا۔ آخری تار جو آیا ہے وہ یہ ہے کہ ترکی و اٹلی نے شرائط کا فیصلہ کر لیا ہے اور جنگ قریب الاختتام ہے۔ اس خبر کی تفصیل ہنوز نہیں کھلی ؛

ایران مین مسلمانون کا سخت کشت و خون ہو رہا ہے روسی فوجین بھری پڑی ہین جن کا نکلنا اب کار سے وارد۔ جو قتل ہوتے ہین ان مین زیادہ تر مذہبی پیشوا ہین۔ آجکل مسلمانون مین نہ شیعون کو امن ہے نہ خارجیون کو اور نہ سنیون کو۔ سب پر ایک ہی چھرا چل رہا ہے۔ اللہ امان دیوے ؛

چینی جھگڑا۔ و فساد کے بعد جمہوری سلطنت قائم ہوئی اور سن یات سین وہان کا پریسیڈنٹ مقرر ہوا ؛

آئرلینڈ کے ہوم رول پر انگلستان مین جنگ شروع ہو گئی تقریرون کی جنگ۔ انگلستان مین پارچہ بافی کے ملازمون کو مرض سٹرائک لاحق ہو گیا ہے۔ ہزارون بیکار پھرتے ہین یہ بھی من جملہ فرنگی امراض کے ایک ہے۔ امریکہ کی پریسیڈنٹی کے انتخاب کا وقت قریب آیا۔ روسولٹ پھر امیدوار بنا ہے۔ کیون ایک لائق آدمی کو عمر بھر کے واسطے پریسیڈنٹ نہیں بنا دیتے کہ آئے دن کا جھگڑا ہی مٹ جاوے ؛ طلیطلہ مین مسلمانون اور اہل ہسپانیہ کے درمیان جنگ ہو رہی ہے ہر جگہ مسلمان قتل کئے جا رہے ہین اللہ ہی رحم کرے ؛ مسجد لنڈن کے واسطے بیگم صاحبہ بھوپال نے سات ہزار اشرفی عنایت کی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے ؛ یہ روایت بر گردن پرکاش ہے کہ دہرم پال نے ایڈیٹر لائل گزٹ سے مبلغ یک صد روپیہ وید دن کی مٹی خراب کرنے کے اقرار پر لیا ہے ؛ ایک ایسا آلہ طیار کیا گیا ہے جو جہازون کو غرق ہونے سے بچائیگا۔ مگر جنہون نے غرق ہونا ہے وہ پھر بھی ہوتے ہی رہینگے ؛ بنگالی دماغ سڈیشن کیڑے سے ہنوز فارغ نہین ہوا۔ ایک بنگالی انہین دنون مین جب کہ حضور ملک معظم کلکتہ مین تشریف رکھتے تھے ایک مغویانہ پمفلٹ تقسیم کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا ؛ ایک لڑکی جو نیان سے اغوا کی گئی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد آریہ سماج وچھو والی مین جب اس کا بیاہ کسی سے کیا جا رہا تھا۔ پولیس نے پکڑ لی مقدمہ چل رہا ہے ؛ ریلوے کے صاحب بہادر نے حکم دیا ہے۔ کہ اہل ہند کو نیٹو نہ لکھا جاوے۔ انڈین لکھا جاوے ؛ تعطیل جمعہ کا میموریل کو بادشاہ کے حضور پیش ہونے سے اس بناء پر روکا گیا تھا کہ یونیورسٹی کے چارٹر کے ملنے مین فرق نہ آوے مگر مسلمانون کی قسمت ہی کچھ ایسی ہے کہ تعطیل کا معاملہ پیش نہ ہوا اور چارٹر سر دست مل نہ سکا ؛ اڈیسن نے ایک نئی ایجاد کی ہے کہ دھات کے کاغذ بنا کرین گے ؛ مسافر آگرہ لکھتا ہے اگر کوئی شخص ارتکاب جرم کرنے کے بعد سزا سے بچنا چاہے تو اس کے لئے منجملہ دیگر ذرائع کے ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ بپتسمہ لیکر مشن کے احاطہ مین داخل ہو جاوے پھر پادری صاحب معاملہ کو خود سنبھال لین گے۔ ہمین یہ فقرہ پڑھ کر خیال ہوا۔ کہ یہ سنبھالنا شاید کفارہ سے ہو گا۔ مگر جو مسافر نے مثال دی ہے وہ کفارہ سے بچنے کی نہین بلکہ کسی ناجائز ذریعہ کے اظہار سے ہے۔ تاہم صرف ایک مثال سے کوئی بات بپایۂ ثبوت نہین پہنچ سکتی۔ مسافر اگر اس معاملہ مین سچا ہے تو اسے بہت سی مثالین پیش کرنی چاہئین ؛ دہلی پایہ تخت ہونے کے سبب ولایتی ڈاک براہ کراچی آیا کرے گی ؛ دہلی مین فوائد اہل ہند کو مد نظر رکھ کر ایک نیا اخبار نکالنے کی تجویز ہے ؛ جرمن مین ایک نئی توپ بنائی گئی ہے جو پہلی توپون سے بھی زبردست ہے۔ شامت ایشیاء اور افریقہ جو خالی ہاتھ بیٹھا ہے ؛ دہلی دربار کے موقعہ پر ۶۳ ۷ ۱۱ فوجداری قیدی رہا ہوئے ؛

اطلاع اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف شائع نہیں ہو سکا ؛

رسید زر

مورخہ ۱۸ - نومبر ۱۹۱۱ء

قاضی فضل الٰہی صاحب ۱۹ للعہ عبد الوہاب صاحب ۳۷۹ للعہ محمد یعقوب محمد یحییٰ صاحب ۲۷ عہ منشی انوار حسین صاحب ۳۷ للعہ میاں عمر الدین صاحب ۸۳ للعہ سکرٹری انجمن خادم الاسلام صاحب ۸۵ للعہ محمد اشرف بیگ صاحب ۸ للعہ سید امیر علی شاہ صاحب ۱۴۱ للعہ منشی عبد الرزاق صاحب ۱۶ للعہ منشی عبد العزیز صاحب ۲۸۳ عہ

مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۱ء

منشی غلام رسول صاحب ۱۴ عہ بابو محمد عثمان صاحب ۱۴۱ ۲۳ للعہ

مورخہ ۲۰ - نومبر ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر حسن علی صاحب ۲۴۳۳ للعہ مولوی محمد امین صاحب ۲۸ عہ چودھری محمد سرفراز خان صاحب ۱۷۹ صہ خریدار نمبر ۴۰۴ للعہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۱۴ للعہ

کتب بدر ایجنسی

رعایتی قیمت کتب

یہ رعایت ۲۰ جنوری تک رہیگی

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
براہین احمدیہ ہر چہار حصہ مجلد	۵ر	۴ر۱۲
درثمین اردو بے جلد	۳ر	۰۲ر
درثمین فارسی "	۵ر	۴ر
فتاوے احمدیہ ۔ ہر سہ جلد مکمل ۔ حضرۃ اقدس نے اپنی زندگی مین جن مسائل پر فتوے دئے تھے وہ تمام یکجا جمع کئے گئے مین	۱۲	۸
درثمین اردو مجلد	۴ر	۰۳ر
درثمین فارسی مجلد	۶ر	۴ر
درثمین فارسی اردو مکمل مجلد	۹ر	۸ر
مضمون بر غلامی ۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے	۸ر	۳ر
مضمون بر عصمت انبیاء مولوی محمد علی صاحب	۱۰ر	۷ر

ہندوستان سے باہر رہنے والے دوستون کے واسطے یہ رعایت ۱۵ فروری تک رہیگی لیکن ان کیطرف سے پوری قیمت بمعہ محصولڈاک آرڈر کے ساتھ آنی چاہیئے ؛

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۲۰ جنوری تک نصف کر دی گئی ہے

نام کتاب	اصلی قیمت	رعایتی
اربعین اردو	۵ر	۰۲ر
مکتوبات احمدیہ	۱ر	۴ر
سلک مرواریہ حصہ اول	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ ر	۸ر
پارہ " ۲۹	عہ ر	۸ر
مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر
اسماء الحسنیٰ	۵ر	۰۳ر
موعظۃ الحسنیٰ	۲ر	۱ر
سلک مرواریہ حصہ دوم	۴ر	۲ر
تفسیر القرآن پارہ ۲۸	عہ ر	۸ر
"	"	"
مجربات نور الدین حصہ دوم	۱۰ر	۵ر

مفصلہ ذیل کتب اصلی قیمت پر دی جائینگی

مباحثہ مونگھیر ۴ر ۔ تصدیق کلام ربانی ۸ر ۔ عبرت ۴ر ۔ ثنائی ہرزہ درائی ۰۲ر چودھوین صدی کا یہودی ۰۲ر ۔ ثنائی فرار ۔ ۰۳ر ۔ واقعات بھاگلپور ۴ر علمائے خلف ۔ ۸ر ۔ ثنائی چکر ۰ر ۔ نور دل ۰ر ۔ حق کا پرچار ۴ر یسیاہ نبی کی پیشینگوئی ۰ر ۔ بائبل کا پرچار ۱۰ر ۔ اسلام کا گر نجات کی حقیقت ار نیر اسلام ۔ مولفہ شیخ رحیم بخش صاحب ۔ نو مسلم واعظ ۔ .. .. ۔ ۰۵ر محمد رسول اللہ ۔ بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" ۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم " ۱۰ر اسلام کی پہلی کتاب ۔ ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے ۰۴ر

قصیدہ مہدویہ ۔ حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی

امام الدین صاحب آف گولیکی ضلع گجرات پنجاب ۔ .. .. .. ۔

احمدی پاکٹ بک ۔ مولفہ سید عبد الحی عرب ۔ مولوی فاضل ۔ ہر دو حصہ ۔ ۴ر

عربی بول چال ۔ " " ۔ اردو عربی ۔ عربی بولی سیکھنے کے لئے نہایت مفید ۲ر

چولہ گورو بابا نانک صاحب ۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونیکا ثبوت ۔ .. .. ار

لکچر مہر سنگھ ۔ ماسٹر عبد الرحمن صاحب کا لکچر ۔ باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے پر ۔ .. ..

حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۔ اردو ۔ .. .. .. ار

نغمۂ اکمل ۔ اردو نظم ۔ از قاضی اکمل صاحب عاشقانہ نظم سلسلہ کی خدمت مین ۔ ۰۲ر

رد افتراء ۔ مصنفہ خواجہ صاحب ۔ ایک عیسائی پادری کے جواب مین محصولڈاک آنے پر مفت

تحفۃ العرب ۔ عربی ۔ عرب عبد الحی کی تصنیف ۔ ائمہ سلف کے عقائد مسیح کی وفات ۔ قرآنی اور احادیثی دلائل ۔ ۳ر

سنت احمدیہ ۔ نماز روزے کے فقہی مسائل کا آیات و احادیث سے بیان ۔ ۴ر

عقائد احمدیہ ۔ اردو ۔ احمدی اور غیر احمدی کے عقائد ۔ آیات و احادیث سے احمدیت کے دلائل ۲ر

ثنائی چکر ۔ اردو ۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی خدمت و مرمت ۔ ۲ر

احسن القصص ۔ اردو ۔ سورۃ یوسف کا ترجمہ معہ تفسیر مصنفہ اکمل صاحب ۔ .. ۰۲ر

سفر نامۂ ناصر ۔ اردو نظم ۔ از حضرت میر ناصر نواب صاحب ۔ ۳ر

شدھی کی آندھی ۔ اردو ۔ میر قاسم علی صاحب ۔ رد آریہ ۔ ۶ر

گلدستۂ حمد ۔ نظم حضرت میر صاحب ۔ .. .. .. ار

سری نہ کلنک اوتار درشن ۔ اردو ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کرشن اوتار ہونے کا ثبوت ۔ ہندو کتابون سے ۔ ۸ر

فتح دین ۔ پنجابی نظم ۔ وفات مسیح کے ثبوت مین ۔ ۳ر

کرشن لیلا ۔ ایک ہندی نظم ۔ لیکھرام کی ہلاکت اور کرشن اوتار کی صداقت پر ۔ ار

مورکھ سیدھ ۔ پنجابی نظم ۔ سلسلہ کی صداقت مین ۔ .. .. ار

الاستخلاف ۔ آیات قرآنی ۔ شیعہ کے تمام اعتراضون کا جواب ۔ ۴ر

القول الصحیح فی تصدیق المسیح ۔ اردو نظم ۔ سلسلہ کی تائید مین .. .. ار

نظم مستورات ۔ پنجابی نظم ۔ عورتون اور بچون کے لئے سلسلہ کی تائید مین مفید ہے ۰ر

شہادت آسمانی حصہ اول ۔ ایک سخت مخالف کی کتاب فضل رحمانی کا جواب ۔ .. ۰۵ر

" " " حصہ دوم ۔ " " " " " .. ۲ر

معیار الصادقین ۔ راستبازون کی پہچان کے اصول مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت ۔ ۳ر

کامن احمدی ۔ الہ داد خان صاحب والے پنجابی نظم سلسلہ کی تعلیم مین نہایت مفید ۰ر

کامن احمدی ۔ مولوی غلام رسول صاحب والا " " " " .. ..

صحیفۂ آصفیہ ۔ اردو ۔ تحفہ نظام حیدر آباد دکن بالقا کے لئے تبلیغ ۔ .. ۳ر

کتاب الصیام ۔ روزون کے متعلق تمام احکام اور انکی [illegible] ۔ .. .. [illegible]

اسوۂ حسنہ ۔ لکچر خواجہ کمال الدین صاحب ۔ ۸ر

نور القرآن ۔ حصہ اول ۔ رد عیسائی و آریہ ۲ر

" حصہ دوم ۔ " " " ۴ر

دینیات کا پہلا رسالہ ۔ .. .. .. ار

رویائے صالحہ ۔ مسیح موعود کے لئے جو نشانات ضروری ہین ۔ ان کا ذکر ۔ .. ۴ر

فہرست مبائعین

(نو مریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

حاجی امام الدین صاحب - دیہہ ۲۹ ڈاکخانہ راویتانی ملک سندھ
چودھری لال خان صاحب نمبردار حکیم پور ڈاکخانہ کھمن وال گجرات
پیر محمد یوسف شاہ صاحب معرفت یار محمد ... ن صاحب تحصیل کشتوار
منشی برکت علی صاحب کلرک پلٹن نمبر ۵ د - ہوک رائفل
سلیمان صاحب بہرہ - جناب فنجی صاحب بہادر کپتان
نورالدین صاحب - جعفر آباد - رعیہ سیالکوٹ
اہلیہ مبارک علی صاحب - نائب مدرس اردو سکول چاند اما لاک متوسط
پسر " " " " " "
محی الدین صاحب - کھرک جانان متصل بھینی تحصیل گوہانہ رہتک
اہلیہ محمد خان صاحب - سگنیلر - قصور
احمد الدین صاحب ملازم پولیس - لدھیانہ
دولت خان صاحب - شرد عہ ضلع ہوشیار پور
مشہود الحق صاحب - سب انسپکٹر تھانہ شاہ کنڈ ضلع بھاگلپور
اہلیہ " " " " " "
عاطقہ خوشدامن " " " "
برکت بی بی اہلیہ مستری نظام الدین صاحب جانگریاں ڈاکخانہ پھلور
منشی امام الدین صاحب سب اورسیر - سمندری ضلع لائل پور
اللہ دتا صاحب - تحصیلدار دوکان شیخ امراء الدین صاحب
ودوست محمد - لائل پور - والیہ دتا بھنے -
لکھو صاحب - ... - ضلع فیروز پور
نامدار صاحب - گھٹالیاں - پسرور - سیالکوٹ
حاکم صاحب معہ اہلیہ حاکم بی بی " "
نظام الدین صاحب معرفت اکبر علی صاحب - داتہ زیدکا ستراہ سیالکوٹ
شاہ دین صاحب " " " "
بہاول صاحب " " " "
مساۃ نعمت صاحبہ دختر احمد دین صاحب - چک ... ہزارات
اہلیہ نعمت صاحب " " " "
جنت دختر حافظ محمد صاحب " " "
عبداللہ وکرم دین صاحب معہ اہلیہ " " "
احمد دین صاحب والٰہی بخش صاحب چوہان موضع کلاں گجرات
گاکا صاحب دختر و اہلیہ معرفت رحیم بخش صاحب عرائض نویس
رعیہ سیالکوٹ
بادشاہ گل صاحب خوجہ ... - ایم بی ہائی سکول پشاور
بیمنورد ارصہ معرفت امام الدین صاحب کشمیری مونگ گجرات

مولا بخش صاحب - گھٹالیان - پسرور - سیالکوٹ
محمد علی صاحب - " " "
چودھری فتح دین صاحب لادیان ڈاکخانہ تھلتیہ ڈاکخانہ پہلور سیالکوٹ
چودھری رکن الدین صاحب " " " "
چودھری الٰہی بخش صاحب " " " "
چودھری فوج دین صاحب " " " "
الٰہی بخش صاحب معہ عیال " " " "
نور بخش صاحب " " " "
محمد بخش صاحب - شیخوپورہ - گوجرات
سردار خان صاحب - پاگووال - تحصیل ضلع سیالکوٹ
مہرداد صاحب " " " "
چودھری نواب صاحب " " " "
چودھری کریم بخش صاحب لادیاں گجراں ڈاکخانہ تہلتیہ جالندھر
دین محمد صاحب " " " "
نور محمد صاحب " " " "
نبی بخش صاحب - مدیار صابو تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
غلام رسول صاحب " " " "
فضل صاحب " " " "
جلال الدین صاحب " " " "
غلام حیدر صاحب " " " "
حسین صاحب - گھٹالیان - پسرور سیالکوٹ
مہند صاحب - " " "
فضل الدین چوکیدار - مگول - ضلع سیالکوٹ۔

الخطبة

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار تنخواہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں - مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ÷

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال زمیندار و ڈرانچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح - متقی اور شریف آدمی ہیں اور ان کی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں - جو صاحب پسند فرماویں - دفتر بدر میں اطلاع دیں ÷

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ÷

(۶) ایک احمدی نوجوان کنوارا غریب الطبع - قوم کا ارائین ضلع گجرات کا باشندہ ہے - عمر بیس سال - تنخواہ اٹھارہ روپے ماہوار اور ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم - نکاح کا خواہاں ہے - اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈیٹرزی اسسٹنٹ جہلم سے خط وکتابت کریں ÷

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج احمدی دیندار ہے عمر ۱۸ سال - خواندہ - اصل وطن چکوال ضلع جہلم - اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے - مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت ہو۔
محمد امین - نصف کریم - کالج سٹریٹ کلکتہ۔

(۸) ایک سگے زئی شریف لڑکی عمر ۱۶ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے ایک شریف نوجوان خواندہ احمدی کی ضرورت ہے - خط وکتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو - خط کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنے چاہئیں ÷

(۱۰) ہمارے ایک مرزا احمدی دوست جو بنگال میں معزز عہدہ پر ممتاز ہیں - اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال - نوشت وخواند سے ماہر وبصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں - جو کم ازکم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو - درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ مہر کے ٹکٹ آنی چاہئیں ÷

(بدر پریس میں چھپا)

ایڈیٹوریل

جلسہ سالانہ جلسہ اللہ تعالےٰ کے تفضل و کرم سے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہُوا۔ اسی کی رپورٹ سے زیادہ تر یہ اخبار پُر ہُوا ہے۔ اگر احباب جلسہ کے متعلق اپنے اپنے تجارب اور مفید تجاویز سے مطلع فرماویں تو وقتاً فوقتاً درج اخبار ہو کر سال آیندہ کے جلسہ کو اور بھی با رونق اور کامیاب کرنے کا موجب ہو سکیں گی ٭

مسیح ہند میں بھارت ایک نیا اخبار ہے جو کہ جالندھر شہر سے نکلتا ہی اس کے ایڈیٹر محنت سے دلچسپ مضامین درج کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نمبر ۲ میں اُنہوں نے ایک مضمون میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان میں آئے تھے اور انہوں نے کرشن کی تعلیم سے فائدہ اُٹھایا۔ اس پر انہوں نے یورپ مین محققین کی سندات بھی پیش کی ہیں۔ یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کہ ایسا ہُوا ہو۔ کرشن بھی خدا تعالےٰ کے ایک نبی تھے۔ اور انبیاء دیگر انبیاء کے کلام سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ حال میں امریکہ میں ایک نئی انجیل بنام ایکویرین گاسپل شائع ہوئی ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ مسیح ہندوستان اور دیگر ممالک میں ایک عرصہ پھرتے رہے۔ باوا نانک صاحب کی طرح حضرت مسیح علیہ السّلام بھی ایک بڑے سیاح تھے ٭

حق کی مخالفت نکرو ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ سُنا ہے کہ بعض معزز بہنوں نے سکینۃ النساء کو تعدد ازدواج پر مضمون لکھنے کے سبب سے نشانہ ملامت بنایا ہے شریعت نے جس امر کو جائز رکھا ہے اس کی مخالفت کرنا کیسا ہے۔ معزز بہنیں خود ہی سوچ لیں۔ سکینۃ النساء نے جو کچھ لکھا ہے وہ حق ہے اور کلام الٰہی پر مبنی ہے اور اس مضمون کے واسطے وہ قابلِ شکریہ ہیں ٭

اس ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ اُس مضمون میں کاتب نے ایک جگہ برائے مونث کے مذکر کا صیغہ غلطی سے استعمال کیا ہے۔ مسودہ میں صاف مونث کا صیغہ ہے مگر لکھنے وقت شائد کاتب نے حالتِ محویت میں اپنے ہی مناسب حال صیغہ لکھ دیا۔ اور پروف ریڈر کی نظر سے بھی یہ غلطی چوک گئی جس کا افسوس ہے ٭

احمدیہ کلب اس بات کا معلوم کرنا مسرت افزا ہے کہ لاہور کے احمدی برادران نے ایک دعوت کا جلسہ کیا۔ جس پر سب نے خفیف رقم حصہ رسدی کے مطابق ادا کی۔ رل کر کھانا کھایا۔ اور بعد میں معزز دوستوں نے تقریریں کیں۔ ہمارے خیال میں یہ تجویز بہت مبارک ہے اور ایسے جلسے ہمیشہ ہوتے رہنے چاہئیں۔ بلکہ اگر مستقل طور پر ایک کلب کی صورت میں ایک انسٹیٹیوشن قائم کیا جائے جس میں مسافر دوست بھی ٹھیر سکا کریں تو لاہور جیسے صدر مقام کے واسطے یہ تجویز ضرور مفید اور ہونہار ثابت ہوگی ٭

آپکے اختیار میں ہے اخبار پرکاش اس اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے جو کہ احباب لاہور نے ترمیم تقسیم بنگالہ کے متعلق حضرت اقدس مرزا صاحب کی پیشگوئی کے پورا ہونے پر شائع کیا ہے رقمطراز ہے کہ احمدیوں کے دماغ پر کوئی روئے یا ہنسے۔ ہم کہتے ہیں۔ مہاشہ صاحب۔ رونا یا ہنسنا ہر دو آپ کے اختیار میں ہیں۔ آپ چاہیں روئیں اور چاہیں ہنسیں۔ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم مغفور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے خبر پاکر آریاؤں کے متعلق متعدد پیشگوئیاں کیں تاکہ انہیں خدا تعالےٰ کی قادر مطلق اور علام الغیوب ہستی کا پتہ لگے۔ لیکھرام کا واقعہ آپ کو نہ بھولا ہے۔ نہ بھولے گا۔ اور نہ بھولنا چاہئے جب تک آپ آریہ رہیں۔ تب تک اُس کو بھولنا مناسب نہیں کیونکہ لیکھرام نے بالمقابل پیشگوئی کرنے کے بعد ثابت کر دیا ہے کہ فی زمانہ ویدوں پر ایمان ایک بے اثر اور بے کار چیز ہے۔ اور قرآن کا تابعدار ہمیشہ فتح پانے والا ہے۔ اور اگر خدا آپ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دے تب بھی اُسے بھولنا جائز نہیں کیونکہ وہی ایک نشان آپ کے لئے قبولیت اسلام کا ایک ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اُس کے علاوہ آریوں کے متعلق پچاس سالہ پیشگوئی اپنی صداقت کے مرکز کو کس سرعت کے ساتھ دوڑ رہی ہے خود آپکے کالم گواہ ہیں۔ ہاں بنگالہ کے متعلق بھی آپکے ہی کالم شاہد ہیں۔ اگر یاد نہو۔ تو ہم یاد دلاتے ہیں۔ آپ نے اس پیشگوئی کے وقت فروری ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں اور پھر ۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرکاش میں کیا لکھا تھا ٭

"تقسیم بنگال منسوخ ہو جائے گی" ناظرین اس نوٹ کی سُرخی کو دیکھ کر حیران ہونگے اور پوچھینگے کہ کیا مسٹر جان مارلے وزیر ہند نے کوئی تار بھیجا ہے کہ یہ تقسیم منسوخ کر دیجائیگی ہم ان کے جواب میں صرف اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے اپنے عمل سے کوئی ایسی امید نہیں دلائی۔ بلکہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو الہام ہُوا ہے کہ تقسیم بنگال کے متعلق لوگوں کی دلجوئی کی جائے گی۔ سوال پیدا ہوگا کہ جب بنگالی گورنمنٹ کی خدمت میں پروٹسٹ بھیج چکے۔ کوئی نہ سُنی گئی۔ جلسے کر چکے۔ تقریریں کر چکے۔ کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ بطور دھمکی کے وہ انگریزی اشیاء کا استعمال بھی قطعاً ناجائز قرار دے چکے پھر بھی کچھ نہ بنا تو مرزا صاحبؐ کے اس ڈھونگ سے کچھ بنجائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ مرزا صاحب کا الہام اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ اور یہ الہام نازل بھی صرف اس واسطے ہُوا ہے۔ کہ بنگالیوں میں بھی مرزا صاحب کا چرچا ہو جائے۔ مرزا صاحب کا اگر یہ منورتھ سدھ ہو جائے تو تعجب نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ کئی خوش اعتقاد بنگالی اس الہام کو درست مانکر خوش ہو جائیں لیکن اس سے زیادہ یہ کوئی وقعت نہیں رکھتا" ٭

"ہندوستان کی پولٹیکل امیدوں کا خاتمہ ہو گیا پچھلے منگل وار کو مسٹر ہربرٹ رابرٹس نے تقسیم بنگال کے سوال پر ترمیم پیش کی۔ مسٹر مارلے وزیر ہند نے سوال کو ازسرِنو چھیڑنے سے انکار کر دیا۔ وجہ جو دی ہے اس کو پڑھ کر تو ایک بچہ بھی ہنس دے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ گو تقسیم بنگال کی تجویز لوگوں کی خلاف مرضی پاس کیگئی ہے۔ لیکن چونکہ اب جوش کم ہو جانے لگا ہے اس لئے اس سوال کو میں چھیڑنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ملک کو اب آرام اور چین کی ضرورت ہے حیرت ہے کہ جب جوش کی وجہ دُور نہ ہوئی تو جوش کیسے ٹھنڈا پڑ جائے گا" "مسٹر مارلے کے جواب کے ساتھ ایک اور معاملہ کا تعلق ہے اور وہ مرزا غلام احمدؐ قادیانی کی پیشگوئی بابت بنگال ہے۔ اس جواب نے مرزا صاحبؐ کی پیشگوئی کو قطعی طور پر غلط ثابت کر دیا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مختصر حالات جلسہ سالانہ

کامیاب جلسہ

اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے کہ جلسہ سالانہ مطابق پروگرام ۲۶ دسمبر ۱۹۱۱ء دوپہر کو شروع ہوکر ۲۹ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بعد نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاے رخصتانہ کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پر پہنچا۔ ہر چہار روز مطلع صاف رہا۔ اور سب جلسے مسجد اقصےٰ میں ہوئے۔ مسجد کے کمرے اور صحن جلسوں کے واسطے بہت ہی موزون ثابت ہوئے مگر نماز کے وقت باوجود اس وسعت کے صحن کافی نہ ہوا حالانکہ بعض صفوف ایسی ایک دوسری کے قریب تھیں کہ ایک دوسرے کی پشت پر نمازیوں کو سجدہ ادا کرنا پڑا۔ اس واسطے قریب کے مکانات کے کوٹھوں پر چڑھ کر احباب نے نمازیں ادا کیں۔ یہ جلسہ بہت ہی کامیابی کا جلسہ تھا۔ کیا بلحاظ اُن نیک تاثیرات کے جو مفید اور موثر تقریروں اور وعظوں کے ذریعہ سے سامعین پر ہوئیں اور کیا بلحاظ وصولی چندہ کے اور کیا بلحاظ اُس انتظام کے جو احباب کے استقبال۔ مکان اور خوراک کے متعلق کیا گیا تھا +

آمد احباب

احباب کی آمد جلسہ سے بہت پہلے شروع ہوگئی تھی۔ مگر زیادہ تر آمد ۲۵ اور ۲۶ کی شام کو ہوئی۔ سرحد کی طرف سے بھی لوگ آئے۔ پشاور۔ ڈیرہ غازی خاں اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علاوہ علاقہ افغانستان سے۔ شمال سے کشمیر سے حاجی عمر ڈار صاحب بمعہ رفقاء۔ حیدر آباد دکن سے جناب غلام اکبر خاں صاحب وکیل۔ بمبئی سے برادر علی محمد صاحب۔ کلکتہ سے شیخ محکم الدین صاحب تاجر اور ایسا ہی دیگر دُور دُور کے مختلف مقامات سے کثیر التعداد احباب تشریف لائے۔ شاہ جہان پور۔ شاہ آباد۔ علیگڈھ۔ دہلی۔ سہارنپور منصوری۔ شملہ۔ لدھیانہ۔ ہوشیار پور۔ جالندھر۔ پٹیالہ نابھہ۔ فیروزپور۔ ملتان بہاولپور۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ دوالمیال۔ گجرات۔ پنڈدادنخان۔ بھیرہ۔ شاہ پور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ وزیر آباد۔ جموں۔ غرض ہر طرف سے احباب بکثرت آئے۔ صرف باہر سے آنے والے دوست جن کا انتظام رہائش وغیرہ صدر انجمن نے کیا۔ دو ہزار کے قریب تھے۔ اور وہ صاحبان ان کے علاوہ تھے جنہوں نے قادیان میں اپنی رہائش وغیرہ کا انتظام علیحدہ کیا۔ یا کسی دوست عزیز کے ہاں قیام ان کا تھا۔ کپورتھلہ سے بہت تھوڑے دوست آئے۔ حاجی پور سے حسب معمول کوئی نہ آیا۔ بوقت جلسہ سامعین کی تعداد عموماً تین ہزار کے قریب ہوتی تھی +

افتتاح جلسہ فتح محمد

۲۶ کی دوپہر کو قرآن شریف کی تلاوت کے ساتھ افتتاح جلسہ ہوا۔ کیونکہ سب سے پہلی تقریر جو ہمارے عزیز نوجوان دوست چوہدری فتح محمد صاحب۔ بی۔ اے متعلم ایم۔ اے کلاس علیگڈھ کالج کی قرآن شریف کی خوبیوں پر تھی اور ایک اعلےٰ درجہ کی عالمانہ تقریر تھی۔ اُس کو چوہدری صاحب موصوف نے قرآن شریف کے ساتھ شروع کیا۔ مگر افسوس ہے کہ جس وسعت کا مضمون تھا اس قدر وقت میں وسعت نہ تھی۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کے بے نظیر ہونے۔ عربی زبان کے بے مثل ہونے۔ اُس کے پر حکمت ہونے اس قانون کے مکمل ہونے اور دیگر اوصاف قرآن شریف پر مختصر ریمارکس کئے۔ کیا لطیف بات چوہدری صاحب موصوف نے فرمائی۔ کہ قرآن شریف کی خوبیاں ایسی نہیں کہ وہ صرف بحیثیت مجموعی قرآن کا معجزہ ہوں۔ بلکہ ہر ایک خوبی بجائے خود ایک مستقل نشان اس کی صداقت کا ہے۔ چوہدری صاحب نے قرآن شریف کی پُر معرفت فصاحت و بلاغت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے نوٹوں میں ایک عجیب انگریزی فقرہ لکھا ہے۔ جسے میں انگریزی میں ہی لکھ دینا پسند کرتا ہوں +

The Reading of the Book of God was a charmed circle which the Arabs avoided

اس کا مطلب یہ ہے کہ اہلِ عرب قرآن شریف کے پرزور کلام کی تاثیر کے ایسے قائل تھے اور اُن پر اس کا ایسا رعب پڑا ہوا تھا۔ کہ جہاں کہیں وہ پڑھا جاتا ہو۔ جہاں تک اُس کی آواز جا سکتی ہو۔ اُسے ایک جادو گر کا حلقۂ تسخیر یقین کر کے اُس سے بھاگتے تھے +

الحمد للہ

بعد نماز عصر حضرت میر صاحب ناصر نواب نے الحمد پر ایک مضمون پڑھا جس کے لکھنے میں ان پر خاص نصرت الٰہی کا اظہار ہو رہا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے جو نعمتیں انسان کو دی ہیں۔ اور پھر وہ نعمتیں جو اہلِ اسلام کو عطا ہوئی ہیں۔ اور بالخصوص جماعت احمدیہ جن سے متمتع ہو رہی ہے ان کا ذکر نہایت عمدگی سے کیا اور ہر ایک نعمت کے ذکر کے بعد الحمد کے لفظ کو دُہرانا ایک خاص لطف پیدا کرنے والا ہوا۔ الحمد کے مضمون کے ملحق حضرت موصوف نے اپنی جماعت کو نہایت ضروری نصائح سے متمتع کیا جو ممکن ہے کہ الحق مُرّ کا درجہ رکھتی ہوں۔ مگر ناناجان کے مُنہ سے وہ ہر طرح زیبا اور پُراثر تھیں۔ بعد اس مضمون کے جناب میر صاحب نے اپنی ایک نظم سنائی +

حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

ہمارے مکرم معظم مخدوم فخر علماء حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بہ سبب علالتِ طبع جلسہ پر تشریف نہیں لا سکے مگر جناب نے اپنے ایک خطبہ کا مضمون مختصر الفاظ میں لکھوا کر بھیجا تھا۔ کہ پڑھ دیا جائے۔ چونکہ حضرت موصوف نے وہ مضمون میرے نام بھیجا تھا۔ اس واسطے ناظمین جلسہ نے یہ فخر بھی اسی عاجز کو عطا فرمایا کہ میں وہ مضمون احباب کو پڑھ کر سناؤں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب نے اس مضمون کو انٹروڈیوس کرنے کے وقت حضرت سید صاحب موصوف کے واسطے احباب کو تحریک دعا کی۔ اس کے بعد عاجز راقم نے مضمون پڑھا جس سے احباب بہت ہی محظوظ ہوئے +

حضرت مولوی صاحب نے آیۃ کریمہ الیوم اکملت الخ سے استدلال کر کے حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کی صداقت کو نہایت خوبی سے ثابت کر دیا ہے اور احباب کو توجہ دلائی ہے کہ نہایت زور کے ساتھ سلسلہ کی صداقت کے اظہار میں کوشاں رہیں۔ سید صاحب موصوف انگریزی نہیں جانتے مگر ان کے مضمون کے درمیان ایک انگریزی فقرہ احباب کے خاص انبساط کا موجب ہوا۔ اور وہ یہ ہے۔

Try, try
try again.

درس قرآن شریف

بعد از نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے روزانہ درس قرآن شریف دیا۔ آپ نے وہی رکوع پڑھا جو روزانہ درس کی ترتیب میں آتا تھا۔ مگر کثرت احباب

ایک کن کہنے سے پیدا کردئے اس نے تمام
یہ چمن یہ باغ یہ بستاں یہ گل یہ پھول سب
ذرہ ذرہ مین نظر آتی ہیں اس کی طاقتین
حسینون کا حسن بخشا ہے اسی دلدار نے
ہر نگاہ فتنہ گر نے اس سے پائی ہے جلا
نور اس کا جلوہ گر ہے ہر در و دیوار میں
اس کی الفت نے بنایا ہے مکاں ہر نفس میں
بلبلین بھی سر پٹکتی ہیں اسی کی یاد میں
سرو بھی سرد قد رہتے اسی کے سامنے
سب حسینان جہان اسکے مقابل ہیچ ہیں
اب تو سمجھے کس کے پیچھے ہے مجھے یہ اضطرار
کس کی فرقت مین ہوا ہوں میں سراپا سوگوار
کس کے لعل لب نے چھینا سب شکیب و اصطبار
کس کے نازون نے بنایا ہے مجھے اپنا شکار
ہائے پر اس کے مقابل مین نہیں ہیں کوئی چیز
اسکی شان کو عقل انسانی سمجھ سکتی نہیں
وہ اگر خالق ہے ہیں ناچیز سی مخلوق ہوں
پاک ہے ہر قسم کی کمزوریون سے اس کی ذات
کہتے ہین پیاروں کا جو کچھ ہو وہ آتا ہے پسند

یہ زمین یہ آسماں یہ دورۂ لیل و نہار
کرتے ہین اس ماہرو کی قدرتون کو آشکار
ہر مکان و ہر زماں ہین جلوہ گاہ حسن یار
ہر گل و گلزار نے پائی اسی سے ہے بہار
ورنہ ہوتی بخت عاشق کی طرح تاریک و تار
ہے جہاں کے آئینہ مین منعکس تصویر یار
ہر دل دیندار اس کے رخ پہ ہوتا ہے نثار
گل بھی رہتے ہین اسی کی چاہ میں سینہ فگار
قمریان بھی ہین محبت مین اسی کی بیقرار
ساری دنیا سے نرالا ہے وہ میرا شہریار
یاد ہیں کس ماہرو کی ہوں میں رہتا اشکبار
ہجر مین کس کے تڑپتا رہتا ہوں لیل و نہار
کس کی دزدیدہ نگہ نے لے لیا میرا قرار
کس کے نخرہ نے کیا ہے مثل باراں اشکبار
وہ سراپا نور ہے لیکن ہوں میں تاریک و تار
ذرہ ذرہ پر ہے اسکو مالکانہ اقتدار
ہر گھڑی محتاج ہوں اسکا نشہ پروردگار
اور مجھ مین پائے جاتے ہیں نقائص صد ہزار
اس لئے جو کوئی اس کا ہو کرو تم اس سے پیار

رباعیات

حضرت سید حامد شاہ صاحب کی رباعیات مین سے اب کچھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

۱
علم بہتر ہے یا عمل بہتر | سب سے پہلے ہے اس کا حل بہتر
بے عمل عالم عامل جاہل | کون ان سے ہے آجکل بہتر

۲
علم گویا ہے اک زبان عمل | جس سے کہلتا ہے سب بیان عمل
علم کامل کو ہے عمل لازم | واقف اس سے ہے رازدان عمل

۳
علم سے جب نہیں عمل پیدا | فخر اور ناز اس پہ ہے بیجا
علم گر ہو تو پھر عمل بھی ہو | ایسے عالم پہ ہم تو ہیں شیدا

۴
عالم بے عمل تو ہے خستہ حال | جو بہ میدان نفس ہے پامال
ایسا عالم کہیں ہو کوئی ہو | ہر طرح سے ہے وہ شامت اعمال

۵
زیور علم جب عمل میں نہین | وہ عمل کب ہے قابل تحسین
ایسے عامل سے چاہئے پرہیز | جہل پر ہو جس کا مدار و یقین

۶
علم وہ جس مین ہو خدا کی شناخت | حق کی خاطر ہو غور اور پرداخت
ایسا عالم ہو جس مین خوف خدا | اس سے طرز عمل کرو دریافت

۷
نہیں جاہل مین خوبی تدبیر | مکر شیطان کا ہے وہ ہے نخچیر
اسکو حاصل نہین ہے حسن عمل | اسکی تو ہے بگڑ چکی تقدیر

۸
علم جس سے نہ ہو ادب حاصل | علم اور جہل مین جو ہے فاصل
ایسے عالم کو ایک جاہل پر | شرف کیا ہے کہ ہین اب فاضل
عالم باعمل ستارہ ہے | دور سے اس کا گو نظارہ ہے

* نور دین چشمۂ ہدایت ہے | جس نے علم و عمل سنوارا ہے
قادیان مین ہے چشمہ برکات | جس نے حاصل ہیں دین کے درجات
دین دنیا پہ گر مقدم ہو | کیوں نہ بن جائے پھر یہ بگڑی بات *

مرد باخدا

ہر اک مومن کو لازم ہے کہ مرد باخدا ہووے
ہر اک حالت مین مومن کا تعلق حق سے ہی قائم
اگر مشغول دنیا ہو نہ بھولے عاقبت ہرگز
اگر الفت ہو بی بی کی نتیجہ ہو رضا حق
محبت یا عداوت ہو غرض جو کچھ ہو للہ ہو
مطیع حق قوے سب ہوں خلاف حق نہ ہو کوئی
تمیز نیک و بد پیدا ہو ظاہر حق و باطل ہو
صراط مستقیم حق سے کب لغزش ہو قدمونکو
خدا کی جب اطاعت زیر تعلیم محمدؐ ہو
جسے حق سے محبت ہے محمدؐ اسکو پیارا ہے
فنا دنیا کو ہر دم ہے یہاں مت دل لگا غافل

یہ بے نفسی خود عمل مین بے ریا ہووے
نہ یہ اس سے جدا ہو نہ وہ اس سے جدا ہووے
مبارک ہو یہ شغل اسکو جو حق سے التجا ہووے
محبت مین پسر کی ہی وہی حق رونما ہووے
ہو خلوت یا کہ جلوت ہو خدا جلوہ نما ہووے
امانت یہ خدا کی ہین نہ ان مین کچھ خطا ہووے
دل طالب و حب غالب خدا کا اتقا ہووے
اگر یہ نفس ہیدا زیر فرمان خدا ہووے
تو پھر مومن بھلا کیون کر نہ محبوب خدا ہووے
محمدؐ جس کو پیارا ہے وہی حق مین فنا ہووے
تو اس دنیا سے عقبے لے کہ پھر تجھ کو بقا ہووے

اللہ کی عبادت

اللہ کی کیون لوگ عبادت نہیں کرتے
کیوں حمد خدا ان کی زباں پر نہیں آتی
کہلاتے مسلمان ہیں تو بن جائیں مسلمان
جس کلمہ کا اقرار یہ کرتے ہین زباں سے
دکھلائیں وہ جوہر کہ جو پہلون نے دکھائے
مسکینوں کے ہمدرد تو دکھیوں کے ہوں غمخوار
بیواؤں کے پرساں ہوں یتیموں کے محافظ
ہادی کو خدا نے تو کیا رحمت عالم
ہر وٹھوں کو مناتے تھے وہ بچھڑوں کو ملاتے
ہر نیکی مین بڑھ بڑھ کے وہ لیجاتے تھے بازی
مل جاتے تھے ہر ایک سے وہ نام خدا پر
گراں کے خزانے تھے زر صدق و صفا کو
جب خلق محمدؐ سے تھی اسلام کی رونق

ہر ایک سے کیون نیکی کی عادت نہین کرتے
اس ذات کی کیوں دل سے وہ عزت نہیں کرتے
کیوں حکم خدا کی یہ اطاعت نہیں .. کرتے
کیوں فعل سے اظہار صداقت نہین کرتے
کیوں پہلون کی یہ قدر اصالت نہین کرتے
بیماروں کی کیوں مل کے عیادت نہیں کرتے
حق ان کا ہے جو اس کی رعایت نہیں کرتے
مخلوق الہی پہ یہ رحمت .. نہین کرتے
کیون اپنوں سے یہ ان کی سی الفت نہیں کرتے
ہر خیر میں یہ ان کی سی سبقت نہین کرتے
کیون نام خدا کی ہیں وہ عظمت نہین کرتے
اس مال سے لینے کی یہ ہمت نہین کرتے
اس خلق سے کیون دین کی خدمت نہیں کرتے

ہم ان کے لئے حق سے دعا کرتے ہیں حامد
اسلام مین جو انس و محبت نہیں کرتے

* ٹریکٹ سیریز - تبلیغ کے واسطے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا نہائت مفید اور عجیب سلسلہ - دو رسالے چھپ کر طیار ہو چکے ہین - ۱ شرائط بیعت اور ۲ حضرت مرزا صاحب کا مذہب نظم اردو میں

کے درمیان ترقی کے لوگوں نے سمجھے ہیں۔ ایک وہ جو علیگڈھ میں ہے اس کے بانی سر سید انگریزی خوان نہ تھے۔ سر سید کے نائب محسن الملک بھی انگریزی خواں نہ تھے اور اب اُن کے جانشین نواب وقار الملک انگریزی خواں نہیں بلکہ یہ سب عربی خواں ہیں۔ اس جگہ کا سلسلہ احمدیہ جو ہے اس کے بانی بھی انگریزی خواں نہ تھے۔ اور نہ اب انکے خلیفہ انگریزی خواں ہیں +

طلبائے مدرسہ احمدیہ

اس کے بعد طلبائے مدرسہ عبدالرحمٰن پشاوری نے اردو میں۔ اور عبدالقدوس ہزاروی نے عربی زبان میں اپنے مضامین پڑھے۔ جن سے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لیاقت کا عمدہ نمونہ پیش ہُوا +

آداب جلسہ

اِس کے بعد عاجز راقم نے آداب جلسہ پر ایک تقریر کی۔ جس میں غرض جلسہ۔ نیت سفر جلسہ۔ دُعائے سفر۔ دعائے استخارہ شہر میں داخل ہونے کی دُعا۔ قادیان میں آکر کیا کرنا چاہیئے مرشد سے کس طرح ملنا چاہیئے۔ یہاں سے واپس جاکر ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ اِن سب باتوں پر مختصر ریمارکس تھے میرا ارادہ ہے کہ اگر خدا نے توفیق دی۔ تو اس کو علیحدہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا +

رپورٹ صدر انجمن

اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے سیکرٹری انجمن مذکور نے پڑھی۔ کہتے ہیں کہ رپورٹیں خشک ہُوا کرتی ہیں اور لوگ سُننا بھی گوارا نہیں کیا کرتے مگر مولوی صاحب نے رپورٹ کو ایسی طرز پر سُنایا۔ کہ وہ سامعین کیواسطے موجب دلچسپی ہوئی اور نیز ضروری اور مفید معلومات کا ذریعہ بنی۔ فرمایا۔ یہ رپورٹ سلسلہ کی زندگی کا ایک ورق ہے اِسے غور سے سُنیں۔ دوسری قوموں نے اور پہلو اختیار کر لئے ہیں۔ مگر تمہارے لئے دین کا پہلو خالی چھوڑا گیا ہے۔ ہر سال کمر ہمت از سرِ نو باندھو۔ ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن کی بُنیاد ڈالی گئی تھی۔ پہلے اس کی آمد اور خرچ پچیس ہزار روپے کے قریب تھا مگر سال گزشتہ کا آمد و خرچ ایک لاکھ چار ہزار روپے ہُوا ہے۔ یہ ترقی چھ سال کی ہے۔ اور اِسی سے سلسلہ کی ترقی کا ثبوت ملتا ہے۔ انجمن کی جائیداد اِس وقت غیر منقولہ ایک لاکھ بتّیس ۳۲ ہزار روپے اور منقولہ چھبیس ۲۶ ہزار ہے۔ اگر یہ ترقی نصرت الٰہی سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے +

صیغہ اشاعتِ اسلام کی آمد میں تین سال سے کمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خریداری رسالہ کی کم ہوگئی ہے۔ (یہاں مولوی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کے وہ الفاظ حضور کے اشتہار سے پڑھ کر سُنائے جن میں رسالہ ریویو کے واسطے دس ہزار خریدار کم از کم بنانے کے لئے حضور نے تاکید فرمائی تھی) آنحضرت کے حسن ظن کو سچّا کر دکھاؤ۔ چاہیے کہ ہر ایک شخص کم از کم چار خریدار بنائے۔ اور خریدار وہ ہوں جو قیمت پیشگی ادا کریں امیر ہو یا غریب سب کے واسطے ایک ہی قاعدہ متعلق قیمت پیشگی ہونا چاہیئے۔ ہائی اسکول نے مولوی صدر الدین صاحب کی مخلصانہ کوششوں سے بہت ترقی کی ہے۔ مولوی صاحب پہلے رخصت پر تھے۔ مگر چونکہ انہیں زیادہ رخصت مل نہ سکتی تھی۔ اِس واسطے بعد استصواب حضرت خلیفۃ المسیح انہوں نے آیندہ سرکاری ملازمت میں ترقی کے خیالات کو خیرباد کہہ کر استعفےٰ دیدیا ہے۔ اِس وقت مدرسہ ایسا نیک نام ہے کہ ۵۰ غیر احمدی اِس وقت بورڈر ہیں۔ مدرسہ احمدیہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی توجہ سے بہت ترقی کر رہا ہے۔ ایک سال میں ۲۹ سے ۶۸ لڑکوں کی تعداد ہوگئی ہے۔ لیکن ایسے لڑکوں کی تعداد بہت ہونی چاہیئے جو اپنے خرچ سے پڑہیں۔ بعض لوگ مقامی چندوں کا بوجھ اُس حصہ پر ڈال دیتے ہیں جو یہاں آنے چاہیئے۔ مقامی چندہ کے واسطے عمدہ تجویزیں وہ ہیں جو احباب سیالکوٹ اور احباب فیروز پور نے کی ہوئی ہیں۔ احباب سیالکوٹ کا یہ طریقہ ہے کہ انہوں نے ہر گھر میں ایک برتن رکھا ہُوا ہے جس میں صاحبہ خانہ گھر کے آدمیوں کے واسطے آٹا نکالنے کے وقت ایک مٹھی آٹا ڈالدیتی ہے۔ اِس سے گھر والوں کا نقصان نہیں اور انجمن کے واسطے مبلغ پچاس روپے ماہوار جمع ہو جاتے ہیں۔ فیروز پور کے دوستوں کا یہ طریقہ ہے کہ وہ بجائے دو پیسہ فی روپیہ کے اڑھائی پیسہ فی روپیہ احباب سے وصول کرتے ہیں اور نصف پیسہ مقامی ضروریات میں صرف کرتے ہیں +

نظم

بعد جمع نماز ظہر و عصر میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے پر درد لہجہ میں ایک نظم پڑھی۔ جس کا ایک حصہ اِسی اخبار میں دوسری جگہ درج کیا گیا ہے +

اپیل

اس کے بعد حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مشہور احمدی لیکچرار نے اپیل پیش کی۔ خواجہ صاحب موصوف نے قرآن شریف کی آیات۔ واذ قال موسیٰ لقومه اذكروا نعمة الله عليكم اذ انجٰكم من اٰل فرعون يسومونكم سوء العذاب ويذبحون ابناءكم ويستحيون نساءكم وفي ذالكم بلاء من ربكم عظيم۔ واذ تاذن ربكم لئن شكرتم لازيدنكم ولئن كفرتم ان عذابي لشديد۔ پڑھ کر فرمایا۔ تین ہزار برس ہوئے۔ جب جناب موسےٰ نے اپنی قوم کو اِس امر کی اطلاع دی تھی۔ کہ اِس نعمت الٰہی کا اگر تم شکر نہ کرو گے تو عذاب سخت آئے گا۔ یہ کوئی قصّے نہیں بلکہ خود مسلمانوں کو ان کی آیندہ آنے والی حالتوں کے متعلق سمجھایا گیا ہے۔ ہمارا امام بھی موسےٰ تھا۔ اِس کے مقابل بھی فراعین عیسائی اور فراعین آریہ اور فراعین دیگر اقوام کھڑے ہوئے۔ ان فراعین نے مسلمانوں کو دُکھ دیا۔ اور اپنی بد زبانی سے اور قسما قسم کی شرارتوں سے ذبح کیا۔ کن کو ؟ مسلمانوں کو۔ جو بہ سبب اپنی کمزوری کے مثل عورتوں اور بچّوں کے ہو رہے ہیں۔ اِس امام ذی شان نے تمہیں ان کے ہاتھوں سے بچایا۔ اِس کا شکریہ ادا کرنا تم پر ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ لوگوں کا ایمان تازہ کرنے آئے ہیں۔ ۱۳۰۰ سو برس قبل جو پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ گم شدہ ایمان کو دوبارہ زمین پر لانے والا آئیگا وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ تم نے اِس کی کیا قدر کی۔ تم اپنے مالوں کو اپنی جیب سے نکال کر خدا کے صندوقچے میں ڈالدو۔ لنگر جو مقروض ہے۔ اُس کے قرضے کو ادا کردو + اِس کے بعد چندہ شروع ہُوا۔ اور قریب ۱۲۰۰ نقد اور ۸۰۰ سو کے وعدے ہوئے یہ چندہ صرف لنگر کے قرضہ کی ادائیگی کے واسطے تھا دوسرے چندے جو دفتر محاسب میں جمع ہوتے رہے وہ الگ ہیں +

درس قرآن شریف

اس چندے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کا درس ہُوا +

۲۹- دسمبر ۱۹۱۱ء

آج پہلے طلبائے مدرسہ احمدیہ کی تقریریں ہوئیں۔ ان کے بعد مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے مدرسہ کے تمام امور پر ایک لمبی تقریر

کے سبب اُس میں ایک خاص رنگ پیدا ہُوا۔ فرمایا۔ جس طرح ایک شخص روزانہ اپنے گھر میں کھانا کھاتا ہے لیکن ایک مہمان کے آنے پر اُس کے کھانے میں ایک اور رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح میں بھی تمہاری خاطر اِس درس کے بیان کو کسی قدر بڑھاتا ہوں +

فرمایا۔ یہ قرآن شریف کی صفت ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ۔ زمانہ سائنس اور دیگر علوم میں کتنا ہی ترقی کرتا جائے کبھی ایسا نہ ہوگا کہ کوئی علم جدید قرآن شریف کی کسی بات کو غلط ثابت کر سکے۔ نہ پہلے ایسا ہُوا اور نہ آیندہ ایسا ہوگا +

۲۷ - دسمبر ۱۹۱۱ء

ایک نومسلم آج صبح شیخ غلام احمد صاحب نومسلم واعظ کا پُرجوش اور پُراثر لیکچر مسجد مبارک میں ہُوا +

ایک اور نومسلم آج سب سے اوّل شیخ عبدالقدیر صاحب نومسلم (لالہ چوہڑمل سابق سیکرٹری آریہ سماج) نے اپنے اسلام قبول کرنے کے دلائل بیان کئے اور تمام غیر مذاہب پر مدلل ریویو کیا۔ شیخ صاحب موصوف کا ذکر کسی پچھلے اخبار میں بھی آچکا ہے +

نظم ثاقب ان کے بعد جناب ثاقب صاحب مالیر کوٹلوی نے اپنی دلربا نظم سُنا کر احباب کو نہایت ہی خوش کیا۔ اس نظم میں علاوہ ان تمام خوبیوں کے جو ایک شاعرانہ مذاق والے آدمی کو خوش کر سکتی ہیں۔ ایک روحانی تاثیر تھی۔ جس نے بے اختیار احباب کے دل سے ثاقب صاحب موصوف کے واسطے نیک دُعا نکلوائی۔ یہ نظم انشاء اللہ درج اخبار کی جائے گی +

اسلام اِس کے بعد شیخ تیمور صاحب ایم اے کی تقریر ہوئی۔ یہ تو سُنا ہُوا تھا کہ شیخ صاحب انگریزی کے ایم اے ہیں۔ مگر اس مضمون میں معلوم ہوتا تھا کہ آپ علوم عربیہ کے بھی بڑے ماہر ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ اُن کے کلام میں ایک دَرد دل تھا جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے دَردِ دل کا رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ کیا عمدہ بات شیخ صاحب موصوف نے فرمائی۔ کہ اسلام پر کیا مصیبت ہے کہ لوگ پہلے یورپ کا ایک کلام لاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ چونکہ قرآن شریف میں ایک بات اِس کے مطابق ہے اِس واسطے قرآن سچا ہے۔ گویا کہ یورپ اسلام اور قرآن پر حَکم ہے۔ یہ ایک غلط راہ ہے + شیخ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ہم کو جو جسم اور اعضاء عطا کئے ہیں۔ وہ اُس نے ہمارے کہنے سے نہیں کئے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قانون اور ضابطہ جو اُس نے ہمارے جسم کے متعلق مقرر فرمایا ہے وہ کس کامیابی سے اپنا کام کر رہا ہے اور کیسا عظیم الشان فائدہ ہم نے اُس سے اُٹھایا ہے۔ اِسی طرح اپنے روحانی امور کے واسطے بھی ہمیں اُسی حکیم کے پُرحکمت قانون اور ضابطہ سے ہدایت حاصل کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے +

فرمایا۔ مَیں نے انگریزی اور عربی ہر دو پڑھی ہیں۔ اب مجھے معلوم ہُوا ہے کہ عربی زبان کا سیکھنا انگریزی کی نسبت بہت ہی آسان ہے۔ کیونکہ عربی ایک باقاعدہ زبان ہے +

نظمیں اِس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر تھی۔ حضور کے انتظار میں جو وقفہ ہُوا اُس میں اوّل ایک لڑکے بنام عبدالعزیز ساکن دوالمیال نے درثمین کی ایک نظم پڑھی۔ اُس کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کے لڑکے سراج الحق نام نے درثمین سُنائی۔ اُس کے بعد منشی سراج الدین صاحب تاجر چرم بریلی نے اپنی خوش الحانی کے ساتھ ایک پُردرد نظم پڑھ کر سب کو خوش وقت کیا۔ اللہ تعالےٰ انکو جزائے خیر دے۔ زاں بعد ابوعبیداللہ غلام رسول صاحب اور حافظ جمال احمد صاحب نے قرآن شریف کی چند آیات سُنائیں۔ اور اُسکے بعد :-

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر پونے بارہ بجے شروع ہوئی اور قریب اڑھائی گھنٹہ تک ہوتی رہی۔ جس میں معرفت و حکمت کے نکتے اور دَردِ دل کی نصائح سامعین کے دلوں کو پاک کرنے کا موجب ہوتے۔ یہ تقریر انشاء اللہ تعالےٰ بتمام و کمال درج اخبار کی جائے گی +

حضرت صاحبزادہ صاحب اس کے بعد ظہر اور عصر ہر دو نمازیں جمع کی گئیں۔ اور زاں بعد حضرت صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر دلپذیر شروع ہوئی۔ جو نماز مغرب کے قریب ختم کی گئی۔ صاحبزادہ صاحب نے نہایت لطیف اور دلنشیں پیرایہ میں تقوےٰ کے مدارج بیان کئے۔ اور اس کے حصول کے ذرائع بتلائے۔ یہ تقریر بھی انشاء اللہ تعالےٰ ہدیہ ناظرین ہوگی +

میاں صاحب کی تقریر کے بعد سائیں فضلکریم نے اپنی شہادت حقہ میں چند پُرجوش کلمات بولے +

۲۸ - دسمبر ۱۹۱۱ء

مدرسہ احمدیہ آج سب سے اوّل طلبائے مدرسہ احمدیہ کی تقریریں ہوئیں۔ تقریروں سے قبل حضرت صاحبزادہ صاحب جو افسر مدرسہ احمدیہ ہیں۔ اس مدرسہ کی ضرورت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مدرسہ کی بنا حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی وفات پر رکھی گئی تھی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وصال پر اسے آپ کی یادگار میں از سرِ نو تازہ کیا گیا۔ اور ایک سال سے اِس کا انتظام میرے سپرد ہے۔ علمأ اسلام کے باغ کے درخت ہیں۔ اور ہماری بدقسمتی ہوگی اگر یہ درخت گھٹتے جائیں اور ان کی جگہ نئے درخت پیدا نہ ہوں۔ انہیں علمائے کے بنانے کے واسطے یہ مدرسہ قایم کیا گیا ہے۔ جس قوم میں علماء نہیں۔ وہ قوم اندھی ہے۔ کیا اندھوں کی ایک جماعت یہ اشتہار دے سکتی ہے۔ کہ آؤ ہم تمہیں دنیا کی سیر کرائیں۔ میں اس مدرسہ کا ناظم اپنی مرضی سے نہیں بنا۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بنا ہوں۔ اور یہ میرے سر پر ایک بڑا بھاری بوجھ ہے کیونکہ بچوں کا بلانا آسان ہے۔ لیکن ان کی غور و پرداخت بڑا مشکل کام ہے۔ مَیں ڈرتا رہتا ہوں۔ اور دُعا کرتا رہتا ہوں۔ اور مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے واسطے خصوصیت سے دُعا کیا کرتا ہوں۔ لیکن میں افسوس کئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کہ سات میں سے چھ طالب علم مدرسہ احمدیہ میں ایسے آتے ہیں جو بسبب مسکین ہونے کے اپنا خرچ آپ برداشت نہیں کر سکتے۔ ذی ثروت لوگوں نے اِس طرف تاحال بہت ہی کم توجہ کی ہے اُمراء میں سے صرف مولوی غلام حسن صاحب پشاوری اور محمد ذوالفقار علی خاں صاحب رامپوری نے اپنے بچّوں کو یہاں بھیجا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ انتظامی کام صرف انگریزی خواں ہی کر سکتے ہیں گناہ ہے اور ذلت ہے اِس سے توبہ کرو۔ اِسوقت دو ہی سلسلے مسلمانوں

ریویو

چودھویں صدی کا یہودی

مؤلفہ میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار الحق دہلی۔ ناظرین یہ کوئی ناول نہیں بلکہ واقعات صحیحہ کا ایک مجموعہ ہے۔ ہاں جن لوگوں کو ناولوں کے پڑھنے میں دلچسپی ہے۔ وہ اسے پڑھ کر ضرور شہادت دینگے کہ یہ ناول سے زیادہ دلچسپ ہے۔ میر صاحب نے جو کچھ لکھا ہے۔ امرتسر کے مولوی فاضل ابن خزر جو مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریروں کے حوالے دیکر لکھا ہے۔ مخالفین سلسلہ حقہ تو سب بموجب حدیث یہودی ہی ہیں۔ مگر اس رسالے نے جس صفائی کے ساتھ کسی کے منہ سے یہودی ہونے کا اقرار کرادیا ہے وہ اسی کا کام تھا۔ اخیر میں حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا ثبوت بھی انہیں اصول کی بنا پر ظاہر کردیا گیا ہے۔ جو دشمن کی تسلیم کردہ ہے۔ قابل دید رسالہ ہے اور قیمت بھی صرف ۲۰/ دفتر بدر ایجنسی سے مل سکتا ہے +

نیر اسلام

مؤلفہ شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم راجپوت جوکہ انہوں نے بیادگار اپنی زوجہ مرحومہ لکھی ہے۔ کتاب کیا ہے۔ عیسوی مذہب کو جڑھ سے اکھاڑنے کے واسطے ایک کاری حربہ ہے اس میں یہ بیان ہے کہ کس طرح مسٹر رحیم بخش اور انکی بیوی کو جب کہ وہ ہر دو عیسائی تھے۔ بائبل کا ہی پڑھنا مسلمان ہوجانے کا موجب ہوا۔ اس میں بائبل کی اُن پیشگوئیوں کی تفصیل درج ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سفارش فرمائی ہے کہ احباب شیخ صاحب کی کتاب خرید کرکے ان کی امداد فرمادیں۔ کیونکہ وہ اس کتاب کے چھپوانے کے سبب کسی قدر مقروض ہوگئے ہیں۔ کتاب کی قیمت ۵۰/ فی نسخہ ہے اور بدر ایجنسی سے مل سکتی ہے +

محمد رسول اللہ

بجواب "رسالہ مسیح یا محمد" اللہ تعالےٰ کی رحمت ہو ماسٹر عبدالرحمن صاحب پر۔ کہ وہ اپنی فرصت کے اوقات کو ہمیشہ دین کی خدمت میں خرچ کرنے کے لئے مفید اور دلچسپ رسالے چھاپ کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ تبلیغ حق کا ماسٹر صاحب کو خاص جوش ہے۔ کئی لوگ ان کے ذریعہ سے حق کو قبول کرچکے ہیں۔ حال میں انہوں نے ایک رسالہ عیسائیوں کے رد میں شائع فرمایا۔ جس میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی متابعت سے انسان نجات حقیقی حاصل کرسکتا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/

ملنے کا پتہ بدر ایجنسی۔ قادیان +

اسلام کی پہلی کتاب

یہ کتاب بھی ماسٹر عبدالرحمن صاحب کی تصنیف ہے اور ایسی مقبول ہوئی ہے کہ پہلا ایڈیشن ختم ہوکر اب دوبارہ چھپی ہے۔ سرکاری تقطیع کی طرز پر عمدہ خوشخط چھپوائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۴/ ۶ پائی ہے

ملنے کا پتہ:- بدر ایجنسی قادیان +

رسالہ نیچری

اس رسالہ میں بدلائل اس بات کو ثابت کیا گیا ہے کہ انسان نیچر کے قوانین پر احاطہ نہیں کرسکتا۔ اور ہمیشہ سے نیچر کے شیدائی آئے دن اپنے خیالات کی تبدیلی کرتے رہے ہیں اور کرتے رہتے ہیں۔ اسواسطے اُن کی بناء پر ہم کسی حقیقت اور حق کا انکار نہیں کرسکتے قیمت رسالہ فی نسخہ صرف ۲/ ہے

یہ رسالہ دراصل مولوی سید جمال افندی نے فارسی میں لکھا تھا جسے منشی محمد باقر نے ترجمہ کیا ہے اور منشی صاحب موصوف سے جو مقیم ٹیکر محلہ نیا ناگپاڑہ بمبئی میں مل سکتا ہے +

رسالہ ثبوت کثرت ازدواج

اس مضمون پر مکرمہ سکینۃ النساء کی تحریر احباب پڑھ چکے ہیں اس رسالہ میں کثرت ازدواج کا ثبوت عقلی دلائل سے دیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی مؤلفہ منشی محمد باقر صاحب ہے اور مذکورہ بالا پتہ پر بقیمت ۲/ مل سکتا ہے۔ قابل دید کتاب ہے معترضین کو مسکت جواب دیئے گئے ہیں۔ منشی صاحب موصوف نے ایک کتاب بنام منتخبات باقری بھی تالیف کی ہے جسکی اہل الرائے اصحاب نے بہت تعریف کی ہے۔ اس کی قیمت ہر دو جلد عہ/ علاوہ محصولڈاک ہے +

نور فرقان

یہ رسالہ بابو محمد نظام الدین صاحب ساکن احمدیہ بلڈنگس نولکھا۔ لاہور نے دینی خدمات کی شوق میں سلسلہ حقہ احمدیہ کی تائید میں تصنیف کیا ہے اور خوب کیا ہے اس میں ثابت کیا ہے کہ حقیقی اسلام وہی ہے جو حضرت مرزا صاحب نے سکھایا ہے قیمت فی نسخہ ۲/ اور مصنف سے مل سکتا ہے (یہ کتاب بدر ایجنسی میں نہیں ہے) +

رد شیعہ

مولوی نجم الدین صاحب ساکن شادیوال ضلع گجرات نے اہل تشیع کے رد میں پنجابی زبان میں تین رسالے بہت عمدہ شائع کئے ہیں۔ قیمت ہر سہ ۴/ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے سفارش کی ہے کہ احباب ان کتابوں کو خرید کریں۔ یہ کتابیں مولوی صاحب موصوف سے بھی مل سکتی ہیں۔ (بدر ایجنسی میں نہیں ہیں +)

ٹرنک

سیالکوٹ میں ہمارے ایک احمدی بھائی ٹی۔ ایم۔ دین کا کارخانہ ٹرنک بنانے کا ہے۔ بعض اسباب ایسے پیش آئے کہ برادر موصوف کو کارخانہ میں کچھ حرج واقعہ ہوا۔ اور وہ مقروض ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت جب اس کے متعلق عرض ہوئی تو حضور نے صرف برادر موصوف کی امداد کیواسطے ایک ٹرنک اپنے لئے بذریعہ وی پی منگوایا ہے اور حکم دیا کہ ضرور وی پی آوے۔ اور نیز حضور کے فرمانے سے عاجز نے جلسہ میں احباب کی خدمت میں سفارش کی کہ صاحبان استطاعت اس بھائی کے کارخانہ کی امداد کریں۔ قیمت ٹرنکوں کی پانچ روپے سے لیکر دس روپے تک مختلف ہے۔ چادر بہت عمدہ لگائی جاتی ہے اور رنگ بھی خوب ہوتا ہے۔ صفائی اور خوبصورتی اور پائیداری کے لحاظ سے ٹرنک قابل تعریف ہیں + تالے برنجی لگائے جاتے ہیں +

قصیدہ مہدویہ

حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ بمعہ ترجمہ پنجابی نظم از فاضل جلیل حضرت مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی۔ عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود کا لکھا ہوا ہے۔ اُس کے متعلق بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ باقی رہا ترجمہ وہ ایسے ایک اعلےٰ قابلیت کے عالم کا لکھا ہوا ہے جو نہ صرف عربی کے زباندان ہیں بلکہ پنجابی کے بھی اعلےٰ شاعر ہیں۔ اور پھر صوفی مزاج ہیں۔ پہلا شعر اور اس کا ترجمہ میں درج ذیل کرتا ہوں +

لَقَدْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَبٍّ کَرِیْمٍ
رَحِیْمٍ عِنْدَ طُوْفَانِ الضَّلَالِ

کرم کر بھیجیا مینوں خدا نے
جدوں طوفان کفر آنا جہان نے

قیمت ایک پیسہ۔ ملنے کا پتہ:- بدر ایجنسی۔ قادیان +

فرمائی۔ مدرسہ احمدیہ کی ضرورت اہمیت اور فوقیت کے بیان کے بعد مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور موجودہ ترقی کا بیان کیا۔ فرمایا۔ زبان انگریزی دینی ضروریات کے پورا کرنے کے واسطے ہمیں سواری کا کام دیتی ہے اور اس سے مدد ملتی ہے اس واسطے اس کی طرف توجہ ضروری ہے۔ اس کے بعد میر صاحب نے اپنی نظم پڑھی حضرت صاحبزادہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نے دعا کے ساتھ احباب کو رخصت کیا۔ اکثر دوست نماز جمعہ پڑھ کر رخصت ہو گئے۔ باقی ۳۰۔ دسمبر کو تشریف لے گئے +

ایک لاکھ روپے

ایک لاکھ روپے کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی جو تجویز ہوئی ہے اس میں پچیس ہزار روپے جماعت سیالکوٹ نے دینے کا وعدہ کیا ہے +

امداد لنگر کے وعدے

امداد لنگر میں مزید چندے دینے کے وعدے جن دوستوں نے کئے ہیں۔ اُن کے اسماء درج ذیل ہیں +

محمد عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکہ دار مڑہ بلوچاں للعہ جماعت مانگٹ للعہ + جماعت ناہبہ .. عہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عہ + رحمت اللہ بنگہ عہ حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ عہ + میر قاسم علی صاحب و اہلیہ عہ + شیخ محمد جان نیاز احمد صاحبان ایکسو روپے جماعت کوہاٹ عہ + پیر برکت علی صاحب رنمل عہ اکبر خاں صاحب موضع دیوی عہ + مولوی محمد مبارک علی صاحب معہ بیوی عہ + سید محمد اشرف صاحب جماعت پنڈی عہ + بدر بخش صاحب جالندھر عہ + عبدالحق صاحب جماعت جہلم صہ + مبارک اسمٰعیل عہ +

شکریہ

اس جلسہ کے ناظمین بہ سبب خوبی انتظام کے خاص شکریہ کے مستحق ہیں سب سے اوّل حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے جن کی کوشش و سعی سے تمام انتظام ہُوا۔ خلیفہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب جو اس جلسہ کے جنرل ناظم تھے اور رات دن خدمات جلسہ میں مصروف رہے۔ ماسٹر عبدالعزیز صاحب۔ ماسٹر ماموں خاں صاحب۔ قاضی امیر حسن صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ میاں میر احمد صاحب قریشی۔ منشی برکت علی صاحب۔ شیخ محمد نصیب صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب۔ منشی سکندر علی صاحب۔ طلبائے مدرسہ احمدیہ۔ و دیگر برادران مہاجراں و انصار نے نہایت محنت کے ساتھ جلسہ کا انتظام کیا +

بیعت

امسال جس طرز سے کثیر التعداد لوگوں نے بیعت کی۔ اُسکے سبب صحیح شمار نہیں ہو سکتا ہے۔ مسجد اقصٰے کے صحن میں حضرت صاحب ممبر پر بیٹھے تھے۔ جبکہ چاروں طرف لوگوں نے اپنے عمامے پھیلا دیئے۔ جن کا ایک سرا حضرت کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے علاوہ حضرت کے مکان پر اور مسجد میں متفرق اوقات پر بیعت میں شامل ہونے کا سلسلہ جاری رہا +

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

نے بھی مسجد مبارک میں وعظ کیا۔ اور مولوی حافظ ابو عبیداللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے بھی وعظ کئے +

ضرورت ملازمت

ایک صاحب حیات محمد نام سنگرور۔ دیال پور کے رہنے والے کسی احمدی بھائی کی خدمت گذاری پسند کرتے ہیں۔ دفتر بدر میں جوابی کارڈ آوے +

بنگال کی دلجوئی

حضور مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلق بہ تقسیم بنگالہ پر مَیں نے جو ایک مفصّل رسالہ موسومہ بہ بنگال کی دلجوئی لکھ کر شائع کی ہے اور جس میں حضور علیہ السلام کی دیگر پیشگوئیاں متعلق ایران۔ جاپان۔ روم۔ جنگ طرابلس وغیرہ کے پورا ہونے کا ذکر کر کے اہل ہند کو اس امام وقت کے قبول کرنے کی تبلیغ کی ہے۔ یہ رسالہ سالانہ جلسہ میں پڑھا گیا۔ اور اس پر احباب نے پسند کیا کہ یہ رسالہ اردو کے سوا انگریزی اور بنگالی زبان میں بھی ترجمہ ہو کر کئی ہزار ملک میں شائع کیا جاوے۔ چنانچہ مَیں نے یہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس رسالہ کی دس ہزار کاپیاں اُردو انگریزی اور بنگالی میں مفت شائع ہوں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ جو احباب عنداللہ اس کار خیر میں میرے ساتھ شریک ہونا چاہیں وہ مجھے اطلاع بخشیں + خواجہ کمال الدین

رد افترا

یہ رسالہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے ایک پادری کے جواب میں لکھا گیا۔ خدا تعالیٰ نے اسے ایسی مقبولیت دی کہ اس کے ذریعہ سات کس عیسائی سہارنپور میں مسلمان ہوئے۔ وہ رسالہ مفت تقسیم ہُوا۔ صرف محصولڈاک مجھے بھیجدیا جاوے میں چاہتا ہوں کہ یہ رسالہ کثرت سے دیسی عیسائیوں میں تقسیم کیا جاوے + خواجہ کمال الدین وکیل

احمدیہ بلڈنگس۔ عزیز منزل۔ لاہور

یہ ہر دو کتب مفت اور نیز اسوہ حسنہ قیمت ۸ر دفتر بدر سے بھی مل سکتی ہیں +

احمدی پاکٹ بک

مؤلفہ سید عبدالحی صاحب مولوی فاضل اس مختصر رسالہ میں عرب صاحب نے دلائل حقانیت سلسلہ احمدیہ کا خلاصہ مختصر عبارت میں جمع کرنے کے علاوہ مخالفین اسلام کے اعتراضات کے جواب بھی دیئے ہیں۔ اور عیسائی عقائد کی تردید بھی کی ہے۔ عمدہ کتاب ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ میں احباب کے آگے سفارش کی ہے کہ علاوہ دیگر دوستوں کے تمام انجمنوں کے سکرٹری کم از کم دس دس نسخہ فی سکرٹری خرید کرے۔ غرض سب دوستوں کے واسطے لازم ہے کہ اس کتاب کو خرید کریں۔ لیکن اب تو اس کتاب کے خرید کرنے میں دُہرا ثواب ہے۔ کیونکہ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے عرب صاحب کی ضروریات کو خیال کر کے تمام کتاب اِن سے خرید کر کے بدر ایجنسی میں رکھوا دی ہے۔ اور اب اس کی آمد بمد ضعفاء فنڈ جمع ہو گی۔ امید ہے کہ احباب بہت جلد اِس کتاب کی خریداری کی طرف متوجہ ہونگے۔

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان

نامہ نگاروں کی خدمت میں معذرت

جلسہ کی رپورٹ اور آیندہ تقریروں کے سبب نامہ نگار صاحبان کے مضامین درج اخبار نہ ہو سکیں گے تاہم کوشش کی جاوے گی۔ کہ مضامین کا خلاصہ یا اقتباس جلد درج ہو جائے +

مشتہرین

اپنے اشتہارات کی عبارت کے واسطے آپ ذمہ وار ہوتے ہیں ہمیں کیا معلوم کہ اُنکی چیز کیسی ہے اور کیسی نہیں +

بیعت

سید محبوب علی صاحب ساکن حسین گنج و منشی محمود حسن صاحب چیف کنسٹیبل تھانہ کلیانپور حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت سے بذریعہ تحریر کے مشرف ہوئے

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

عبدالرحیم صاحب ایجی۔ بلہاری ہریال۔
صاحب گل صاحب موضع شیخ محمدی۔ ضلع پشاور۔ ڈاکخانہ بڈہ بیر
اہلیہ عبدالحکیم صاحب .. ناہبہ
اللہ دتا صاحب خوشی محمد آباد کار زمیندار ۹۹ شمالی سرگودہ
امام الدین صاحب موچی
عبدالجبار صاحب معرفت منشی عطا محمد صاحب انفیسر منشی صدر بازار۔ لاہور چھاونی۔
عبدالروف صاحب محلہ گل بادشاہ۔ شہر پشاور
مولوی شمس الدین صاحب اول مدرس فارسی۔ ڈی۔ بی ڈیوس مڈل سکول صدر پشاور۔
نور عالم صاحب ہمیڑاں۔ ضلع لدہانہ۔
ڈاکٹر حسین بخش صاحب سب اسسٹنٹ سرجن الموڑہ پلٹن گورکھا ۲/۱
اللہ دتا صاحب معرفت مولوی امام الدین صاحب گولیکی گجرات۔
منشی نعمان شاہ صاحب پٹواری معرفت دلاور خاں سیکنڈ کلرک۔ ہسپتال۔ پشاور۔
الہ بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ موضع انبا۔ تحصیل شرقپور ضلع گوجرانوالہ۔
فتح دین صاحب امام بخش صاحب۔ شادیوال۔ گجرات
میاں عیسا صاحب ارائیں موضع ۲۶۲ ڈچکوٹ ضلع لائل پور
برکت بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسین۔ ڈھلون۔ ضلع لدھیانہ۔
سربلند صاحب زمیندار۔ علی پور۔ کبیر والہ۔ ملتان۔
جان محمد گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ۔
غلام محمد نبی صاحب ؍؍ ؍؍
نبے خاں صاحب۔ رانہ
عیدا شاہ صاحب فقیر گھالیاں۔ ستراہ۔ سیالکوٹ
عبداللہ خاں صاحب ٹیلر گھوڑلدہ گورداسپورہ
محمد دین صاحب۔ شادیوال۔ گجرات۔
والدہ جبرئیل صاحب .. قادیاں
عبدالجلیل صاحب برادر جبرئیل ؍؍
نور بیگم صاحبہ ہمشیرہ ؍؍ ؍؍
میاں نور احمد قاضی۔ پٹواری تبہ راجیاں۔ تحصیل ظفروال

حسن بی بی اہلیہ عمر الدین میانوالی۔ ستراہ۔ تحصیل پسرور
قاضی محمد عبداللطیف صاحب۔ منڈہالہ۔ تحصیل ظفروال
عبداللہ خان صاحب نائب۔ روزنامچہ نویس دفتر پولیس فیروز پور
محمد دین صاحب مہتہ۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ۔
منشی قمر الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس سٹیشن مکندر۔ افریقہ
قاضی ریاض الحسن صاحب عبدالخالق سکرٹری انجمن احمدیہ مظفرنگر
عبدالرحمن صاحب چک ۹۱
فضل دین صاحب باجوہ چک میرو۔ شیخپور۔ گجرات
مستری یعقوب علی صاحب۔ معرفت احمد حسن مدرس تسہ مظفرنگر۔
عالم دین صاحب درزی۔ رسول۔ ضلع گجرات
عبدالغنی صاحب ولد عبدالحلیم صاحب سلوارہ۔ جہڈا
عبدالکریم ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
حافظ محمد صاحب چوناگلی کلکتہ گلی ۵۰
اہلیہ عبدالعزیز صاحب پورینی۔ ضلع بھاگل پور۔
امام الدین صاحب ولد اللہ بخش صاحب رنگریز۔ دوکان
قاضی عزیز الدین درزی۔ چونڈہ۔ سیالکوٹ۔
والدہ ابراہیم صاحب زمیندار مونڈہاکے ضلع سیالکوٹ
اہلیہ ابراہیم صاحب ؍؍ ؍؍
عطاء اللہ صاحب مہتہ لدہ تحصیل رعیہ
الہ دین صاحب کھوکر۔ ہیل عوان۔ علاقہ ضلع سیالکوٹ
شیخ حسین بخش صاحب گوجرہ۔ ضلع لائل پور
محمد دین صاحب کرم دین صاحب گوجرہ۔ ؍؍
عینم طاہر صاحب معرفت عبدالحی مقام شیخاں ڈاکخانہ ٹلری کوہاٹ۔
الٰہی بخش صاحب گدو پنڈی۔ شکرگڈہ گورداسپور۔
والدہ صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب بڈہ بنیر موضع بازدخیل۔ پشاور۔
ہمشیرہ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
منشی فتح محمد صاحب نائب مدرس۔ صرتح۔ تحصیل نکودر جالندھر
اللہ دہایہ صاحب نمبردار۔ چک ۱۵/۱۴۱ جنید کے لائلپور
غلام نبی صاحب۔ دہرم کوٹ بگہ۔ ضلع گورداسپور۔
محمد ایوب صاحب سیکنڈئیر مشن کالج پشاور۔
فقیر محمد صاحب طالب علم جماعت فسٹ مڈل پشاور
شیر افضل صاحب مشن ہاسپٹل پشاور۔

نئی اطالوی انجیل

مسٹر اسٹیڈ رسالہ ریویو آف ریویوز کے ایڈیٹر اطالوی جنگ کے متعلق امن پسند دنیا کے سامنے اپنی اپیل رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب عیسائی قومیں کسی ہمسایہ علاقہ پر آگ اور تلوار کا حملہ کرتی ہیں تاکہ اُسپر قبضہ کرلیں تو عیسائی گرجے کیوں خاموش بیٹھ رہتے ہیں۔ عیسائی گرجے کیوں گونگے ہوگئے۔ کیا عیسائیت مرگئی ہے؟ اگر آج مسیح یورپ میں آوے تو اُسے صلح کے شہزادے مرید کیا ملیں گے +

ایڈیٹر۔ کہیں نہیں ملیگی۔ سچی عیسائیت فی الواقع انجیل کے اصلی اور صحیح نسخوں کیطرح جنمیں کوئی شبہ نہ پڑسکے دنیا سے مفقود ہے کہتے ہیں۔ پرانی انجیل میں لکھا ہے کہ جو تیری ایک گال پر طمانچہ مارے اس کے آگے دوسری کردے۔ مگر اٹالوی عیسائیوں نے اپنے طریق عمل سے یہ ...

احمدی

جلد اول نمبر ۱۰-۱۱-۱۲-میر قاسم علیصاحب کا رسالہ ماہواری بابت ماہ اکتوبر۔ نومبر۔ دسمبر شائع ہوگیا ہے۔ابن خزرجو کی اچھی مرمت کی گئی ہے اور اس کی ہرزہ درائیوں کا مزہ مزیدار رنگ میں اُسے چکھایا گیا ہے۔قیمت فی رسالہ صرف ۲/ جو صاحبان باقاعدہ خریدار نہیں ہیں وہ بھی منگوا کر پڑہیں +

ملنے کا پتہ۔ دفتر الحق۔ دہلی +

ایک کتبخانہ فروخت ہوتا ہے۔

ہمارے پیارے دوست منشی اللہ داد صاحب مرحوم (اللہ تعالیٰ اُنکی مغفرت کرے) کی بیوہ نے برادر مرحوم کا کتب خانہ ہمارے پاس بھیجا ہے تاکہ اُس کو فروخت کر کے روپیہ ان کو بھیج دیا جائے۔اڑہائی سو کے قریب کتابیں۔حضرت مسیح موعود کی اکثر کتابیں ہیں ایک نسخہ عسل مصفےٰ مجلد ہے۔جو للعہ روپے میں دیا جائے گا۔ازالہ اوہام پُرانے چھاپے کا جو اوّل دفعہ چھپا تھا۔ہر دو حصہ مجلد بقیمت للعہ روپے دیا جائے گا۔جن صاحبان کو کتابیں مطلوب ہوں جلد مطلع فرماویں۔کیونکہ ہر ایک کتاب کا ایک ایک نسخہ ہے +

چار یار کی دھوم

محرم کے دنوں میں رافضی لوگ اصحاب رسول کو گالیاں دیتے ہیں۔لکھنو کے سنی مسلمانوں نے یہ تجویز کی ہے کہ ان ایام میں پاک اصحاب رسول کی مدح میں اشعار پڑھا کریں۔اور ان کے مناقب بیان کیا کریں اور اس واسطے انہوں نے مناقب چار یار میں چند نظمیں لکھی ہیں۔جن میں ایک چار یار کی دھوم ہے جو بقیمت ار فی کتاب محمد بشیر الدین صاحب مہتمم انجمن صدیقیہ ریدوکان محمد حافظ خاں صاحب تاجر کتب چوک لکھنو سے مل سکتی ہے چند اشعار ہدیہ ناظرین ہیں +

پھر حضرت عمر کا مبارک ہوا جو دور + دنیا میں نام کو نہ رہا کفر و ظلم و جور
شان تمدنی میں ہوا سب کا رنگ اور + سب مومنین آئین کریں خوب لیس غور
ایران و روم و مصر میں کس کا علم گیا + شہر دمشق و شام میں کس کا قدم گیا

سی حرفی آثار مسیح

لاہور کے مشہور شاعر ہدایت اللہ کے نام سے پنجاب کا کونسا علاقہ واقف نہیں۔انہوں نے یہ سی حرفی لکھی ہے پنجابی زبان میں ایک لطیف نظم ہے قیمت دو پیسہ فی نسخہ

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان +

ایک بےنظیر کتاب

مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جو عشق و محبت حاصل تھی اُس سے حضرت کے پُرانے خدام بخوبی واقف ہیں حضرتؑ جب مجلس میں کسی آیت کا ماسبق یا مابعد دریافت کرتے اور حفاظ کو بھی اس میں ذرا دیر لگتی تو مرحوم کے دل میں یہ جوش پیدا ہوتا کہ ایک ایسی کتاب تخریج الآیات کی طیار کی جاوے۔جس سے ہر ایک آیت حسب ضرورت فوراً نکل آیا کرے۔چنانچہ اس کام کو شروع کیا۔اور تخریج الآیات کے واسطے قرآن مجید کے الفاظ کو بلحاظ حروف تہجی جتنی دفعہ ہر ایک حرف آیا ہو۔تیرہ سال کی محنت اور جانفشانی سے اس طرح ترتیب دیا۔کہ نمبر سپارہ۔رکوع سپارہ۔نمبر رکوع سورہ نام سورہ و نمبر آیت قرآن کریم کا حوالہ دیا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ نے اس بے مثل کتاب کو بہت ہی پسند فرمایا۔مگر اس کار خیر کے اختتام پر جلدی مرحوم کا بھی خاتمہ بالخیر ہوا۔انا للہ وانا الیہ راجعون +

اب مرحوم کے پس ماندگاں کو اس قدر استطاعت نہیں کہ اس بے بہا کتاب کو اپنے خرچ سے شائع کریں اس واسطے بمشورہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ مرحوم کے فرزند ارجمند بابو محمد اشرف صاحب ہیڈ کلرک دفتر محاسب صدر انجمن قادیان نے اس کتاب کو شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے اور یہ قرار پایا ہے کہ مبلغ تین ہزار روپیہ کے حصص جمع کئے جاویں۔اور ہر ایک حصہ پانچ روپے کا ہو۔ہر ایک حصہ دار کتاب کے اُٹھ جانے پر انشاءاللہ تعالےٰ حسب رسد حصص نصف منافع دیا جاوے گا یا جو احباب پسند فرماویں گے کہ وہ اپنے حصص کی کتابیں خرید لیں ان کو کتابیں دیدی جاوینگی۔اور ہر ایک حصہ دار کو ایک جلد کتاب خریدنی ضروری ہوگی +

دو ہزار روپیہ جمع ہونے پر انشاء اللہ تعالےٰ کام شروع کر دینگے۔روپیہ صدر انجمن کے دفتر میں یا کسی کا منشاء ہو تو خلیفۃ المسیحؑ کے پاس جمع رہے گا۔اور انشاء اللہ تعالیٰ جمع خرچ کا حساب باقاعدہ رکھا جاوے گا +

مبارک

خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے محمد نورالدین آف گولیکی کو لڑکا عنایت فرمایا۔اللہ تعالےٰ اسے صالح عمر عنایت فرماوے حضرت نے نام احمد نور رکھا +

از ناصر نواب

بخدمت جمیع احباب۔بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ عرض ہے کہ اس عاجز کے پاس کچھ کتابیں ہیں جو ضعفا کے لئے ہیں بعض احمدی احباب نے ضعفاء کی امداد کے لئے عنایت فرمائی ہیں اور وہ بدر ایجنسی میں ملتی ہیں۔اور کچھ محمد یمین کتب فروش کی دوکان پر رکھی ہیں۔جنکی فہرست ذیل میں درج ہوگی نیز عبدالحی عرب کی احمدی پاکٹ بک بھی اس عاجز نے جس قدر باقی تھی ضعفا کے روپے سے خرید لی ہے انجمنوں کے سکرٹری صاحبان و دیگر احمدی احباب وہ بھی دفتر بدر سے طلب فرماویں اور جلد طلب کریں۔حضرت خلیفۃ المسیح نے اس پاکٹ کی خریداری کی سفارش فرمائی ہے نیز سفرنامہ ناصر بھی ہنوز پوری فروخت نہیں ہوئی۔لہذا وہ بھی احباب طلب فرماویں۔ہماری کتابیں ہماری ذات کی نہیں ہیں۔ اللہ تعالےٰ کا مال ہیں اور اس کے ضعیف بندوں کے حصے کے لئے ہیں گویا خریداری کتب نہیں ہے۔بلکہ ضعفاء قادیان کی اعانت ہے۔اس لئے اس عرض کو گوش ہوش سے سُنیں۔اور ان کتب کو منگا کر ثواب حاصل کریں اور اس بدلے بابا کی دُعا مفت میں لیں وما علینا الا البلاغ + اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں اور ہاتھوں کو اس کام کے لئے کھولے۔اور جو تڑپ مجھے قادیان کے ضعفاء کے لئے ہے وہ آپ صاحبوں کو بھی عطا فرماوے آمین +

سفرنامہ ناصر پنجاب	۳/	سفرنامہ ناصر ہندوستان	۳/
تحفۃ العرب	۳/	دعوۃ الحق	۱/
شدہی کی اشدہی	۵/	گلدستہ حمد	۱/
عربی بول چال	۲/	احمدی پاکٹ بک	۴/

مفصلہ ذیل کتب کی قیمت ۱۵ جنوری تک نصف کر دیگئی ہے

	اصلی	رعایتی		اصلی	رعایتی
اربعین اردو	۵/	۲/	انعام الجنۃ	۵/	۲/
مکتوبات احمدیہ	۸/	۴/	موعظۃ الحسنیٰ	۲/	۱/
سلک مروارید حصہ اول	۴/	۲/	سلک مروارید حصہ دوم	۴/	۲/
تفسیر القرآن پارہ ۲۷	عہ/	۸/	تفسیر القرآن پارہ ۲۸	عہ/	۸/
؍؍ پارہ ۲۹	عہ/	۸/			
مجربات نورالدین حصہ اول	۱۰/	۵/	مجربات نورالدین حصہ دوم	۱۰/	۵/

ملنے کا پتہ۔ بدر ایجنسی۔ قادیان +

اخبار عالم پر ایک نظر

جنگ طرابلس کے متعلق نہ کوئی خبر اٹلی کے راستہ سے آتی ہے اور نہ قسطنطنیہ سے۔ مصر کی خبرین بہت مبالغہ آمیز ترکون کے حق مین ہوتی ہین اور قابل اعتبار نہین۔ بہرحال ساحل طرابلس پر چند میل اندر تک اٹلی کا قبضہ ضرور ہے۔ اندرون ترک اور عرب پھیلے ہوئے مین تھوڑی بہت مٹ بھیڑ ہوتی رہتی ہے + **زنجبار** کے مسلمانون مین بہی اٹلی کے خلاف جوش پھیلا ہوا ہے + **چین** مین کئی جگہ جمہوری سلطنت کا اعلان ہو گیا ہے۔ خاندان شاہی بہت کچھ نرمی اختیار کرتا ہے مگر صفائی شکل نظر آتی ہے + **ایران** مین روس سخت ظالمانہ طریق سے مردون عورتون اور بچون کو قتل کر رہا ہے فرعون نے یہودیون کو سزا دی تہی جس کا قرآن مین ذکر ہے۔ مگر وہ مردون کو مارتا تہا عورتون کو زندہ رہنے دیتا تہا۔ ہمارے زمانہ مین مسلمانون پر ایسا عذاب شدید ہے۔ کہ عورتین بہی ذبح کی جاتی ہین سینکڑون ایرانی تہ تیغ ہو چکے ہین ایرانی پارلیمنٹ بالکل بے دست و پا رہ اور روس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جنوبی ایران مین انگریزی سپاہ پر بعض ایرانیون نے حملہ کیا ہے اسواسطے تعجب نہین کہ اب انگریزی فوج بہی روانہ کی جائے گی + ہندوستان کے مسلمان جابجا جلسے کر کے اپنی گورنمنٹ کو اٹلی اور روس کے مظالم کے مقابلہ مین **امداد** کے واسطے تارین دے رہے ہین مگر جب قہر الٰہی خود ان کی شامت اعمال سے نازل ہو رہا ہے۔ تو گورنمنٹ کیا کرے گی + ایک صاحب **دہلی اسلامیہ کالج** کی ضرورت ظاہر کرتے ہین بات تو معقول ہے + قیصر معظم نے **اجمیر شریف** کی بہی سیر کی اور دیوان درگاہ کو ۱۵۰۰ نذرانہ دیا + ہمعصر **نور افشاں** بدر کے مضامین کو یسوع کے حق مین گندے اور سخت بتلاتا ہے مگر اُسے یاد نہین کہ وہ ہمارے سردار فخر عالم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین کس قدر گندہ دہانی کیا کرتا ہے۔ کاش! نور افشاں اپنی آنکھ کے شہتیر کو دیکھتا اور ناپاک مضامین لکھ کر مسلمانون کے جذبات کو جوش مین لانے کی کوشش نہ کرتا۔ ہم تو جو کچھ لکھتے ہین یہود و بعض یسوعی محققین کی عبارتون کی نقل ہوتی ہے اور آپ تو ناپ شناپ ہمارے پیارے رسُول کے حق مین بکواس کہتے رہتے ہین شرم کرو + **نیپال** کے مہاراجہ نے قیصر اعظم کے وہان جانے سے قبل وفات پائی۔ دیا نند کالج کے لالہ **ہنسراج** پرنسپلی سے مستعفی ہوئے + امریکہ کے اخبار نیویارک ٹائمز کے مالکان نے یہ تجربہ کیا ہے کہ تمام دنیا کے گرداگرد تار کتنے عرصہ مین پہر کر اپنی روانگی کی جگہ پر آجاتی ہے چنانچہ ایک تار نو الفاظ کی نیویارک ٹائمز کے دفتر سے ارسال کی گئی۔ جو کہ براستہ ہانو لولو۔ منیلا۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ بمبئی۔ سوئز۔ جبرالٹر۔ فیال اور مس سے ہوتی ہوئی پہر نیویارک مین آپہونچی۔ تار نے دنیا کا کل چکر ایک سو چودہ منٹ مین طے کیا گویا کل دنیا مین پیغام دو ہی گھنٹہ کے اندر پہونچ سکتا ہے۔ اب دیس اور پردیس کی کوئی خاص جگہ نہیں ہے + مہاراجہ صاحب کشمیر نے وہ منقش خوبصورت لکڑی کا **پھاٹک** جو کشمیر کیمپ کے دروازہ پر لگا ہوا تہا۔ حضور شہنشاہ معظم کے نذر کر دیا ہے اور حضور شہنشاہ معظم نے نذر قبول فرما کر اس کو لنڈن بھیجنے کا حکم دیا ہے + **دہلی** مین جدید پایہ تخت کے لئے قریب سوا لاکھ ایکڑ اراضی کا رقبہ حاصل کرنا منظور ہے پایہ تخت دہلی کا ایکٹ پارلیمنٹ مین جلدی پاس کرین گے نومبر ۱۹۱۲ء سے گورنمنٹ کا قیام ہو گا + اخبار ستیہ دھرم قیصر ہند کی خدمت مین درخواست کرتا ہے کہ مہاراج جارج ہمیں رہو۔ **خیالی مورتون** سے ہم کو فائدہ نہین ہو سکتا۔ معلوم نہین خیالی مورتون سے کون لوگ مراد ہین + اخبار جھنگ سیال مین ایک ہندو لیڈی کا مضمون **پردے** کی خرابیون پر چھپا ہے۔ ہندوؤن کے ان پہلے ہی کونسا پردہ ہے۔ جو معزز لیڈی کو یہ تکلیف اٹھانی پڑی + اخبار اہل فقہ کا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب **دعوی نبوۃ** کی دُھن مین ہین۔ اس پر مولوی صاحب کی کتب سے کچھ حوالہ بہی دیا گیا مگر ہمارے خیال مین مولوی صاحب ایسے آدمی نہین ہین گو وہ سلسلہ حقہ کے سخت دشمن ہین۔ ہر طرح لوگون کو دہوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہین مگر وہ محض مجنون نہیں ہین چنانچہ بنگال والی **پیش گوئی** کا فلسفہ زمانہ مین ہی پورا ہونا انہون نے تسلیم کر لیا ہے + **مہاراجہ بڑودہ** پر ولایت مین نالش ہوئی ہے کہ اونھون نے کسی میڈم ... کیا + لاہور کو دہلی بازار مین ریلوے والون نے **ٹکٹ گہر** کھولا + خوب کیا مسلمان کثرت سے راجپوت ہین کیون ایک **مسلمان راجپوت اخبار** نہین نکلنا چاہیئے؟ ہماری رائے مین ضروری ہے + جہاز کا **ملازم راجہ بن گیا**۔ مسٹر جان بوئیس جو آجکل ولایت مین آیا ہوا ہے ایک وقت مین وہان کا غریب انگریز تہا مگر آجکل ایک علاقہ کا راجہ ہے۔ اور ایک قوم پر حکومت کرتا ہے اس کی بہت سی جائداد ہے کہا جاتا ہے کہ مسٹر جان بوئیس پہلے جہاز مین معمولی ملازم تہا ایک دفعہ وہ جہاز پر افریقہ کیطرف گیا یوگنڈا (افریقہ) پہنچنے پر اس کو معلوم ہوا کہ یہان سے کچھ فاصلہ پر چند وحشی اقوام کا علاقہ ہے اس کو بتایا گیا کہ وہ لوگ بڑے ظالم ہین۔ مگر اس نے یہ نیت کر لی کہ وہان ضرور جاؤن گا اور انکی خبر لاؤنگا۔ اس نے وہان سے کئی قسم کی نئی چیزین خرید کر لین اور کشتی پر سوار ہو کر اس طرف کو چلا اور کسی نے بہی اس کا ساتھ دینا منظور نہ کیا۔ لوگون کا خیال تھا کہ وہ جان بوجھ کر موت کے منہ مین جاتا ہے کیونکہ وحشی لوگ انسان کو مار کر کہا جانے سے بہی دریغ نہیں کرتے مگر اس نے مصمم ارادہ کر لیا تہا اسلئے کوئی خوف اسکو اپنے ارادہ سے باز نہ رکھ سکا۔ آخر سفر کرتا ہوا ان وحشی لوگون کے علاقہ مین پہونچا۔ ناؤ پر ایک آدمی کو سدراہ دیکھا۔ انھون نے اسکے مار ڈالنے کی ٹہانی۔ مگر اس نے انکو قسم قسم کے تحفے دکھا کر اشارہ کیا کہ یہ مین تمہارے لئے لایا ہون۔ اسطرح چالاکی سے انکو اسوقت ٹالا۔ پہر انکو فونوگراف بجا کر سنانا شروع کیا۔ وحشی تو اپنے توہمات کے بموجب اس کو جنون وغیرہ کا عامل خیال کر کے اس سے ڈرنے اور اس کی عزت کرنے لگے۔ تھوڑے دن گزرنے پائے تہے کہ اس قوم کی ہمسایہ قومون سے جنگ چھڑ گئی اس جنگ مین مسٹر جان بوئیس نے جدید اسلحہ سے دشمنون پر فتح پائی اس سے اس کی عزت اور بہی بڑہی اور وہی جان بوئیس اس قوم اور دیش کا راجہ بن گیا اُسنے راجہ بنتے ہی اس علاقہ کی خام پیداوار باہر بھیجنے کا انتظام کیا اور اسطرح خزانہ مین کافی روپیہ جمع کر لیا وہ اسوقت پانچ لاکھ آدمیون کا بادشاہ ہے اور بے شمار دولت کا مالک ہے +

بھوپال مین سخت طاعون۔ عرصہ چھ ماہ سے طاعون نے بھوپال کو صاف کر دیا ہے ایسا طاعون کسی تواریخ مین نہین دیکھا گیا۔ بھوپال کی آبادی ۵۵ ہزار ہے اس مین سے ابتک ۱۵ ہزار آدمی فوت ہو گئے۔ الامان والحفیظ۔ حضور نواب ولیعہد صاحب نے بڑے رحم اور انتظام سے کام لیا ورنہ گہرون مین مُردے سڑ جاتے باشندگان شہر چھوڑ کر گاؤن مین بہاگ رہے۔ لیکن وہان بہی طاعون پھیل گیا۔ پروردگار اپنے عاجز بندون پر رحم فرما کر اس سے نجات بخشے + یہ معلوم کر نا طمانیت بخش و مسرت انگیز ہے کہ روپے مین ایک **ناگوار تصویر** کا جو اشتباہ بعض نادان لوگون نے کیا تہا۔ اس پر مستند حلقون مین پورا نوٹس لیا گیا اور مبصون نئے سکہ کے روپیوں کو میگنیفائنگ گلاس یا خوردبین کے دیکھنے پر یہ امر بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچ گیا کہ جس چیز پر بعض توہم پرست اشخاص ناگوار تصویر کا شبہ وارد کرتے تہے وہ حقیقت مین ہاتھی کی تصویر ہے۔ جو ہندوستان کی رعایا سے بنائی گئی ہے اور اس مین ہاتھی کی سونڈ۔ دُم اور تمام اعضاء صاف نظر آتے ہین پس ان تمام اشخاص کو جنہین اس اشتباہ نے ایک قسم کی تشویش مین مبتلا کر رکہا تہا اب بخوبی مطمئن ہو جانا چاہیئے اور اس کا پختہ یقین رکہنا چاہیئے کہ برٹش جیسی عادل و مہربان گورنمنٹ کسی ایسی بات کو ایک لمحہ کے لئے بہی روا نہیں رکہ سکتی جس مین کسی فرقہ رعایا کی دل آزاری متصور ہو +

رسالہ **النجم** پہنچا۔ تبادلہ بخوشی منظور ہے لیکن مباحثہ کے متعلق جو تجویز ایڈیٹر صاحب النجم تحریر فرماتے ہین کہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک مباحثہ النجم مین شائع ہو اور اس کے سوال و جواب بدر مین بہی چھپتے رہین اس کے ساتھ ہمیں اتفاق نہین۔ ناظرین بدر اس قسم کے بہت سے مباحثات دیکھ اور سُن چکے ہین اور موجودہ ضروریات کے لحاظ سے بدر کے کالمون مین اتنی گنجائش بہی نہین۔ ہان النجم کے جن پرچون مین مباحثات شائع ہوتے رہینگے ہم ان کا اعلان کر دیا کرین گے اور جو شائقین ہون گے وہ خود النجم منگوا لیا کرین گے + اخبار اہل فقہ مین **مُسلمانون کی موجودہ حالت** کے متعلق لکہا ہے یہ ضلالت۔ بطالت۔ ضد۔ تعصب۔ کذب۔ افترا۔ نقض عہد۔ بغض۔ کینہ۔ عداوت۔ حسد۔ غیظ۔ غضب۔ بخل۔ امساک۔ جبر۔ تعدی۔ تحکم۔ تکبر۔ غرور۔ نخوۃ اسراف۔ تساہل۔ تغافل۔ بے غیرتی۔ بے ہمتی۔ سب و شتم۔ استغنا۔ استخفاف کی سیاہ رات مین ہے یہ سب کچھ درست ہے۔ مگر کیا ایسے وقت میں اسلام مین کسی مصلح کی ضرورت نہین؟ + ماہ دسمبر کی ۲۶ تاریخ کو چھبیسوین **انڈین نیشنل کانگریس** کا اجلاس کلکتہ مین بڑی دہوم دہام سے منعقد ہوا۔ پنڈت بشن نارائن صاحب در پریسیڈنٹ کا استقبال دلی تپاک کے ساتھ کیا گیا تقسیم بنگال کی ترمیم کے لئے گورنمنٹ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ مسٹر **تلک** کی رہائی کی خبر جو مشہور ہوئی تہی وہ غلط نکلی +

نظم

حضرت میر ناصر نواب صاحب کی جو جلسہ پر پڑھی گئی

کیا محسن حسین ہے وہ دلستان ہمارا
تعریف کیا کریں ہم کیا ہے دہاں ہمارا

ہر مہرباں سے بہتر ہے مہربان ہمارا
ہے اس کی حمد گاتا خورد و کلاں ہمارا

کیا شان ہے ہماری کتنی ہماری عزت
وہ سائبان عالم ہے سائباں ہمارا

گردش سے آسمان کی کیا فکر ہے عزیزو
ہے آسمان کا مالک جب مہرباں ہمارا

ہم اُسکے گھر میں رہتے وہ ہے ہمارے دلمیں
ہم میہمان ہیں اُس کے وہ میہماں ہمارا

گر پڑتے ہیں صنم بھی سجدہ میں اسکے آگے
دیتا ہے جب مؤذن اُٹھ کر اذاں ہمارا

باز آ شرارتوں سے اے نفس دوں سنبھل جا
نزدیک ہے ہمارے وہ رازداں ہمارا

پوشیدہ کچھ نہیں ہے اس غیب دان سے ہرگز
جو ہے عیاں ہمارا یا ہے نہاں ۔ ہمارا

ہر احمدی پہ اس کے بے انتہا کرم ہیں
فرقہ نہیں ہے ہرگز یہ رائگاں ہمارا

داخل ہو اس میں آکر تا ہو امان تم کو
ہر وقت ہے کشادہ دارالاماں ہمارا

یہ شہر قادیان کا کیوں کر نہ ہو منوّر
جب نورِ دین یارو ہے حکمراں ہمارا

کوشش کرو عزیزو قسمت کے پھل ملینگے
ہوگا ذلیل و رسوا ہر بدگماں ہمارا

حاسد تباہ ہونگے دشمن ذلیل و خستہ
اب دن بدن بڑھے گا یہ خانداں ہمارا

دشمن کا داد سہکر یارو نہ تنگ ہونا
دکھ چند روز کے ہیں ہے امتحاں ہمارا

یہ پیر اور ملّا ہوجائیں گے فسردہ
دل سے ادب کرینگے شاہِ جہاں ہمارا

ہوگی ہماری عزت اور دشمنوں کی ذلت
سارے جہاں میں ہوگا سکّہ رواں ہمارا

ہم ہوں گے سب پہ غالب برآئیں گے مطالب
یہ دے گیا ہے مژدہ مژدہ رساں ہمارا

ہم دیں گے جب کہ لیکچر سب ہونگے مثل پیکر
مبہوت ہوں گے سُن کر دشمن بیان ہمارا

تقسیم ہم کرینگے ہر اک طرح کی نعمت
کُھلا رہے گا ہر دم دستار خواں ہمارا

دشمن جلیں گے دل میں دب جائینگے وہ گل مر
حد سے زیادہ ہوگا جب عزّ و شاں ہمارا

فضل خدا سے ناصر ہوگی ہماری نصرت
حامی ہمارا ہوگا بس مدح خواں ہمارا

باقی نہیں ہے کوئی اب قدرداں ہمارا
ہم سے خفا ہوا ہے وہ جانِ جاں ہمارا

تیر قضا نے مارا باقی نہیں سہارا
قد ہو گیا ہے غم سے مثلِ کماں ہمارا

گھوڑا رہا نہ ہاتھی سنگی رہا نہ ساتھی
اب بن گیا جولاہا ہر ایک خاں ہمارا

ہر پیر کر رہا ہے شیطان کی نیابت
ہر مولوی بنا ہے گندہ دہاں ہمارا

پھولوں کو روندتا ہے پیروں میں اپنے مالی
پیڑوں کو کاٹتا ہے ہر باغباں ہمارا

صوبے ہوئے ہیں سرکش تحصیلدار راشی
غافل ہے مملکت سے ہر حکمراں ہمارا

دوزخ کی طرح ہیں اب چنگاریاں نکلتیں
تھا باغ ہائے پہلے مثلِ جناں ہمارا

آیا ہے ہم پہ یارو ادبار کا زمانہ
ناکام ہو گیا ہے ہر کامراں ہمارا

آئی ہے ہم میں سستی جاتی رہی ہے چستی
ہے پیر سے بھی بدتر ہر اک جواں ہمارا

شاید کہ مر گیا ہے یا کوچ کر گیا ہے
مشغول خواب ہے یا بخت جواں ہمارا

قسمت نے منہ کو پھیرا ادبار نے ہے گھیرا
اقبال چھپ گیا ہے یارب کہاں ہمارا

کیا جانئے دم زدن سے ہے جز صبر کیا ہے چارہ
دے غیر کو حکومت جب حکمراں ہمارا

تھے پاسبانِ عالم ہم بھی کبھی ہمائیں
خوشنود ہم سے تھا جب وہ پاسباں ۔ ہمارا

کرنے لگے شرارت بڑھنے لگیں خطائیں
قہر و غضب میں آیا وہ مہرباں ہمارا

جس کی چمک سے سب کی ہوتی تھی آنکھ خیرہ
اقبال کا وہ سورج اب ہے نہاں ہمارا

آزاد ہوگئے ہم برباد ہو گئے ہم
اب کفر ہو گیا ہے بالکل عیاں ہمارا

کیا مار پڑ گئی ہے پھٹکار پڑ گئی ہے
اب نغمہ خوان ہمارا ہے نوحہ خواں ہمارا

یہ چور اور ڈاکو کیوں کر نہ ہم کو لوٹیں
غفلت میں سو رہا ہے ہر پاسباں ہمارا

کاہل وجود ہیں ہم ۔ اہل نمود ہیں ہم
کل جائداد کھوئی ہے لامکاں ۔ ہمارا

مردود ہوگئے ہیں ۔ محدود ہوگئے ہیں
اب جھیل بن گیا ہے آبِ رواں ہمارا

ناصر خوشی سے ہنس تو اور قادیاں میں بس تو
رونا نہ جائیگا بس یہ رائگاں ہمارا

پھر مہرباں ہوا ہے وہ مہرباں ہمارا
بیدار پھر ہوا ہے بختِ جواں ۔ ہمارا

نعرے خوشی کے مارو اے میری دوستو تم
پہونچا خدا کے در تک آہ و فغاں ہمارا

عیسیٰ مسیح آئے قرآن ساتھ لائے
پہونچا یقین کی حد تک جو تھا گماں ہمارا

مہدی جہاں آیا اور نور ساتھ لایا
اب نوحہ خواں ہمارا ہے نغمہ خواں ہمارا

منظور اس کو کر لو سینہ میں نور بھر لو
اُسکے طفیل ہوگا پھر عزّ و شاں ہمارا

توبہ کی دل میں ٹھانو تم میری بات مانو
سایہ میں اسکے آؤ ہے سائباں ہمارا

دجّال ڈر رہا ہے ڈر سے وہ مر رہا ہے
اقبال ہو گیا ہے ایسا عیاں ہمارا

حکمت کی ہے لڑائی موقوف ہاتھا پائی
غالب ہے دشمنوں پر ہر ناتواں ہمارا

ہے رحم آنے والا اور قہر جانیوالا
مفتوح اب تو سمجھو سارا جہاں ہمارا

آوے گی ہم پہ رحمت کل دور ہوگی زحمت
ہووےگا کل زمانہ اب مدح خواں ہمارا

کر شکر اس کا ناصر گو ہے زبان قاصر
نامہرباں نہ ہووے تا مہرباں ہمارا

ہم اس کے ہیں فدائی ۔ وہ جانِ جاں ہمارا
وہ جانِ جان ہمارا وہ دلستاں ہمارا

انعام و فضل اس کے بے انتہا ہیں ہم پر
محوِ ثنا ہے بتایا یہ عزّ و شاں ہمارا

مخلوق جس قدر ہے خادم ہے سب ہماری
کیا ہے زمیں ہماری ہے آسماں ہمارا

سارے خزانے اپنے بخشش میں اُسنے ہمکو
کیسا سخی ہے یارو روزی رساں ہمارا

ہیں فرش میں ہمارے لاکھوں خزانے مخفی
تاروں بھرا بنایا یہ سائباں ہمارا

جو کچھ دیا ہے اس نے ہے بینظیر بیشک
بیفائدہ ہے سارا شور و فغاں ہمارا

گن سکتے ہم نہیں ہیں سب اس کی نعمتوں کو
حد سے کیا ہے افزوں اُس نے مکاں ہمارا

کرتے ہیں ہم کو سجدہ اللہ کے فرشتے
یہ قرب ہے ہمارا یہ عزّ و شاں ہمارا

ہر چیز ہے مہیا ہر بات ہے میسّر
جو ہے چمن جہاں میں ہے گلستاں ہمارا

ہم ہر گھڑی ہیں لیتے ہر دم وہ ہمکو دیتا
کھاتا ہے بس اُسی کا کل خانداں ہمارا

کس منہ سے حمد اُس کی ناصر ادا کریں ہم
جھوٹی زبان ہماری گندہ دہاں ہمارا

فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

میاں عمرالدین نظام الدین۔ لوہارانوالی۔ ڈاکخانہ ستراہ سیالکوٹ

ماسٹر محمد سعداللہ صاحب معرفت منشی ظفرحسن صاحب ہیڈکنسٹیبل جیل برنالہ

والدہ محمد ابراہیم صاحب بنگالوزی

حیدر علیصاحب ولد فضل الٰہی صاحب میانوالی۔ ستراہ سیالکوٹ

ڈاکٹر جلال الدین صاحب پرائیویٹ پریکٹیشنر
منشی برکت علی صاحب محرر کمیٹی
شیخ غلام محی الدین صاحب دوکاندار بساطی
شیخ تاجدین صاحب دوکاندار بساطی
} فیروزپور [illegible]

شیخ جلال دین صاحب چوہٹہ بھگت۔ کوچہ لنگھ و سازاں۔ لاہور

سید احمد صاحب قاضی قصبہ اتیجن۔ علاقہ انگریزی۔ حیدرآباد دکن

محمد علیصاحب گجوچک۔ ڈاکخانہ گکھڑ۔ تحصیل گوجرانوالہ

مراد علیصاحب ״ ״ ״

رحمت علی صاحب ״ ״ ״

مساۃ اللہ جوائی صاحبہ ״ ״ ״

چوہدری قدرداد صاحب چک ۵۳ نہر جہلم

حسن علیخاں صاحب ولد محمد حیات خاں صاحب شاہجہانپور۔

رستم علیخاں صاحب فرزند ״

مساۃ کریم بی بی صاحبہ . . . .

اہلیہ نواب خاں صاحب ہوشیار پور۔

چوہدری فتح خاں صاحب نمبردار چک ۵۴ جنوبی

چوہدری صوبہ خاں صاحب آبادکار تحصیل سرگودہ

چوہدری بہاول بخش صاحب ضلع شاہ پور۔

چوہدری نبی بخش صاحب آبادکار ״

״ محمد خاں صاحب ״

״ خوشی محمد صاحب ״

״ سردار خاں صاحب ״

رحمت اللہ خاں صاحب ״

خدابخش صاحب معہ ہمشیرہ و اہلیہ
غلام محمد صاحب
علی محمد صاحب
} رعیہ۔ سیالکوٹ

گوہر محمد صاحب جھنگ مگھیانہ دفتر آب رسانی

غلام نبی صاحب پٹواری رعیہ۔ سیالکوٹ

الخطبہ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر چالیس سال ملازم سرکار بمشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہوسکتے ہیں +

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں۔ باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفرگڑھ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دی جاوے گی +

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جسکی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ مطیع و فرمانبردار۔ پخت و پز۔ قطع و برید و دوخت سے واقف ہے احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جس کی عمر بیس سے تیس برس ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپے ماہوار کا ملازم ہو یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفرگڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ درخواست کے ہمراہ ۲ کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن رابجیکے۔ ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے ۱۹ روپے ماہوار تنخواہ ہے کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں +

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو +

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدۂ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں +

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار [illegible] عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن ضلع جہلم۔ ان کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو +

محمد امین۔ فضل کریم سکالج سٹریٹ کلکتہ

(۸) ایک سکے زئی شریف لڑکی عمر ۱۲ سال کے واسطے جو [illegible] کے قریب ہے ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ جواب کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لائق شخص ہیں احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں۔ کوئی نابینا عورت ہو یا [illegible] کوئی نقص ہو جسکے باعث بینا انسان کرنا ہوا کراہت کرے لیکن متعدی امراض سے بری ہو نکاح کے خواہشمند ہیں احباب توجہ فرماویں۔ خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی + خط و کتابت معرفت محمد یامین تاجر کتب قادیان ہو +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ملازم عہدہ [illegible] پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر سولہ سال نوشت و خواند سے ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انڈر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر ہمراہ جواب کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

اطلاع یہ اخبار ۱۶ صفحہ پر چھپتا ہے مگر اس اطلاع کے ساتھ درس ضمیمہ نہیں چھپ سکا۔ ایڈیٹر

صحیفہ آصفیہ۔ اُردو۔ تحفہ نظام دکن بالقابہ کے لئے تبلیغ ... ۳ ر

شہادۃ فرقان۔ ابراہیم سیالکوٹی کی شہادۃ القرآن حصہ اوّل کا جواب۔ ۲ ر

رویاء صالحہ۔ مسیح موعود کے لئے جو نشانات ضروری ہیں۔ ان کا ذکر۔ ۴ ر

البرہان الصریح۔ مسیح موعود کی صداقت میں۔ معہ حوالجات۔ ۲ ر

[illegible] روزوں کے متعلق تمام احکام اور اُن کی فلاسفی۔ ۱ ر

[illegible] مرزا حیرت دہلوی کے اعتراضوں کا جواب۔ ۴ ر

سر الشہادتین کمل بلا ٹائیٹل۔ مولنا مولوی سید محمد احسن صاحب کی تصنیف
مولوی عبد اللطیف شہید مرحوم کے واقعات کی پیشگوئی سورہ یاسین سے۔ ۱ ر

اسہ [illegible] لیکچر خواجہ کمال الدین صاحب ... ۸ ر

[illegible] المکتوم۔ تورات و انجیل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت میں۔ ۶ ر

تعلیم المہدی۔ مرتبہ اکمل صاحب اُردو ... ۱۰ ر

نور القرآن۔ حصہ اول۔ رد عیسائی و آریہ ... ۲ ر

〃 حصہ دوم 〃 〃 〃 ... ۴ ر

دینیات کا پہلا رسالہ ... ۱ ر

لیکچر اسلام سیالکوٹ اردو (از حضرت مرزا صاحب) ۱۰ ر

لیکچر اسلام لاہور اُردو ۱۰ ر

فضل حق۔ (ایک نومسلم کی تقریر مسلمان ہونے پر) ۱ ر

راز حقیقت۔ اردو۔ ثبوت قبر حضرت عیسٰی (تصنیف حضرت مسیح موعود) ۱ ر

سناتن دھرم۔ اُردو۔ رد آریہ (از حضرت اقدس) ... ۰ ر

الذکر۔ اسمائے الٰہی کی تفسیر ... ۲ ر

اعجاز احمدیہ۔ مباحثہ موضع مُد کا ذکر۔ مولوی ثناء اللہ کی لاف و گزاف کا رد
عربی اُردو مترجم ... ۳ ر

الحق لدھیانہ۔ اُردو۔ بحث مابین مولوی محمد حسین بٹالوی از حضرت اقدس
لدھیانہ میں ۶ ر

نسیم دعوت اُردو۔ رد آریہ از حضرت اقدس ... ۳ ر

الحق دہلی۔ اُردو۔ مباحثہ حضرت اقدس مابین مولوی محمد بشیر بھوپالی۔ ۸ ر

خلافت راشدہ۔ اردو۔ حصہ اول مصنفہ مولوی عبد الکریم صاحب رد شیعہ ۸ ر

〃 〃 〃 حصہ دوم 〃 ۴ ر

مواہب الرحمٰن۔ عربی مترجم فارسی۔ نشانات صداقت حضرت اقدس
و چند پیشگوئیوں کا پورا ہونا۔ ۴ ر

برکات الدعا۔ اردو۔ حضرت اقدس کی تصنیف دعا کی برکتوں کا ثبوت۔ ۱۰ ر

سرمہ چشم آریہ۔ اُردو۔ مرلی دھر آریہ کا حضرت اقدس سے مباحثہ پرانی تصنیف ۱۲ ر

اوامر و نواہی۔ عبد المحی عرب صاحب اُردو عربی۔ اِس کتاب پر حضرت امیر المومنین
کی تقریظ ہے ... ۹ ر

کشف الغطاء۔ تصنیف حضرت اقدس۔ اعلےٰ حکام کو اپنی نسبت
واقفیت کرانا ۲ ر

الہدیٰ۔ اخبار المنار کا جواب اور رئیس کو تحدی ۶ ر

ضرورت الامام۔ اُردو حضرت اقدس کی تصنیف مسئلہ امام پر پیری کی بحث ۳ ر

سراج الدین عیسائی کے سوالات کے جواب۔ اُردو۔ ۲ ر

دعوت بو علی۔ اردو۔ از حضرت اقدس ۱ ر

نماز مترجم منظوم

سیرت ابدال۔ عربی۔ رُوح تصوف از حضرت اقدس۔
مقربین کی علامات ۱ ر

تائید مسیح برہان الصریح۔ تائید سلسلہ میں ... ۲ ر

مسلمانوں کا خدا۔ اُردو ۳ ر

مجموعہ آمین۔ اُردو ...

آسمانی فیصلہ۔ اُردو ...

دعوت ندوہ۔ اُردو۔ ندوہ العلماء کو تبلیغ ... ۱ ر

ستارہ قیصرہ۔ اردو ...

نزول مسیح۔ اُردو ... ۴ ر

اسلامی فلسفہ۔ اُردو ... ۴ ر

قاعدہ مکمل ...

رپورٹ جلسہ اعظم۔ اُردو ... ۸ ر

شہادت القرآن۔ اردو۔ حضرت اقدس کے دعوی مسیح موعود کا ثبوت
قرآن شریف سے ۴ ر

حجۃ الاسلام۔ اُردو حضرت اقدس۔ رد عیسائیت میں ... ۱ ر

دافع البلاء۔ اردو۔ طاعون سے بچنے کے طریق ... ۱ ر

سیرۃ مسیح موعود۔ اُردو ... ۸ ر

لغات القرآن۔ عبد المحی عرب صاحب حصہ اول۔ اردو عربی ...

〃 〃 〃 حصہ دوم

خزینۃ المعارف۔ حصہ اول تفسیر قرآن شریف از حضرت مسیح موعود ۴ ر

〃 〃 حصہ دوم ۸ ر

خطبہ الہامیہ۔ عربی فارسی۔ اردو۔ از حضرت اقدس
قربانی کی اصل حقیقت ...

ٹیچنگ آف اسلام۔ انگریزی۔ حضرت مسیح موعود کا وہ مضمون جو جلسہ
مہوتسو میں پڑھا گیا اور سب مضامین پر
غالب رہا

مجموعہ عربی نظم۔ حضرت مسیح موعود ... ۶ ر

ملنے کا پتہ: بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور